MAY 1936. Regd. L. No. 90

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

رسالہ اشاعت اسلام

اردو ترجمہ رسالہ اسلامک ریویو انگریزی

مترجمہ

شاہجہان مسجد ووکنگ انگلستان

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم مبلغ اسلام و بانی ووکنگ مسلم مشن انگلستان

مدیر ثانی

خواجہ نذیر احمد بیرسٹر ایٹ لا لاہور

قیمت تین روپے آٹھ آنے سالانہ

قیمت پانچ روپے ممالک غیر کیلئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دی ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

بنا کردہ

الحاج حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم بانی مسلم مشن ووکنگ انگلستان

بورڈ آف ٹرسٹیز

ووکنگ مسلم مشن انگلستان کا جملہ تبلیغی کاروبار ذیل کے معتمدین کے زیر اہتمام چل رہا ہے

عہدہ داران

اسماء ٹرسٹیان جو فوت ہو چکے ہیں

ٹرسٹ کی مجلس منتظمہ

عہدہ داران

ضروری نوٹ: تمام ترسیل زر بنام فنانشل سیکرٹری ووکنگ مسلم مشن عزیز منزل لاہور ہو۔ تمام خط و کتابت بنام سکرٹری ووکنگ ٹرسٹ



یہ بڑی نیکی ہے کہ آپ رسالہ کی خریداری بڑھائیں کیونکہ اس رسالہ کی آمد بہت حد تک مسلم مشن ووکنگ کے اخراجات کی کفیل ہے۔ رسالہ ہذا کی دس ہزار اشاعت ووکنگ مشن کے کل اخراجات کی ذمہ دار ہوسکتی ہے۔

فہرست مضامین

رسالہ

اشاعت اسلام لاہور

جلد ۲۲ | بابت ماہ مئی ۱۹۳۶ء مطابق صفر ۱۳۵۵ھ | نمبر ۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اشاعت اسلام

بابت ماہ مئی ۱۹۳۶ عیسوی

شذرات

اس [illegible] کے رسالہ [illegible] عیدالاضحی [illegible] تو [illegible] فرض کیا جاتا ہے جناب مولوی آفتاب [illegible] الدین احمد صاحب بی اے - امام مسجد ووکنگ انگلستان نماز عید کے بعد خطبہ فرما رہے ہیں۔ ذیل میں اس سعید تقریب کی مفصل روداد پیش کی جاتی ہے۔ آئندہ اشاعت [illegible] مولوی صاحب موصوف کا بصیرت افروز خطبہ [illegible] ناظرین کرام ہوگا۔

قربانی کی سالانہ تقریب پر بعض اہم مضامین [illegible] نمبر میں درج کئے گئے ہیں۔ جو از حد دلچسپ ہیں۔

شاہجہان مسجد ووکنگ انگلستان میں عیدالاضحی کی سعید تقریب

انگلستان میں خواہ موسمی کیفیت خوشگوار ہو یا ناخوشگوار عیدین سعیدین مسجد ووکنگ میں ہمیشہ کامیابی کے ساتھ منائی گئی ہیں۔ [illegible] عیدالاضحی کے موقعہ پر اس امر کا بین ثبوت ملتا ہے کہ گو کہر اور برف کی وجہ سے دن سخت [illegible] تھا۔ تاہم فدایان اسلام [illegible] تاریخ میں اس قابل یادگار واقعہ کی یاد تازہ کرنے کے لئے مذہبی مرکز مسجد ووکنگ [illegible] واقعہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی مطلوبہ قربانی کی یاد دلاتا ہے اور دنیا کے [illegible] اس واقعہ کو وقعت کی نظر سے دیکھتے ہیں موسمی تغیرات کا مقابلہ کیا گیا۔ [illegible] عید سعید کامیاب ثابت ہوئی [illegible] کی تعداد تین سو افراد سے زائد تھی۔

[illegible] استقبال [illegible] ہوئی تھیں۔ [illegible] گذشتہ [illegible] الرحمن [illegible] بخلاف [illegible] صدائی [illegible]

جن کا انتخاب اس موقعہ کے لئے نہایت موزوں معلوم ہوتا تھا۔ جائے نمازیں بھی کہیں کہیں بچھائی گئی
تھیں۔ موسمی حالات کا ردعمل گرم انگیٹھیوں سے کیا گیا۔ جو شامیانے کے طول و عرض میں جابجا رکھی گئی تھیں۔
علی الصباح نہایت سویرے انگیٹھیاں گرم کی گئی تھیں۔ لہذا نماز کے وقت تک ان میں کافی حرارت تھی۔

دیگر خاص کارگزاریاں پونے بارہ بجے عمل میں آئیں۔ بہت سے مدعوئین سوا بارہ بجے ہی تشریف لے
آئے تھے۔ پگڈنڈی پر متعدد موٹر کاروں کا منظر بھی حضرت محمد صلعم اور برقیت یا یوں کہنا چاہئے۔
"حضرت ابراہیم علیہ السلام" اور برقیت، ایک مضمون کی یاد دلاتا تھا۔

چونکہ تقریب عید ابراہیمیؑ قربانی کی یادآوری ہے اس لئے ادائیگی نماز کے بعد خطبہ میں قربانی ہی
کا مضمون بیان کیا گیا۔ خطبہ کے آخری حصہ میں حاضرین پر اس حقیقت کا انکشاف کیا گیا کہ عالمگیر امن
وصلح کے لئے ضروری ہے کہ شیطانی بدبختیوں کا فوری استیصال کیا جائے۔ خطبہ میں اس جذبہ کا مغرب میں وجود ثابت
کیا اور بتلایا کہ ممالک یورپ میں زمانہ حال میں بھی اس کی مثالیں ملتی ہیں۔

حالانکہ حضرت نے ایک خاص طرز سے تقریر ختم کی۔ تاہم دن بھر مختلف علاقوں میں خطبہ کی نہایت مدح سرائی
کی گئی۔ طرز تقریر نہایت واضح تھا۔

اس کے بعد جلد ہی شامیانہ میں دوپہر کے کھانے کا بندوبست کیا گیا جس سے مدعوئین کو ایک گونہ
مسرت حاصل ہوئی۔ حسب موقعہ طعام مشرقی رنگ لئے ہوئے تھا۔

جس وقت مدعوئین خورد و نوش سے فراغت حاصل کر چکے۔ موسم میں کافی اصلاح ہو چکی تھی۔ نیر اعظم آسمان
پر نمودار ہو چکا تھا۔ لہذا مدعوئین نہایت آسانی سے منتشر ہوئے اور ایک عجیب و غریب تصویر نما منظر
پیش کیا۔ جس کی وجہ خصوصاً حاضرین میں مشرقی عنصر کا غلبہ تھا

قبول اسلام

ایک نوجوان انگریزی خاتون نے اعلان اسلام کیا۔ کہ میں آج سے اسلام کو اپنا مذہب تسلیم کرتی ہوں موصوفہ
کا اسلامی نام زبیدہ قرار پایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی رہنمائی کرے

بہت سے مدعوئین تین بجے شام کے رخصت ہوئے۔ بعض چائے کے وقت تک بھی ٹھہرے۔ یہ انتظام ہوٹل
ڈوس میں کیا گیا۔ مدعوئین کی دو جماعتوں کو یکے بعد دیگرے چار اور پانچ بجے شام کے درمیان چائے نوشی کی
دعوت دی گئی۔ دعوت چائے میں جو حضرات شامل تھے ان میں ٹرکش لیگیشن کے پرائیویٹ سکرٹری قابل ذکر ہیں۔

چند مدعوئین نے عملاً بھی رونق کے ساتھ حاضری کی۔

اختتام عید الاضحیٰ ہر لحاظ سے نہایت کامیاب ثابت ہوئی۔ اور اس عظیم الشان اجتماع میں عالمگیر اخوت کا

روپ ہر سو جھلکتا نظر آتا تھا۔ حاضرین میں ہز ایکسیلنسی شیخ حافظ وہبہ سعودی وزیر عرب۔ نمائندگان ترکستان

ایران ومصر۔ مسٹر آر میسن ... اپنی اپنی ...

سر عبد القادر۔ دیوان الطاف حسین۔ پروفیسر عبد العزیز۔ پوری مسٹر پراچہ۔ لفٹنٹ بہاء الدین۔ مسٹر

یونس۔ کیپٹن ایچ اے کریم۔ شامل تھے۔ علاوہ بریں جزائر برطانیہ کی اور بعض جماعتوں کے نمائندے بھی

شریک تھے۔ متعدد مدعوئین نے لیڈی ہیڈلے اور مسز خالدہ بچان ملٹن ... پریزیڈنٹ ...

کی عید کی مبارکباد ... موسم کی خرابی کے ... بعد میں ...

ایک باپ اور ایک بیٹا

عید الاضحیٰ کی قربانی میں مسلمانوں کے لئے ایک سبق

غالباً قربانی کے علاوہ اسلام کا کوئی دوسرا ایسا مسئلہ نہیں جو ہماری زندگیوں کے تعلق ...

کو اس سے بڑھ کر صفائی اور وضاحت کے ساتھ ظاہر کر سکے۔ ہماری اس تحریر کے ایک وقت بعد تمام دنیا کے

مسلمان عید قربان منا رہے ہوں گے اور وہ کیا بات ہے جو اس موقعہ پر ہر مسلمان کو مدنظر رکھنی ضروری ہو؟

کیوں موٹے دنبوں اور ایک اپنے تہوار کے دن کے لئے ہم بیقرار ہو رہے ہوتے ہیں جس میں بھنا ہوا گوشت۔ پلاؤ

کباب اور کوفتے وغیرہ ہمارا مطمح نظر بن جاتے ہیں۔ ہر شخص ایک ہی خواہش ... کے ... ہے

کہ کوئی خوب موٹا سا دنبہ یا بکرا مل جائے۔ بعض لوگ اسی عظیم الشان دن ... کے ... تک ایک یا کئی کئی

دنبے پالتے رہتے ہیں۔ یہ واقعات وحالات صرف اس حقیقت کو واضح کرتے ہیں کہ عید الاضحیٰ دنبے اور بکرے

کھانے کا نام ہے۔ اور دنبے اور بکرے کھانا عید الاضحیٰ ہے۔ ان تمام واقعات کا مقابلہ جب اس عظیم الشان

صداقت کے ساتھ کیا جائے جس کو اس موقعہ پر تصویری زبان میں ظاہر کرنا مقصود ہے تو یہ ایک مضحکہ خیز

چیز نظر آتے ہیں۔

[illegible] ایک [illegible] حضرت اسمٰعیل اللہ تعالیٰ

[illegible] کو خواب [illegible] ذبح کر رہا ہے۔ ہم موجودہ زمانہ

[illegible]

[illegible] ہم سی تراش

[illegible] قدیم زمانوں [illegible] میں سے تھے لیکن موجودہ

[illegible] چھوڑ دیا گیا ہے اور اس

[illegible]

[illegible] میں۔

[illegible] سائنس داں [illegible] صحیح نظر کے لحاظ سے دہ

[illegible] رضائے الٰہی

[illegible]

[illegible]

[illegible] اپنے بیٹے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] قرآن کریم نے بتایا ہے

ایک [illegible] کا ذریعہ بنے اسمعیل کو

اپنی [illegible] کے ساتھ [illegible] سرپرست تھی) اس بیابان کے اندر چھوڑ دیا جس میں پانی کا ایک قطرہ بھی پینے

کے لیے [illegible] اس کی [illegible] کو قربان [illegible] تھا

لیکن خدا کا یہی حکم تھا اور ایک سچے مسلمان ہونے کی حیثیت سے حضرت ابراہیمؑ پر اس کی اطاعت ہی واجب تھی اور یہی توکل علی اللہ اور رضائے الٰہی کے آگے سر تسلیم خم کرنے کا یہ نتیجہ ہے کہ نسل انسانی کو اسلام جیسی عظیم الشان نعمت [illegible] ہوئی [illegible] حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم الشان اور آخری نبی [illegible] ہوا

[illegible] عظیم الشان [illegible] تصویر [illegible] ہے۔ اللہ تعالیٰ پر کامل بھروسہ اور اس کی رضا کے آگے [illegible] عظیم الشان فوائد حاصل [illegible] عظیم الشان قربانی کی وجہ سے [illegible] کا ایک محیر العقول کرشمہ

[illegible] آج [illegible] موجود [illegible] ہے [illegible] حقیقت [illegible] اور [illegible] زندگی کے اس [illegible] کو باطل [illegible] تہذیب کی بنیاد خدا [illegible] کی رضا رکھنی ضروری ہے [illegible] زندگی [illegible] کی عمارت خواہ کتنی بھی [illegible] اور مستحکم [illegible] تیار کی جائے [illegible]

[illegible] مسلمان [illegible] بالکل مغرب زدہ ہوگئے ہیں [illegible] لیکر کوئی [illegible] عید الاضحی ہر سال زندہ کرتی ہے اور وہ یہ ہیں کہ خدا [illegible] اس کی دعاؤں کو سنتا اور [illegible] دیتا ہے [illegible] کر سکتا ہے دوسری بات یہ ہے کہ اسلام [illegible] اسی طریق سے [illegible] زندگی حاصل ہو سکتی ہے [illegible] حضرت [illegible] حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کے [illegible] خدا کے نور [illegible] کی راہ [illegible] اور [illegible] ہو [illegible] قربانی [illegible] اس [illegible] زندگی [illegible] لوگ پورے طور پر مغرب زدہ ہیں وہ تو [illegible] ایک [illegible] سب [illegible] واقعہ کی یاد کو منا رہے ہوں گے جو اس عظیم الشان صداقت کو [illegible] میں پیش کرتا ہے کہ انسانی زندگی صرف ایک ہی [illegible] نقل رکھتی ہے [illegible] خدا [illegible] کی رضا کے آگے سر تسلیم خم کر [illegible] (ک [illegible])

عید الاضحیٰ

عید الاضحیٰ کا اسلامی تہوار [illegible] آج کل اسلامی
دنیا [illegible] تقریباً [illegible] تمام [illegible] خصوصیت [illegible] اسلام کا
[illegible] خاص تعلیم [illegible] علیہ وسلم [illegible] تمام عالم [illegible] نمایاں
پایا جاتا ہے [illegible] زاویہ سے دیکھا
[illegible] مختلف [illegible] اقوام کی طرف [illegible] مذاہب خاص اقوام یا
ممالک [illegible] اسلام [illegible] اتحاد کے
[illegible] بڑے [illegible] اسی وجہ سے اسلام کی بنیاد
تعلیم [illegible] توقع کی جاتی ہے ۔

چونکہ کل [illegible] قربانی
[illegible] ایک مخلص بندے [illegible]
[illegible] اور [illegible] علیہ السلام [illegible] ہوئے ہیں
جب اسلام کی وہ شکل جس کی بعد میں تکمیل [illegible] نہیں پڑا جو
[illegible] ابراہیم علیہ السلام کو [illegible] اور نہیں خدا کے نبی [illegible] فرض ہے
اور یہ کوئی بے حقیقت بات نہیں [illegible] اللہ تعالیٰ سے ایسی زبردست
محبت تھی جو [illegible] نہیں ۔
اور رضائے الٰہی کی اطاعت میں آپ [illegible] رکھتے تھے ۔
[illegible] ہمارے خیال میں [illegible] ساری چیز
[illegible] میں قربان کرنے کا حکم ہوا [illegible]
خدا کا حکم [illegible] جانوروں کے ذریعہ [illegible] اللہ تعالیٰ سے
مطالبہ کیا ہے وہ حضرت ابراہیم کے پیارے بیٹے حضرت [illegible]
اور [illegible] فرمانبرداری سے اپنی محبت الٰہی کا ثبوت دینے کے لئے [illegible]

صرف [illegible] ایمان کی آزمائش کے [illegible] تھا۔ اللہ تعالیٰ نے [illegible] جب انہوں نے
دو پاکی سرزمین [illegible] کے اوپر اپنی آنکھیں بند کر کے اپنے رضامند بیٹے کو لٹا دیا اور چھری اٹھائی اور قربانی کے
لئے اسے نیچے کرنے چلانا چاہا تو اسمعیل کی جائے اللہ تعالیٰ نے ایک بکرا وہاں لٹا دیا۔ اور اس کے بعد ابراہیم
پر خدا کا یہ کلام نازل ہوا۔ یا ابراھیم قد صدقت الرویا انا کذلک نجزی المحسنین۔ اے ابراہیم
تو نے اپنی ساری زندگی کے خوابوں کو حقیقت کا جامہ پہنا کر انہیں سچ کر دکھایا اور اپنے ایمان کو ثابت کر دیا۔
اسی طرح ہم محسنوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔

اسی اطاعت الٰہی کی یادگار [illegible] اس کی قدر و قیمت کو سمجھے [illegible] مسلمان اس وقت [illegible]
قربانیاں کرتے ہیں [illegible] یہ قربانیاں اس غرض [illegible]
کھا لینے کے لئے ان کا [illegible] کی قربانیوں کا [illegible] مقصد ہے [illegible]
کو وہ تمام مسلمان مد نظر رکھیں جو سال بسال قربانیاں کرتے ہیں۔ اور اگر [illegible]
پورے طور پر گڑ جائے تو اس تہوار کا حقیقی مقصد حاصل ہو سکتا ہے اور اس کا نتیجہ بہترین [illegible]
کی صورت میں پیدا ہو سکتا ہے۔

گزشتہ سال اس مضمون پر لکھتے ہوئے ہم نے اس بات پر بہت زور دیا تھا کہ ان مذہبی تہواروں کے
صحیح مفہوم کا علم نوجوان مسلمانوں میں پھیلانے کی بڑی ضرورت ہے۔ کیونکہ [illegible] زیادہ واقف
معلوم نہیں ہوتے جس قدر ہمارے [illegible] ہمیں افسوس ہے کہ [illegible] کوئی قدم نہیں اٹھایا
گیا۔ آج حج یا اسلام کی عظیم الشان [illegible] میں شمولیت [illegible] مسلمان
جاتے ہیں [illegible] عید الفطر [illegible] اسلام کی اس [illegible] متعلقات پر
خاص مضمون لکھا تھا۔ ہمیں یاد ہے کہ گزشتہ سال حج کے موقعہ پر ایک ناگوار واقعہ ظہور پذیر ہوا تھا جبکہ [illegible]
کی زندگی پر حملہ کیا گیا تھا۔ ہمیں امید ہے کہ اس سال یہ تقریب امن [illegible] کے ساتھ گزر جائے گی۔

اب ہم اپنے تمام ناظرین کرام [illegible] سے عید [illegible] عرض کرتے ہیں اور اپنے
مسلمان قارئین سے علی الخصوص اور تمام مسلمانوں سے علی العموم یہ عرض کرتے ہیں کہ اس قربانی کا جو ابراہیم علیہ السلام
نے کی اور جس کی یاد ہم ہر سال تازہ کرتے ہیں صحیح مفہوم اپنے دل میں رکھیں دعا ہو کہ اس قربانی کی حقیقی روح ہم میں پیدا ہو اور ایسے
لیسے وقت میں جبکہ اسلام کی زندگی کیلئے دوسرے شعبوں پر اعلیٰ درجہ کی قربانیوں [illegible] روح پیدا ہو جائے ۔

شراب اور دیگر منشیات کا اثر انسانی اخلاق و اعمال پر

قرآن کریم کا حکیمانہ ارشاد

(جناب [illegible] بشیر [illegible] بی۔ اے)

مجھے کہا گیا ہے کہ چند مختصر جملوں میں انسانیت کے قلعہ نواکی [illegible] فریب اور نظر خوشنما بدی سے بچانے کے لئے مستحکم کروں۔ وہ بدی جو عیش و عشرت کے حملہ کرتے ہوئے دام تزویر میں [illegible] اطلاع پھانس لیتی ہے۔ جب ایک دفعہ کوئی شخص [illegible] میں پھنس جائے تو دیکھنے والا بدی کی زہریلی فطرت کو فوراً شناخت کر لیتا ہے۔ وہ دیکھ سکتا ہے کہ اس کا زہر عقل و فکر کو پاٹ [illegible] ہے۔ طاقت و قوت کے سرچشمہ پر اثر ڈالتا اعتدال یا [illegible] کے احساس کو خراب کرتا اور اس قوت فیصلہ کو مخدوش کر دیتا ہے کہ نیکی [illegible] اور بدی کس چیز کا نام ہے؟ صحیح کیا ہے اور غلط کیا؟

اس تمہید کے ساتھ میں اب اصل مضمون کو بیان کرتا ہوں بدی کا ظاہری ملمع اتار دو اور اس کی جو اندرونی بدنما شکل رہ جاتی ہے اس کے اندر کشش کی کوئی طاقت نہیں ہوتی۔

قرآن کریم فرماتا ہے:- یا ایہا الذین آمنوا انما الخمر والمیسر رجس من عمل الشیطان فاجتنبوہ لعلکم تفلحون۔ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فھل انتم منتھون۔

(ترجمہ [illegible] اے لوگو جو ایمان لائے ہو یقیناً شراب اور جوا ناپاک شیطانی عمل ہے پس اس سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ [illegible] شیطان [illegible] چاہتا ہے کہ [illegible] شراب اور جوئے کے ذریعہ سے عداوت و بغض ڈال دے اور اللہ کے ذکر سے اور نماز سے روک دے۔ پس کیا تم رک جاؤ گے؟ (المائدہ ۵:۹۰۔ ۹۱)

مخمور ہونا عقل کے منور چہرہ کو داغدار [illegible] بنا دیتا ہے۔ آپ خود پیچھے کے اس پہنچنے کو [illegible] جو [illegible] پر پڑتا ہے۔ اس طرح ایک دوسرا آدمی کسی مخمور مرد یا عورت کی عقل کی بری حالت کو پہچان لیتا ہے [illegible] بھی [illegible] مخمور ہو [illegible] برے اور بھی برا ہے کہ جب ایک دفعہ حفاظت کا توازن [illegible] اور اس میں لغزش آ جائے تو وہ [illegible] حالت کو جس میں وہ مبتلا ہے سمجھ سکے [illegible] اس وقت اپنی خرابی اور رسوائی کو نہیں دیکھ سکتا [illegible] نفس انسانی [illegible] شکست [illegible] دکھائی دینے والے [illegible]

دشمن کے تمام رستوں کی ان تھک نگہداشت وحفاظت کرے۔ شراب اپنے اس عمل کے اندر داخلہ کو نہایت خوشگوار اور آرام دہ بنا دیتی ہے جو نسیان اور خود فراموشی کو پیدا کرنے والا ہے۔ شراب نہایت نرمی کے ساتھ بے معلوم طور پر انسان کو خود پسندی کی طرف بلاتی ہے۔

شراب بزبان حال کہتی ہے " ذرا میرے پاس آیئے اور حقایق حالات نے جو خشکی پیدا کر دی ہے اس کو دور کر لیجئے۔ آپ تھکے ماندے ہیں۔ آج آپ کو بہت جد وجہد کرنی پڑی ہے۔ بہت محنت آپ نے کی ہے۔ میرے پاس بہت سے نرم ونازک گدیلے ہیں۔ آپ کا فی الواقعہ حق ہے کہ انہیں استعمال کریں اور ان پر سر رکھ کر آرام سے لیٹیں۔ یہ تمام خوشی اور عیش اب آپ کا حق ہے۔ پس ذرا ٹھیریئے اور میرے ساتھ آرام کیجئے اس سے آپکو نفع ہوگا۔ اگر کوئی مرد یا عورت پہلے سے متنبہ نہ ہو اور اس بات کا پختہ عزم نہ رکھتا ہو کہ بری باتوں میں مشغول نہ ہوگا تو نتیجہ کیا ہوتا ہے؟ وہ حقایق کی خشکی جس کو فراموش اور دور کرنا تھا وہ تو جوں کی توں رہتی ہے اور بدلتی نہیں لیکن شراب حواس کو اور خیال میں لگا دیتی ہے۔ عقل کو شراب کے ذریعہ سے بیوقوف بنا دیا جاتا ہے۔ اور وہ یہ خیال کرنے لگتی ہے کہ کوئی بہتر حالت پیدا ہو رہی ہے۔ شراب اور منشیات عقل اور حقایق کے مابین ایک خوبصورت گلابی پردہ حائل کر دیتی ہے۔ اور اس طرح عقل کو اس کے فرض کی ادائیگی سے روک دیتی ہے۔ کہ وہ حقایق کا جائزہ لے سکے۔

منشیات عقل کی اس طاقت کو کہ وہ واقعات وحادثات کے خلاف حفاظت کا سامان پیدا کرے زائل کر دیتی ہے۔ منشیات عقل سے متسخر کرتی ہیں اور ظاہری پُرفریب خیالات سے عقل کو اندھا کر دیتی ہیں۔ یہاں تک کہ وہ صداقت کو صفائی کے ساتھ پہچان نہیں سکتی۔ اور نہ اس کے مطابق زندگی کو ٹھیک طور پر بنا سکتی ہے۔

شراب اور منشیات جو استعمال کرتے ہیں ان میں یہ عجیب وغریب عدم توازن پایا جاتا ہے کہ وہ انسان کا بہترین حصہ (یعنی اس کی عقل) کو زائل کر دیتی ہیں۔ اس وقت جب وہ آدھ رہ جاتا ہے تو وہ کام اسے کرنا پڑتا ہے جو مکمل ہونے کی حالت میں وہ کرنا نہ چاہتا تھا۔ ایک مرتبہ جب وہ ایسا کر چکے تو پھر اس کا نشہ ہرن ہو جاتا ہے اور اس مرد یا عورت کو ایک ایسی احمقانہ حالت میں چھوڑ دیتا ہے جو پریشان کن نیند کی صورت رکھتی ہے۔ خواہ وہ جسمانی ہو یا ذہنی یا روحانی یا تینوں اکٹھی ہوں۔ اور اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ جب وہ جاگتا ہے تو اپنے آپ کو درد وتکلیف کے کانٹوں میں الجھا ہوا پاتا ہے۔ پشیمانی اور ندامت کی چبھن اور غیر مشکوک اور ناقابل ازالہ حقیقت حال کے تیز اور چبھنے والے کانٹے اس کے لئے موجود ہوتے ہیں۔ اس طرح شراب کا عمل تین درجے رکھتا ہے

۱۔ حقیقت حال پر بے اطمینانی۔

۲۔ غیر حقیقت حال پر اطمینان۔

۳۔ اس حقیقت حال پر افسوس و ندامت جس کو بے وقوفی سے پہلے سے بدتر بنا لیا جائے۔

اس تیسرے درجہ پر شراب پینے والے مرد یا عورت کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسے کسی اور شخص کے اعمال و افعال کے نتائج کو بھگتنا اور اس کی سزا کو اٹھانا ہے۔ کیونکہ حقیقت ہے کہ جب نشہ کی حالت ہو تو اس وقت مخمور مرد یا عورت کا اپنا آپ نہیں ہوتا۔ جب ایک عقلمند آدمی حالت ہوش و حواس میں اپنے سوچ بچار سے کئے ہوئے کام کے نتائج بھگتنے کے لئے تیار رہتا ہے تو ایک اندھا دھند فعل کی (جو اس حالت میں کیا جائے جب انسان نصف آپے میں ہو) یہ سخت سزا بھگتنی پڑتی ہے کہ پشیمانی و ندامت، شرم اور تکلیف دگنی ہو جاتی ہے۔

اب میں شراب کی اس قطعی اور آخری ممانعت کی خوبی اور سادگی کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ جو قرآن کریم کے الفاظ میں پائی جاتی ہے۔ شراب اور منشیات کے استعمال کو صفائی کے ساتھ بغیر کسی شک و شبہ کے رجسٌ من عمل الشیطان قرار دیا گیا ہے۔ پھر کون شخص ہے جو اس نجس شیطانی چیز کو "تھوڑی سی" "اعتدال کے ساتھ" بھی استعمال کرنا چاہے۔ اور یہ کہے کہ "میں جانتا ہوں کب اس کو ترک کرنا ہے"۔ نہیں بلکہ ایک "نجس شیطانی کام" کو ترک کرنے کا وقت شروع ہی نہیں ہونا چاہئے۔ اس سے بھی قطعی طور پر بچنا چاہئے۔ خفیہ یا ظاہر اس میں مبتلا ہی نہ ہونا چاہئے۔

شراب سے قطعی پرہیز کرنا، ایک بہت بڑی نیکی اور موجودہ زندگی کی بہت سی الجھنوں اور پیچیدگیوں کو دور کرکے سیدھی سادی زندگی پیدا کرتا ہے۔ اس سے علیحدگی اختیار کرنے سے نہ صرف زندگی کا ایک حصہ ہی فوراً پیچیدگیوں سے نکل آتا ہے بلکہ شراب سے قطعی پرہیز کرکے جو فائدہ ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ عقل میں توازن پیدا ہو جاتا ہے ان مشکلات اور پیچیدگیوں پر قابو پانے کے لئے زیادہ صاف اور کھلے دلائل سامنے آجاتے ہیں جو موجودہ زندگی کے بعض دوسرے پہلوؤں میں ابھی تک باقی ہیں۔

اس کو احتیاط سے نوٹ کر لیجئے۔ شراب ترک کرنے سے دوگنا نفع اور دو برکات حاصل ہوتی ہیں :-

۱۔ زندگی سادہ ہو جاتی ہے اور ایسے بلا سوچے سمجھے غلط کاموں سے بچاؤ ہوتا ہے۔ جن کی وجہ سے دردناک نتائج اور بہت سے افسوسناک حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔ انسان، بدی، لڑائی جھگڑے، بیوقوفی، احمقانہ غلطیوں، ناواقفیت کے افعال، ظلم و ستم، بے پروائی۔ اور فراموشی کے کاموں میں بلا ارادہ مبتلا ہونے سے بچ جاتا ہے

۔ یہ وہ کام ہیں جو اگرچہ کتنے ہی معمولی اور حقیر صورت کیوں نہ رکھتے ہوں بہت سے عظیم الشان اور پیشتر سے نظر نہ آنے والے نتائج ان میں پوشیدہ ہوتے ہیں۔ ایک جلتی ہوئی دیا سلائی کا پھینکنا یا روشن موم بتی سے غفلت یا چولہے کے اندر جلتی ہوئی آگ سے بے پروائی، مکانات کے جلنے۔ آگ کے پھیل جانے، لوگوں کی اموات اور کئی قسم کے نقصانات کا موجب ہو جاتی ہے۔ یہ تمام نقصانات بے پروائی سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور بے پروائی کیونکر پیدا ہوئی؟ اس لئے کہ دماغ متوجہ نہ تھا۔ وہ عارضی طور پر اپنی چوکسی کھو بیٹھا تھا۔ اور وہ چیزیں جو دماغ کو بہت جلد خیال اور نگہبانی سے ہٹا دیتی ہیں۔ ان میں سے بڑی شراب اور منشیات ہیں۔

۲۔ دوسرا فائدہ شراب سے قطعی پرہیز کا یہ ہے کہ آنکھیں دیکھنے کے لئے صاف ہو جاتی ہیں دماغ فیصلہ کے لئے تیز ہو جاتا اور عقل اندازہ لگانے کے لئے درست ہو جاتی ہے اور تمیز منفعت و مضرت کے لئے کل قوی زیادہ تیز اور روشن ہو جاتے ہیں۔

شراب اور منشیات سے پرہیز ایک ایسی عقلمندانہ اور سیدھا راستہ ہے جو صداقت کی طرف لے جاتا اور خدا کے فرائض اور اپنے نفس کے فرائض اور دوسروں کے فرائض کا امتیاز کر دیتا ہے۔

شراب سے قطعی پرہیز ہی ایک کامل و مکمل طریق ہے۔ سفید و سیاہ۔ نیک و بد اور صحیح و غلط کے مابین یہی ایک امتیازی نشان ہے۔ کوئی ایسا غبار آلود میدان یا راستہ نہیں جس میں مباحثہ ناقابل ختم بحث و مباحثہ اور لڑائی جھگڑا پیش آئے۔ کہ کوئی چیز کتنی دور ہے؟ یا کسقدر ہے؟ یا کتنی چھوٹی ہے؟ کتنا زیادتی پائی جاتی ہے؟ عادت کہاں ہے؟ کچھ لوگ اور اتنا مانا ہے۔ دوسروں کو اس قدر ہے وغیرہ وغیرہ۔ نہیں۔ اگر شراب سے قطعی پرہیز کیا جائے۔ تو یہ حالت نہ ہوگی سفید سیاہ نہ ہوگا یا سیاہ کی سفیدی نظر آنے لگے۔ اور نا قابل احساس طریق سے آہستہ آہستہ وہ حقیقی طور پر سیاہ ہو جائے۔ کوئی فریب خوردہ دل شراب نوشی کی کسی حد پر پہنچکر بھی اسے بہت زیادہ نہیں کہہ سکتا۔ اور جب وہ حد آ جائے جس کو کوئی اپنے لئے انتہا قرار دے تو اس کی قوت ارادی اس قدر زائل ہو جاتی ہے کہ جھومتے ہوئے جسم اور جوش سے بھرے ہوئے دل کو اس مفروضہ حد اسراف سے آگے بڑھنے سے روک نہیں سکتی۔ جوں ہی کوئی شخص اس حد تک پہنچتا ہے وہ حرکت ہی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اور بڑھتی ہی چلی جاتی ہے۔ اس لئے تھوڑی اور بہت کا سوال کوئی نہیں قطعی ممانعت ہی ضروری ہے۔

اب بعض ان مضرات اور برائیوں پر نظر کرتے ہوئے جو منشیات کے استعمال سے پیدا ہوتی ہیں۔ ہم

دیکھتے ہیں کہ ان میں سے بعض کا ذکر قرآن کریم نے خاص طور پر کیا ہے۔ مثلاً سورہ مائدہ کی آیت ۹۱ میں فرمایا ہے: انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوۃ فھل انتم منتھون - بیشک شیطان چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان شراب اور جوئے کے ذریعہ سے عداوت و بغض پیدا کردے۔ اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روک دے۔ پس کیا تم اس سے باز آؤ گے؟۔

اب نماز اور اللہ کے ذکر سے روکے جانا فی الحقیقت دگنا نقصان ہے۔ وہ لوگ جو منشیات اور جوئے بازی میں حصہ لیتے ہیں دو نقصان اٹھاتے ہیں - پہلا نقصان یہ ہے کہ اللہ کی یاد ان کے دلوں سے محو ہو جاتی ہے۔ نماز و اس کی وجہ سے جو اطمینان پیدا ہوتا ہے وہ باقی نہیں رہتا۔ اور بھول جاتا ہے۔ دوسرا نقصان یہ ہے کہ لڑائی جھگڑے، مشکلات اور دنیوی کشمکش اور سراسیمگی پیدا ہوتی ہے۔ جو ذکر اللہ اور نماز سے پیدا نہیں ہوتی اور اگر پیدا بھی ہو تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی نصرت و امداد سے اس پر کامیابی سے قابو پا لیا جاتا ہے۔

ب منشیات کی برائیاں واضح طور پر ظاہر ہو جانے اور ناقابل انکار ثابت ہونے کے بعد ہمیں قماربازی پر خاص طور پر غور کرنا چاہئے۔ مغربی تہذیب پر قماربازی کی وجہ سے تمدنی خرابی ایسی بری طرح سے حاوی ہے کہ جیسے انسانی جسم پر پھوڑا پیدا ہو جائے۔ کیا مغربی لوگوں کی اکثریت قماربازی کو فی الحقیقت نقصان دہ اور مضرت رساں سمجھتی اور اسے بہت بڑی تمدنی اور قومی تکلیف یقین کرتی اور سچی تہذیب کا دشمن خیال کرتی ہے؟ اگر نہیں تو بھی وہ فی الحقیقت تہذیب کی دشمن اور اجتماعی خوشی اور خوشحالی کو تباہ کرنے والی چیز ہے۔ قماربازی اعتماد کی جڑوں کو کھوکھلا کر دیتی ہے۔ وہ تمدنی حالات کو غیر مستقل اور ناقابل اعتبار بنا دیتی ہے۔ وہ روپیہ اور مادی اشیاء کی صحیح قدر و قیمت کو زائل کر دیتی اور اس کے بجائے ایک بحران اور بے یقینی اور اعصابی تباہی کو پیدا کرتی۔ تکالیف زوال اور بربادی کو لاتی ہے۔ قماربازی کا مقصد یہ ہے کہ کمائے بغیر روپیہ حاصل ہو جائے۔ اس لئے قماربازی اپنی اصلیت کے لحاظ سے بے انصافی اور پختہ اور صحیح مالی نظام کی بربادی ہے۔ قماربازی مسلسل طور پر خطرناک صورت اختیار کرنے کی عادت اور بے اطمینانی کے بخار کو ترقی دیتی ہے۔ اور دیانتدارانہ محنت کی کمائی کی قدر و قیمت کو برباد کر دیتی ہے۔ قماربازی یا تو مسرفانہ روپے کو برباد کرنے کا نام ہے جس سے دیانتدارانہ محنت کے فوائد زائل ہو جاتے ہیں۔ اور یا اس سے غیر دیانتدارانہ طمع و لالچ پیدا ہوتا ہے۔ جس سے روپیہ کے بے قدر و قیمت

ڈھیر جمع کر لئے جاتے اور انہیں اتنی ہی آسانی سے خرچ کر دیا جاتا ہے۔ جس ناقدری سے انہیں حاصل کیا گیا تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے کام لیتے ہوئے ان تمام چیزوں کو قرآن کریم میں نہایت خوبصورتی سے روکدیا اور اتفاقی کھیلوں اور قماربازی سے منع کر دیا۔ اگر ان احکام کو تمام دنیا مدنظر رکھے تو سوسائٹی کی حالت کس قدر بہتر اور دل خوش کن توازن پر آجائے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس خوشگوار اور صلاحیت پیدا کرنے والی چیز کی عام اشاعت میں امداد دے۔



چین میں اسلام کی حالت کے متعلق بعض مشاہدات

(سید مقبول احمد صاحب بی۔اے کے قلم سے)

مسٹر محمد سلیمان ین کوانغ یو نے چین میں اسلام کی حالت کے متعلق ایک دلچسپ مضمون سپرد قلم فرمایا ہے اگر مسٹر سلیمان وہی جنٹلمین ہیں جن سے میں شنگھائی کی مسجد میں ملا تھا۔ اور جو چینی مسلمانوں کے اس پرائمری سکول کو دکھانے کے لئے مجھے لے گئے تھے جو اس ان تھک خادم اسلام کے زیر اہتمام چل رہا ہے جس کا عربی نام ہلال الدین ہے۔ دسپر چینی کا ایک عربی نام ہوتا ہے اور ایک چینی نام ۔ تو مجھے خوشی ہے کہ یہ نوجوان چینی جنٹلمین جو ۱۹۳۳ء میں جب میں اس سے ملاقی ہوا تھا شکل ابھی بیس بیس سال سے متجاوز ہوا تھا۔ چین میں اسلام کی موجودہ حالت پر کچھ دلچسپ روشنی ڈالنے کا موجب ہوا ہے۔ اس کا نام مجھے اس دل خوشکن میٹنگ کی یاد دلاتا ہے جب اس نے اور اس کے افسر حاجی ہلال الدین نے مسجد کے اندر اپنے دفتر میں میری تواضع چائے سے کی تھی اور ہم نے چین میں اسلام اور مسیحیت کے کئی پہلوؤں پر عربی زبان میں تبادلۂ خیالات کیا افسوس ہے کہ اس وقت مجھے معلوم نہ ہوا کہ مسٹر محمد سلیمان انگریزی میں ایسی اعلیٰ درجہ کی مہارت رکھتے ہیں۔ ورنہ ہماری گفتگو زیادہ آسان اور دلچسپ ہوتی کیونکہ عربی زبان میں جس کو ہم نے تبادلۂ خیالات کا ذریعہ بنایا تھا اظہار خیالات کرنے میں ہمیں طبعاً بہت مشکل پیش آتی تھی۔ حاجی ہلال الدین کے پاس چین میں مسیحیت کی اشاعت کے بارہ میں بعض خطرناک خبریں تھیں اور ان کی یہ رائے تھی کہ چین میں کسی دوسرے مذہب کی نسبت مسیحیت زیادہ ترقی کر رہی ہے۔ فی الحقیقت ان کا یہ خیال تھا کہ چین

کے ساحلی صوبجات کے لوگوں اور علمی جماعت نے جو عام طور پر چینی حکومت کی ملازمت میں ہے۔ مسیحیت کو اپنا قومی مذہب بنا لیا ہے اور ان کی تعداد سرعت کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔

یہ قریباً ناممکن بات ہے کہ چین میں کسی مذہب کی موجودہ طاقت معلوم ہو سکے۔ حکومت نانکنگ نے اپنی گزشتہ مردم شماری میں جس کے اندر بتایا گیا ہے کہ چین کی آبادی پینتالیس (۴۵) کروڑ تک پہنچ چکی ہے مذہب کے متعلق تمام اعداد و شمار کو جان بوجھ کر نظر انداز کر دیا ہے۔ اور چینی مسلمان اور ایسا ہی چینی عیسائی معمولی چینیوں سے ایسے ناقابل امتیاز ہیں کہ مختلف چینی اقوام کی طاقت کے اظہار کے لئے جو ایسی تعداد بھی کوئی شخص بتاتا ہے جو چینی حکام اور وہاں کے لوگوں کے نزدیک مسلم نہیں وہ محض اس کا اندازہ اور اٹکل پچو بات ہے۔ چینی مسلمان خود اپنی تعداد پانچ اور سات کروڑ کے درمیان بتاتے ہیں اور انگریز مشنری بالخصوص چائنا انلینڈ مشن ایک کروڑ یا ایک کروڑ بیس لاکھ سے زیادہ تعداد نہیں بتاتے۔ مسٹر سلیمان کہتے ہیں کہ چین میں سات کروڑ مسلمان ہیں۔ لیکن بظاہر یہ اس عام اندازہ ہی کی صدائے بازگشت ہے جو بالخصوص ان مقامات کے چینی مسلمانوں نے لگایا ہے۔ جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں۔

حال ہی میں صوبہ ہونان کے شہر یونگنگ کا ایک نوجوان مسلم لڑکا ہندوستان میں حصول علم کے لئے آیا۔ اس نے مولانا محمد علی مرحوم کی قایم کردہ جامعہ ملیہ دہلی سے ڈگری حاصل کی۔ اب وہ جامعہ ازہر میں تکمیل تعلیم کے لئے قاہرہ گیا ہے۔ مسٹر بدرالدین جو اس چینی نوجوان کا نام ہے۔ میرے ساتھ اس وقت سے خط و کتابت کرتا رہا ہے جب سے میں مشرق بعید سے واپس آیا ہوں۔ وہ نہایت اچھی اردو یا ہندوستانی زبان لکھتا ہے۔ میں نے چینی مسلمانوں کی تعداد کا سوال اس کے سامنے رکھا۔ اور اس نے ذیل کی تفصیلات مجھے دیں۔ اس نے وعدہ کیا ہے۔ کہ چینی مسلمانوں کے لئے ایک کتاب اردو زبان میں لکھے گا۔ اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ وہ کتاب اب زیر طبع ہے۔ لیکن اس کی اشاعت تک تمیں چینی مسلمانوں کے متعلق واقفیت حاصل کرنے کے لئے مسٹر بروم ہال کی کتاب پر اکتفا کرنا پڑے گا۔ سوائے ان کی تعداد کے جس کو چائنا انلینڈ مشن کے سوا اور کوئی صحیح طور پر بیان نہیں کرتا۔ جب میں نے مسٹر بدرالدین سے یہ پوچھا کہ جو تعداد اس نے بتائی ہے اس کی صحت کا کیا ثبوت ہے تو اس نے اعتراف کیا کہ یہ بھی ایک اندازہ ہے۔ لیکن اس نے اپنی گنتی کی بنیاد تین چیزوں پر رکھی۔ پہلے تو اس ریکارڈ کو مدنظر رکھا ہے جو مجلس اشاعت اسلام چین نے تیار کئے ہیں۔ اس مجلس کا مرکز پیکنگ میں ہے۔ اور اس کے سرپرستوں میں بہت سے چینی مسلمان جنرل اور حکومت کے اعلےٰ افسر شامل ہیں۔ اس نے اپنے بہت سے مراسلہ

نگاروں سے جو چین کے طول و عرض میں پائے جاتے ہیں معلومات فراہم کرنی شروع کر دی ہیں - یہ معلومات ابھی نامکمل ہیں - سوائے شمالی صوبجات کے جہاں کی مسلمان آبادی کے اعداد و شمار نہایت احتیاط سے لکھے گئے ہیں مگر اس سوسائٹی کا وعدہ ہے کہ اپنی مساعی کو ۱۹۳۳ء تک پایۂ تکمیل کو پہنچا دیگی اور اسے توقع ہے کہ یہ معاملہ زیادہ دیر تک ایک راز نہ بنا رہے گا - ثانیاً مسٹر بدرالدین نے مساجد اور اسلامی اداروں کی تعداد کو گن لیا ہے - جو چین میں بلحاظ آبادی اسی تناسب سے ہیں جس تناسب سے انگلستان میں پیرش چرچ ہیں - تاشا اس کی اپنی معلومات ہیں جو اس نے کئی ایک ذرائع سے حاصل کی ہیں - اور کم از کم اپنے صوبہ یونان کی اسلامی آبادی کے متعلق تو اسے پورا اعتماد ہے اور اس کی بنا پر وہ مارشل اور دوسرے لوگوں کی معلومات کو رد کر سکتا ہے۔

مجلسی زندگی کے اعتبار سے چینی مسلمان ایک جم غفیر کا حکم رکھتے ہیں - اگرچہ اپنے دوسرے ہموطنوں سے کوئی امتیاز نہیں رکھتے - ان کے درمیان کوئی فرقہ وارانہ خلیج حائل نہیں - ان میں سے تیس فیصدی تجار ہیں - پندرہ فیصدی سپاہی - پانچ فیصدی سرکاری افسر - چالیس فیصدی زراعت پیشہ - اور دس فیصدی مزدور ہیں - چین میں شاید ہی کوئی رجمنٹ ہو جس میں مسلمان سپاہیوں اور افسروں کا حصہ نہ ہو - ایسے صوبہ میں بھی جہاں مسلم آبادی اقلیت میں ہے - جیسے بطور مثال وانگ سی میں مسلمانوں کی اقلیت ہے - فوج کا کمانڈر پاچنگ سی ایک مسلمان جنرل ہے - اور ایسی زبردست طاقت رکھتا ہے کہ مرکزی حکومت کو بھی اس سے باز پرس کرنے کی جرأت نہیں ہو سکتی - اپنے غیر مسلم ہموطنوں کے ساتھ ان کے تعلقات بہت اچھے ہیں - کنفیوشس کے پیرو نماز وں او ر دیگر مذہبی مراسم میں بھی ان کے ساتھ شامل ہو جاتے ہیں - سوائے اس مختصر زمانے کے جب مانچو کی حکومت تھی اور تباغض و تحاسد زوروں پر تھا - اور ۱۹۲۷ء کے قریبی زمانہ میں بھی لو ئنگ ژنالسو کے علاقہ میں ڈاکوؤں اور وحشی چینی سرحدیوں کے ہاتھوں مسلمانوں کا قتل عام ہو گیا تھا - تاہم حکومت اپنے سلوک میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھتی بلکہ بعض اوقات ان سے بہت مرغوب ہوتی ہے - جیسے اس واقعہ سے واضح ہے کہ جب حکومت نے بعض مذہبی عمارات کو ضبط کرنا چاہا تو وہ صرف بدھ مذہب کے معبدوں کو ہی ہاتھ لگا سکی - اور مسلمانوں کی مساجد کو چھیڑا تک نہیں گیا - وہ اعداد و شمار جو میرے نوجوان چینی دوست نے فراہم کئے ہیں حسب ذیل ہیں :-

شمالی چین

۱ - کانسو	۳۲ ۰۶ ۰۰۰

۲ - شینسی		۳۲۰۰۰۰۰	مسلمان
۳ - شانسی		۱۸۰۰۰۰۰	"
۴ - چیہیلی		۳۵۰۰۰۰۰	"
۵ - شانٹنگ		۳۲۰۰۰۰۰	"
۶ - کیانگسو		۳۰۰۰۰۰۰	"
۷ - ہونان		۲۶۰۰۰۰۰	"
	میزان	۲۰۵۰۶۰۰۰	"

جنوبی چین

۸ - چیکیانگ		۱۳۰۰۰۰	"
۹ - انہوی		۳۰۰۰۰۰	"
۱۰ - ہانکو		۸۰۰۰۰	"
۱۱ - فوکین		۲۰۰۰۰	"
۱۲ - وانگ ٹنگ		۱۸۰۰۰۰	"
۱۳ - وانگسی		۵۰۰۰۰	"
۱۴ - کیناگسی		۴۳۰۰۰۰	"
۱۵ - ہونان		۱۰۰۰۰۰	"
	میزان	۸۹۰۰۰۰	"

مغربی چین

۱۶ - یونانا		۴۶۶۰۰۰۰	"
۱۷ - سچیوان		۲۵۰۰۰۰۰	"
۱۸ - ہیکیانگ		۸۷۰۰۰۰	"
۱۹ - چینگھائی		۳۶۳۰۰۰	"
	میزان	۷۷۳۳۰۰۰	"

مانچوریا

۱۔ کیرن	۶۰۰۰۰۰	مسلمان
۲۔ لیونٹگ	۸۰۰۰۰۰	"
۳۔ خلیونیگ	۶۲۰۰۰۰	"
۴۔ جیہول	۱۴۰۰۰۰۰	"
میزان	۳۲۲۰۰۰۰	"

منگولیا

۱۔ سییان	۱۴۰۰۰۰۰	"
۲۔ چہار	۸۰۰۰۰۰	"
۳۔ ننکھیا	۸۰۰۰۰۰	"
۴۔ ارکا یا بیرونی منگولیا	۱۰۰۰۰۰۰	"
میزان	۴۰۰۰۰۰۰	"
سینکیناک یا چینی ترکستان	۲۵۰۰۰۰۰	"
تبت	۸۰۰۰۰۰	"
میزان کل	۳۶۴۲۳۰۰۰	"

ان اعداد و شمار میں کچھ کمی رہ گئی ہے ۔ مثلاً ٹنگان یا وہ قبائل جو زنگاریا میں رہتے ہیں ان کا قطعاً ذکر تک نہیں کیا گیا ۔ اگرچہ وہ خاصی تعداد میں ہیں ۔ وہ اپنے اصل گھر سے نکل کر منتشر ہو گئے ۔ اور انہوں نے چینی طرز بود و باش اور رسوم و رواج کو اختیار کر لیا ۔ اور اس بارہ میں وہ چین کے مانچوؤں (یا یہودیوں اور ارمنیوں) سے بہت ملتے جلتے ہیں ۔ گویا وہ اپنے گھر میں اجنبی کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ لیکن ان کی تعداد تھوڑی نہیں ۔ جنوبی چین کے مسلمانوں کے اعداد و شمار صرف اندازاً لکھے گئے ہیں ۔ ہمارے دوست نے اپنے صوبہ کے سوا بر دوم ہال کے اعداد و شمار سے مدد نی ہے ۔ لیکن اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا ۔ کہ اس علاقہ کے مسلمان ست اقلیت میں ہیں ۔ مجموعی تعداد تیس یا چالیس لاکھ کے بین بین ہو گی ۔ اس سے زیادہ نہیں ۔ میں خود اس امر سے واقف ہوں کہ ہانگ کانگ کی برطانوی نو آبادی میں صرف دو مسجدیں

ہیں اور چینی مسلمان وہاں دو ہزار سے زیادہ نہیں جن میں وہ مخلوط النسل کے لوگ شامل نہیں۔ جن کے باپ ہندوستانی ہیں اور مائیں چینی۔ اس طرح چینی مسلمانوں کی تعداد کا محتاط اندازہ چار کروڑ سے زیادہ نہیں۔

مکتوبات ووکنگ

از پارک شانز۔

بخدمت امام صاحب مسجد ووکنگ۔

جناب من! میرا خیال ہے۔ آپ اس خط کو ایسا غیر معمولی خیال کرینگے جو شاید ہی کبھی آپ کو موصول ہوا ہو۔ تاہم میں جانتی ہوں کہ جب آپ اس خط کو پڑھیں گے تو میری وجوہ کو سمجھ جائیں گے۔

گزشتہ سال میں ایک پبلک مارکیٹ میں ایک کتابوں کی دکان پر دو ایک افسانوں کی کتابیں خریدنے کے لئے ٹھہر گئی۔ وہاں میں نے دیکھا کہ دو نوجوان ایک کتاب پر ہنستے اور مخول اڑا رہے تھے۔ آپ میری حیرانی اور استعجاب کا خیال کیجئے جو مجھے اس وقت ہوئی جب میں نے ان میں سے ایک کو قرآن کریم کی آیت پڑھتے ہوئے سنا۔ میں کوئی مذہبی عورت نہیں لیکن میرا باپ مشرق میں رہ چکا ہے اور الجی کے ایک دوست الازہر میں تھے جو میرا خیال ہے کہ ایک کالج کا نام ہے۔ یا جو کچھ بھی اسے کہا جائے بہرحال میرے باپ کے پاس ایک قرآن اور ایک تسبیح تھی اور وہ اس کی بہت قدر کرتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے مجھے بتایا کہ مسلمان ان چیزوں کو بہت محبوب رکھتے ہیں۔ اور جب اس کو چھونے بھی لگیں تو کس طرح وضو کرتے اور اپنے آپ کو پاک کر لیتے ہیں۔ اس لئے اپنے باپ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے میں نے ان سے التجا کی کہ قرآن کا نسخہ مجھے دیدیں۔ انہوں نے انکار کر دیا۔ میں دکاندار کے پاس گئی اور اس سے کہا کہ مجھے وہ کتاب دیدے۔ اس نے فوراً قیمت دگنی کر دی۔ اس سے وہ نوجوان بڑبڑاتے ہوئے چلے گئے اور میں دو شلنگ دے کر قرآن کی مالک بن گئی۔ صفائی کی بات یہ ہے کہ مجھے اس کی کوئی احتیاج نہ تھی۔ برادر فورڈ میر اسلام کے کوئی متبع مجھے نظر نہیں آتے۔ ورنہ میں اس وقت انہیں یہ کتاب دیدیتی۔ اس کے تھوڑی دیر بعد میں دل کی بیماری کی وجہ سے علیل ہو گئی اور مجھے اپنا کام ترک کرنا پڑا۔ اس کے بعد بے خوابی کا مرض لاحق ہو گیا۔ جس کی وجہ سے رات کے طویل گھنٹوں کو گزارنے کے لئے میں نے قرآن پڑھنا شروع کر دیا۔ پہلی مرتبہ

جب میں نے پڑھا تو مجھے مذہبی روشنی میں اس سے کچھ زیادہ دلچسپی پیدا نہیں ہوئی۔ میرے اس بیان سے ممکن ہے آپ کو تکلیف ہو۔ لیکن خود اپنے اور آپ کے سامنے سچائی پر رہنے کے لئے میں یہ بہترین بات سمجھتی ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو واقعات کو ٹھیک ٹھیک بیان کر دوں۔

تاریخی واقعات جو اس میں بیان کئے گئے ہیں دلچسپ تھے۔ اور بائبل کی وہ کہانیاں بھی جو میں نے بچپن میں سنی تھیں پہلے پہل میری دلچسپی کا موجب ہوئیں۔ کفار کی قسمت کے متعلق جو انتباہی بیانات ہیں ان سے میں محظوظ ہوئی۔ نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) نے عورت کو جو دوسرے درجہ پر رکھا ہے وہ مجھے پسند نہ آیا طلاق کی آسانی میری نفرت کا موجب تھی۔ لیکن بعد ازاں میں نے دیکھا اور مجھے یہ معلوم ہوا کہ مشرقی عورتیں ہم مغرب کی عورتوں سے بہت مختلف ہیں۔ ہم اپنے گھروں اور بچوں کے علاوہ تمام باتوں میں جو دنیا میں واقع ہوتی ہیں بہت دلچسپی لیتی ہیں۔

بعد ازاں میں نے بالاستیعاب اسے مطالعہ کیا۔ اور ہر ایک لفظ میں دلچسپی لینی شروع کی یہاں تک کہ میں نے اس کتاب اور اس کی تعلیمات کی صداقت کو وہیں دیکھ لیا۔ جہاں ہم عیسائی اس کے سمجھنے میں غلطی کرتے ہیں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ عیسائی یہ کہتے ہیں کہ ہم سب خدا کے بچے، اس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ یہ ایک ادبی اصطلاح ہے جس کے یہ معنی نہیں کہ خدا ہمارا حقیقی باپ ہے۔ یا تصور میں ایسا موجود ہے۔ لیکن چونکہ اس نے دنیا اور ما فیہا کو پیدا کیا ہے اس لئے وہ ہم سب کا باپ ہے۔ جب اس نے مسیح کو دنیا میں بھیجا تو انہوں نے یہ ادبی اصطلاح استعمال کی "میرا باپ جو آسمان میں ہے"۔ اب یہ اس دنیا میں عیسائیوں کے لئے بہت بڑی غلطی کا موجب ہو گئی ہے۔ اور رومن کیتھولک تو اسے خدا کا بیٹا سمجھکر پوجتے ہیں۔ پروٹسٹنٹ اگرچہ کسی قدر نرم ہیں لیکن فی الحقیقت کام وہی کرتے ہیں۔ جیسا کہ میں نے کہا میں کبھی مذہبی عورت نہ تھی۔ اور کسی خاص فرقہ یا مسیحیت کی شاخ یا کسی اور مذہب میں شامل ہونے کی تکلیف اپنے آپ کو کبھی نہیں دی۔ میں کس قدر اپنے دل کو اس بات پر شکریہ سے لبریز پاتی ہوں کہ جس مذہب پر میرا ایمان ہے وہ ایک اسلام ہی ہے۔ ایک ہی دعا جو میں جانتی ہوں وہ صبح کے وقت کی دعا ہے یعنی قرآن کریم کی پہلی سورت۔ میں جانتی ہوں کہ اور نمازیں بھی ہیں۔ ایک دوپہر کے وقت کی نماز ہے۔ ایک شام کی اور شب سے پہلی نماز رات کے وقت کی ہے۔ قرآن کریم کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ نماز سے پہلے مجھے وضو کرنا چاہئے۔ میں ایسا کرتی ہوں۔ پھر یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مجھے اپنی حیثیت کے مطابق ضرور خیرات کرنی چاہئے۔ میں ہمیشہ ایسا کرتی ہوں۔ میں نے کبھی خنزیر کا گوشت نہ لیا۔

نہ چھوا اور نہ کھایا ہے۔ اس لئے نہیں کہ یہاں کھایا نہیں جاتا۔ وہ تو ہر روز انگلستان میں استعمال ہوتا ہی بلکہ اس لئے کہ میرے باپ نے بچپن ہی میں مجھے سکھایا کہ وہ ناپاک ہوتا ہے۔ انہوں نے مجھے سنایا کہ مسیح نے آدمیوں میں سے جن نکالے اور وہ سوروں کے گلے میں داخل ہو گئے۔ میں نہیں کہہ سکتی کہ والدین کے گھر بڑی ہو کر میں اس سے رک جاتی۔ ایک دن شادی سے تھوڑی دیر پہلے میں اپنے خاوند کے گھر گئی۔ ان کی کینیڈا میں ایک بہت بڑی فارم تھی جو ہماری فارم کے بالکل قریب تھی۔ مویشی اور گھوڑوں کو دیکھنے کے بعد ہم اس کے سوروں کو دیکھنے کے لئے گئے۔ اس کے پاس دس سور تھے۔ وہاں نہایت خطرناک بدبو تھی۔ اور جو خوراک وہ کھا رہے تھے اس میں غلاظت رہے تھے۔ اس سے میرے تمام وہ خیالات ختم ہو گئے جو سور کھانے کے متعلق میرے دل میں تھے۔ شرابیں میں نے پی ہیں لیکن نہایت اعتدال کے ساتھ۔ جب سے میں قرآن پر ایمان لائی ہوں۔ میں نے کوئی شراب نہیں پی۔ صرف سچائی کو قایم رکھنے کے لئے میں کہتی ہوں کہ جب مجھ پر بیماری کا حملہ ہوا تو تھوڑی سی برانڈی اور پانی کا میں نے استعمال کیا۔ کیونکہ ڈاکٹر نے اس کا حکم دیا تھا۔ میں نے ایمانداری کے ساتھ قرآن کریم کی تعلیم پر لفظاً لفظاً عمل کرنے کی کوشش کی ہے

کسی بیرونی ذریعہ سے کوئی ایسی امداد مجھے نہیں ملی جس سے ایک سچے ایماندار کی طرز زندگی مجھے معلوم ہو جاتی۔ کیونکہ اس شہر میں کوئی ایسا آدمی مجھے معلوم نہیں جو اس سچے مذہب کو مانتا ہو۔ یہی وجہ ہے کہ اے باپ میں آپ کی خدمت میں لکھ رہی ہوں کہ میں ایک فریادی کی حیثیت سے آئی ہوں۔ ایک ایسے شخص کی حیثیت میں جو سچائی اور روشنی کی تلاش میں ہو۔ میں جانتی ہوں کہ اسلام کے جھنڈے کے نیچے آنے اور اس کے ساتھ حفاظت مذہب۔ توحید الٰہی اور ایک ہی خداوند کی عظمت وجلال کی خاطر لڑنے سے پہلے بہت سی ایسی باتیں ہونگی جن کا جاننا اور ان پر عمل پیرا ہونا میرے لئے ضروری ہے۔

میری خواہش ہے کہ دوسری نمازوں اور اُن کے صحیح اوقات سے بھی مجھے واقفیت حاصل ہو جائے۔ میں جانتی ہو کہ صبح کے طلوع یا سورج کے انتہائی غروب کے وقت صبح اور شام کی نماز نہیں ہوتی بلکہ اس سے ذرا پہلے اور ذرا بعد ہوتی ہے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی بعض صفات از بر یاد ہیں۔ کیونکہ میں اپنے باپ کو بار بار دہراتے ہوئے انہیں سُن چکی ہوں۔ ۵۹ ویں صفت یہ ہے" اے زندگی بخشنے والے اے موت دینے والے۔ یا حی یا قیوم، اے سرچشمۂ معلومات، اے وہ جو تمام اعزاز کے لائق ہے اے وہ جو ایک ہی ہے" میں اپنے باپ کے پاس تھی جب وہ مر رہا تھا۔ اس نے اپنی تسبیح کو توڑ دیا۔ اور کہا اللہ اللہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔

کوئی طاقت اور قوت سوائے خدا کے نہیں - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن - خدا ہی کے ہم ہیں اور ہم خدا کی طرف ہی جائیں گے - میرا خیال ہے کہ وہ ضرور اپنے دل میں پڑھ رہے ہوں گے - وہ آخری دعا سے پہلے نہایت سکون سے لیٹے ہوئے تھے - انہوں نے اٹھکر بیٹھنے کی کوشش کی - میں نے ان کو پھر لٹا دیا اور وہ فوت ہو گئے - میں نے ان کا قرآن اور تسبیح ان کے ساتھ دبا دی - کیونکہ ان سے انہیں بہت محبت تھی - سالہا سال تک مجھے افسوس اور رنج رہا - میرا خیال تھا کہ میرے باپ نے ایک غیر معلوم مشرقی مذہب پر ایسی سختی کے ساتھ عمل کرنے اور اس پر ایمان رکھنے کی وجہ سے بہشت میں داخل ہونے کے حق کو زائل کر لیا ہے - میرے باپ! آپ دیکھتے ہیں کہ میں نہیں جانتی تھی کہ میں غلطی پر ہوں - سکول اور کلیسا میں مجھے یہ تعلیم دی گئی تھی - کہ صرف مسیحیت ہی ایک سچا مذہب ہے - تمام دوسرے لوگ ملحد اور کافر ہیں - جب میں نے اپنے قرآن کو پڑھا تو یہ دیکھ کر مجھے خوشی ہوئی کہ میرا باپ ان ہولناک عذابوں سے بچ گیا ہے جو غیر ایمانداروں نے لینے ہیں - اور کہ ہم قیامت کے دن ایک دوسرے سے ملیں گے - میرے باپ میں آپ سے نہایت ... درخواست کرتی ہوں کہ اس انجام تک پہنچنے کے لئے میری مدد کیجئے - اس کے ساتھ ہی میں آپ سے ایک سوال بھی پوچھنا چاہتی ہوں - قرآن کریم کا جو نسخہ میرے پاس ہے وہ ایک انگریزی ترجمہ ہے جو سیل کا کیا ہوا ہے - بعض مقامات پر جو تشریحات کی گئی ہیں وہ میرے خیال میں غلط ہیں - میرے خیال میں کئی جگہوں پر اس نے الفاظ کے معنوں کو توڑ مروڑ کر کچھ کا کچھ بنا دیا ہے - میں ان کو نہیں مانتی - اور نہ ہی اپنے غلط مفہومات سے ... میں سے صداقت کو برباد کر سکتے ہیں - (کیا میں صحیح کہتی ہوں یا غلط ؟)

اے میرے باپ : میں پورے جوش اور سرگرمی کے ساتھ آپ سے اس کوشش میں امداد کی طالب ہوں کہ میں ایک سچی ایماندار عورت بن جاؤں - کوئی ایسا شخص نہیں جو اس ایک ہی سچے مذہب پر جو مجھے اسلام کے نام سے معلوم ہے جہانتک انگلستان میں ممکن ہے لفظاً عمل کرنے سے مجھے باز رکھ سکے -

آپکی مخلص :- ای - اے - ایم -

از ۴۵ ہینو واسکوئر

براڈ فورڈ پارک شائر ۲۱ جولائی ۳۵ء

بخدمت مولوی آفتاب الدین صاحب امام مسجد ووکنگ -

جناب من اور میرے باپ :

میں آپ کے مشفقانہ اور فیاضانہ خط کی بہت ممنون ہوں۔ جو کل دوپہر کو مجھے موصول ہوا۔

آپ کو اجازت ہے کہ میرے خط کو جس طریق سے چاہیں استعمال کریں۔ میرے باپ کا ایک فوٹو ہے لیکن میرا اپنا کوئی نہیں۔ کل بازار سے سودا سلف لیتے ہوئے میں ایک فوٹوگرافر کے ہاں گئی۔ وہ اس سے فوٹو اتروانے وہ ابھی اس حالت میں ہیں کہ ان کو درست اور مکمل کرنا باقی ہے۔ اور اس اثنا میں آپ کو انتظار کرنا ہوگا۔ میری تصویریں چہرہ پسنداں موجب کشش نہیں۔ تاہم فوٹو میرا ہی ہے۔ آپ نے میرے والد کی زندگی کے کچھ حالات معلوم کئے ہیں۔ وہ آج سے ۸۱ سال پہلے ڈبلن میں پیدا ہوئے۔ جب وہ پانچ سال کی عمر کے تھے۔ ان کا باپ انہیں چین لے گیا۔ جہاں انہوں نے ایک خاص قسم کا کام شروع کیا ہوا تھا۔ میں نہیں جانتی کہ کیا کام تھا۔

انہوں نے ایک ٹھیٹھ چینی گھر میں رہائش اختیار کی۔ اور ان کی ہی خوراک کھایا کرتے تھے۔ ان دنوں سوچو (Soochoo) میں بہت ہی تھوڑے سفید رنگ کے لوگ ہوتے تھے۔ میرے باپ کا بچپن کا زمانہ بہت خوشگوار تھا۔ اور وہ اکثر وہاں کے لوگوں کی زندگیوں کا حال مجھے سنایا کرتے تھے۔ وہ اس ملک کو خوبصورت بھی بتاتے تھے۔ جب وہ جوان ہوئے تو سول سروس میں ہندوستان چلے گئے۔ وہیں انہوں نے میری ماں سے شادی کی۔ اور خاندان کے بڑے آدمیوں نے وہیں پرورش پائی۔ کیونکہ جب ان کی ملازمت کی میعاد ختم ہوگئی تو انہوں نے چائے کی کاشت کی کوشش کی۔ ہندوستان ان دنوں آج کی طرح نہ تھا۔ اور چونکہ خاندان بڑھتا چلا جارہا تھا۔ اس لئے وہ انگلستان چلے آئے۔ ہم ایک چھوٹے سے ساحلی گاؤں میں رہنے کے لئے چلے گئے جس کا نام ریڈکار (Redcar) ہے وہیں میں پیدا ہوئی جب خاندان کا آخری بچہ پیدا ہوا تو میرے باپ نے خیال کیا کہ اسے کینیڈا میں جاکر کاشت کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ وہاں ان کے چھ لڑکے اور تین لڑکیاں رہتی تھیں۔ وہ وہاں صرف دو سال رہے۔ نیو یارک میں بعض جنٹلمین انہیں لے۔ جو مصر میں وہاں کے بادشاہوں کی قبروں میں کام کرنے لے گئے جارہے تھے۔ فارم بک چکی تھی اور میرے بھائی سب ادھر ادھر مختلف جگہوں پر چلے گئے تھے۔ ایک تو انگلو امریکن آئل کمپنی میں ملازم ہوگیا تھا۔ دوسرا نارتھ ویسٹ مونٹیڈ پولیس میں بلایا گیا تھا۔ تیسرا ٹیڈی (Teddy) مونٹانا میں مویشی بڑھانے کے فن کو مطالعہ کرنے میں مصروف تھا۔ لیو (Leo) ایک فرانسیسی کینیڈین کے ساتھ چلا گیا تھا۔ میرا خیال ہے کہ وہ سونے یا اور کسی قسم کی دھاتوں کے نکالنے کا کام کر رہے تھے۔

میری شادی ایک لڑکے سے ہوگئی تھی۔ جو قریب ہی رہتا تھا۔ میری عمر اٹھارہ برس تھی اور اس کی بیس سال۔ میری پیاری بہن اس سے پہلے ہی گھر سے فرار ہوکر سٹیج پر چلی گئی تھی۔ اب اس کی شادی ہوگئی اور وہ نیویارک میں رہتی ہے۔ میری چھوٹی بہن جس کی عمر ۱۲ سال تھی جہاز پر سردی سے بیمار ہوگئی۔ اور گھر پہنچ کر فوت ہوگئی۔ دو چھوٹے بچے اپنے گھر ماں کے پاس چلے گئے۔ باپ چار پانچ ماہ تک مصر میں رہے۔ اس کے بعد گورنمنٹ نے بلالیا۔ چنانچہ وہ انگلستان آئے اور کسی سرکاری کام پر انہیں بھیجدیا گیا۔ دوبارہ وہ جنگ عظیم کے اعلان سے ایک دن پہلے انگلستان پہنچے۔ اس کے بعد دنیا کے تمام حصوں سے میرے بھائی جنگ میں جانے کے لئے جمع ہوگئے۔ میرا خاوند بھی جنگ میں گیا۔ میرے بچے کی عمر چار ماہ تھی۔ چھ ماہ میں ہمارے خاندان کے دو افراد ہلاک ہوگئے۔ سب سے بڑا جان ایک جہاز ابوکیر (Aboukir) کے ساتھ ہی ڈوب گیا غریب ٹیڈی جو انیس سال کی عمر میں تھا اور اس کے سنہری بال تھے اسے کسی نے کمین گاہ سے گولی ماردی۔ وہی اس کا پہلی صف میں آنے کا پہلا دن تھا۔ لیو اور جوزف اکٹھے بیلجیم میں دفن ہوئے۔ میرا خاوند پیرس میں دفن ہے۔ اس کے بعد ۱۸ سالہ بھائی بحری فوج میں شامل ہوگیا اور مئی ۱۹۱۶ء میں وہ بھی ڈوب گیا اس کے بعد سب سے چھوٹا اور ایک ہی لڑکا جیمس باقی رہ گیا۔ جو صنعت سیکھنے کے لئے فسگارڈ میں داخل ہوگیا۔ ان صدمات نے میری ماں کو ہلاک کردیا۔ جس کا فوٹو میں آپ کو بھیجتی ہوں۔ اب میرا باپ انگلستان میں اکیلا تھا۔ اور میں بیس سالہ بیوہ کینیڈا میں تھی۔ میں نے اپنا مکان وہاں بیچدیا اور اس کے پاس چلی آئی۔

اسے اپنے بچوں کا کتنا غم تھا۔ وہ کہا کرتا تھا کہ یہ دنیا کے گناہوں کا نتیجہ ہے کہ یہ جنگ برپا ہوئی نومبر ۱۹۱۶ء میں وہ فوت ہوگیا۔ میں نے اپنا مکان بیچ دیا۔ اپنے بچے کو پرورش کے لئے ایک اچھی دایہ کے سپرد کیا۔ اور خود فرانس چلی گئی۔ میں اس سے پہلے دو سال تک ہسپتال کا کام کرچکی تھی۔ اس لئے مجھے بڑے شوق سے وہاں ہسپتال میں لے لیا گیا۔ وہاں اس وفد و منظر کے اندر میں کام کرتی رہی۔ جو ہولناک نظارے میں نے وہاں دیکھے انہیں میں کسی سے بیان نہیں کرسکتی۔ یہ وہ وقت تھا جب میں نے کہا کہ خدا کوئی نہیں ہوسکتا جو ان غریب بے گناہ زندگیوں کی تباہی کی اجازت دے۔ زخمی۔ لولے۔ اندھے گیس کے جلے ہوئے۔ اور کئی ایک جو پاگل ہوگئے تھے وہاں آرہے تھے۔ میں سمجھتی ہوں کہ میری روح وہاں تمام اقوام کے بہادروں کے ساتھ جو وہاں دفن تھے مرگئی۔

جب تک میں نے قرآن کریم کو نہیں پڑھا اور دوبارہ سہ بارہ نہیں پڑھا۔ اس وقت تک وہ روح واپس نہیں آئی۔ کون اس کا چارہ کر سکتا تھا؟ قرآن کریم کے الفاظ سے میں نے ذہنی اور روحانی دونوں طریق سے میں نے دوبارہ زندگی حاصل کی۔ کیونکہ میں سمجھتی ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصول اور آپ کی اعلیٰ تعلیمات بہت دور رس اور جامع ہیں۔ اپنی سادہ اور ایک ہی خدا کی عبادت میں آپ نے مذہب کو بوجھ نہیں رہنے دیا۔ بلکہ خوشی کا کام بنا دیا ہے۔ یہ مذہب بہت ہی پرسکون اور دلی اطمینان کا موجب ہے۔ مسیحیوں میں ہمیشہ میں غیر مطمئن رہی اور میرے دل میں سوالات ہی پیدا ہوتے رہتے۔

پس نہیں جانتی کہ کس طرح اس مہربانی اور حوصلہ افزائی کا شکریہ ادا کروں جو آپ نے میری کی ہے یہی میں کہہ سکتی ہوں کہ "آپ کا شکریہ" میں اس مذہب کے لئے جسکو میں نے قبول کیا ہے۔ اپنے آپ کو فخر کا موجب ثابت کرنے کی کوشش کروں گی۔ اور اس مذہب کو اپنی قابلیت کے مطابق کمال تک پہنچانے میں آپ کی مدد و معاون رہوں گی۔

کتابیں مجھے پہنچ گئیں۔ انہی کتابوں کی مجھے ضرورت تھی۔ آج اتوار ہے۔ اور ڈاک خانہ بند ہے لیکن میں اگلی ڈاک میں ان کی قیمت کے معاوضہ میں پوسٹل آرڈر بھیجوں گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالے آپ کو اس کام کا اجر عطا کرے جو آپ نے میرے لئے کیا ہے۔

میں ہوں آپ کی مخلص :- ایلی مچل

تحریک اتحاد اسلامی

مسلمانو! خانہ جنگی ترک کر دو!!

قرآن شریف میں بار بار ایسی قوموں کا ذکر آیا ہے جو آپس کی نااتفاقی اور اغراض پرستی کی وجہ سے تباہ و برباد ہو گئی تھیں۔ یہ اس لئے ہے تاکہ مسلمان خانہ جنگی میں مبتلا نہ ہوں۔

مگر آج ہندوستان میں دس کروڑ مسلمان خانہ جنگی اور اغراض پرستی میں مبتلا ہیں اور اسی باعث ان پر تباہی و بربادی کے بادل امنڈ امنڈ کر آرہے ہیں۔ اگر مسلمان اس تباہی سے بچنا چاہتے ہیں تو ان کو خانہ جنگی کو ترک کر دینا چاہیئے۔ (خادم کشفی شاہ)

اسلام میں تعدّد ازدواج

(جناب مشیر حسین صاحب قدوائی بیرسٹر ایٹ لا لکھنؤ)

ڈاکٹر مکرجی کی اسلامی تعلیمات سے ناواقفیت پر مجھے اس قدر تعجب نہیں ہوا جس قدر اسلام کی گزشتہ اور موجودہ تاریخ سے ناواقفیت پر۔ جبکہ چند روز ہوئے لکھنؤ میں اچھوت اقوام کے متعلق ایک لکچر میں انہوں نے اچھوتوں کو یہ کہکر اسلام سے باز رکھنے کی کوشش کی کہ مذہب اسلام تعدد ازدواج کا حامی ہے۔ انہوں نے بلا دلیل یہ بات فرض کر لی کہ اگر اچھوت اسلام قبول کرلیں گے تو بحیثیت جماعت وہ لوگ تعدد ازدواج پر عامل ہوجائیں گے۔ اور اس طرح انہیں اور ہندوستان دونوں کو اقتصادی طور پر نقصان عظیم پہنچ جائیگا

جہانتک اسلامی تعلیمات کا تعلق ہے۔ قرآن نے تعدد ازدواج کی صرف اجازت دی ہے۔ اس کی حمایت نہیں کی ہے بلکہ صاف طور پر اس فعل کو ناپسند کیا ہے۔ کیونکہ تعدد ازدواج کے لئے جو شرط عائد کی گئی ہے وہ (۴: ۳۳) پوری ہونی مشکل ہے اور اس صورت میں صرف ایک ہی بیوی پر اکتفا کرنے کا حکم دیا گیا ہے (۴: ۳)، واضح ہو کہ اسلام سے تمام مشرقی قوانین میں لچک پائی جاتی ہے۔ اور جبکہ اسلام کا دعویٰ ہے کہ وہ تمام قوموں اور تمام زمانوں اور تمام ممالک، اور انسانی ترقی کی تمام منزلوں کے لئے کافی ہے۔ تو ایسا ہونا بھی لازمی تھا۔

مصلح اخلاق ہونے کی حیثیت سے عالمگیر پیغمبر اسلام کے لئے ضروری تھا کہ آپ انسانوں کی ان عادات کو بھی مدنظر رکھتے جنکی بنا پر وہ عورتوں کے ساتھ ظالمانہ اور غیر ذمہ دارانہ طور پر سلوک کرتا ہے جس کا نتیجہ غیر شادی شدہ ماؤں کی شکل میں آج مغربی ممالک میں ہمارے سامنے موجود ہے۔ جہاں ناجائز طور پر بچے پیدا ہوتے ہیں اور قوم کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا لگا دیتے ہیں۔ پس عورتوں کی عصمت کی حفاظت کے لئے تعدد ازدواج کی اجازت دینی ضروری امر تھا۔ لیکن دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے تعدد ازدواج کو محدود کیا اور وحدت ازدواج کا صریح حکم نافذ کیا خود یورپ کے علما معترف ہیں کہ اسلام میں چار فیصدی سے زیادہ [illegible] شادیاں نہیں کرتے۔ اس کے مقابلہ میں ہندو مذہب، تعدد ازدواج پر کوئی قید [illegible] خود مجھے کئی واقعات ایسے معلوم ہیں کہ ایک شخص نے دو سگی بہنوں سے شادی

کریں۔ اور غالباً ڈاکٹر مکرجی ہنود کی تاریخ سے تو ضرور ہی واقف ہوں گے اور اس لئے وہ جانتے ہوں گے کہ ایک مشہور ہندو عورت جو تاریخ میں نمایاں درجہ رکھتی ہے بیک وقت پانچ خاوندوں کی بیوی تھی۔ مجھے دیہات کی زندگی کا وسیع تجربہ حاصل ہے اور میں ڈاکٹر صاحب کو اچھی طرح بتلا سکتا ہوں کہ مسلم عوام، ہندو عوام سے زیادہ تعدد ازدواج پر عامل ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہندو اور مسلمان دونوں بہت کم تعداد میں اس مسئلہ پر عمل نہیں کرسکتے۔ جہاں تک اچھوتوں کا سوال ہے۔ میں ڈاکٹر مکرجی سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا کرم کا فلسفہ ہندو مذہب کا بنیادی اصول نہیں ہے؟ اور ہندو مذہب کی تعلیم یہ ہے کہ ادنیٰ ذاتوں کی موجودہ حالت ان کے سابقہ اعمال کا نتیجہ ہے جو پچھلے جنم میں سرزد ہوئے تھے۔ ان کو روحانی طور پر بلند کرنا ناممکن ہے۔ خواہ وہ معاشرتی طور پر قدرے بہتر ہی کیوں نہ ہو جائیں یا تعلیمی یا سیاسی طور پر ان کی اصلاح ہی کیوں نہ ہو جائے ان کے موجودہ اعمال حسنہ کا نتیجہ آئندہ زندگی میں مرتب ہوگا ٭



مسلمانو! خدا نا اتفاقی کو پسند نہیں کرتا

آؤ

آپس میں بھائی بھائی بن جاؤ

اپنے تمام تفرقے مٹا ڈالو۔ اپنے ذاتی اختلافات ہوں یا ذاتی جھگڑے ان کو ترک کردو۔ تمہارا خدا ایک وحدہٗ لاشریک ہے تمہارا رسول محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ تم کو سبق ایک قرآن مجید کا دیا گیا ہے۔ تمہارا کعبہ ایک بیت اللہ شریف ہے۔ آؤ تم بھی ایک ہو جاؤ۔ تا کہ نا اتفاقی جو تم کو بزدل بنا رہی ہے تم سے دور ہو جائے۔

(خادم کشفی شاہ)

مسلمانو! متحد ہو جاؤ!!

اور

اپنے تفرقے مٹا ڈالو!

ورنہ یہ پھوٹ یہ نا اتفاقی تم کو بزدل بنا دے گی۔ اور تمہاری طاقت پارہ پارہ ہو جائے گی۔ کیا نا اتفاقی کے باعث ایسا نہیں ہو رہا ہے کیا مسلمانوں کو نا اتفاقی نے تباہ و برباد نہیں کیا۔ کیا اسی نا اتفاقی اور اختلافات نے مسلمانوں کو ذلت کی زندگی بسر کرنے پر مجبور نہیں کیا پھر اے مسلمانو کب تک نا اتفاقی کی زندگی بسر کرتے رہو گے کب تک آگ سے کھیلتے رہو گے؟ اپنے تفرقے مٹا دو اور متحد ہو جاؤ۔

(خادم کشفی شاہ)

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم عمرانی مصلح اعظم

(از جناب مولوی عبدالکریم صاحب)

میخواری

قبل از اسلام قبائل عرب میشہ ت کا بے محابا استعمال کیا کرتے تھے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مندرجہ ذیل حکم الٰہی کی تاثیر سے ایک نہایت قلیل مدت میں ان کے دامن کو اس ہولناک گناہ کی آلودگی سے پاک صاف کر دیا۔

یا ایھا الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون ۔

(ترجمہ) اے ایمان والو! میخواری ۔ قمار بازی نجاست ہے ۔ شیطانی فعل ہے ۔ لہذا اس سے پرہیز کرو تاکہ تم نجات و بہبود حاصل کرو ۔

خم و قدح و ساغر کو بے رحمی سے چور چور کر دیا گیا ۔ مدینہ منورہ کی گلی گلی میں شراب کی ندیاں بہہ گئیں ۔ اس وقت سے اس چہار صد سالہ مدت کے دوران میں اخوت اسلامی کے زہد و تقوے کی مثال سے ایک عالم انگشت بدنداں ہے ۔ کیا تاریخ اس قدر سہل الوقوع ۔ سریع العمل اور پائدار انقلاب کی دیگر نظیر پیش کر سکتی ہے ؟

مسیحی ممالک میں میخواری کی اسنت مدت الایام سے چلی آتی ہے ۔ انجیل میں اس کی تقدیس کی گئی ہے عشائے ربانی میں اس کا استعمال کیا جاتا ہے ۔ مغرب میں اس کے خوفناک اثرات نے بعض مفکر رہنماؤں کو قدرتاً خبردار کر دیا ہے ۔ لہذا انھوں نے اس کے سد باب کے لیے ترک شراب کی مہم شروع کی ہے مگر ان کو اس کا استیصال دشوار نہیں بلکہ قریب قریب ناممکن نظر آتا ہے مسیحی امریکہ سے شراب نوشی کی لعنت دور کرنے کے لئے زر کثیر خرچ کرنے کے بعد بھی قانونی و نیز انتظامی تدابیر کامیاب نہ ہو سکیں ۔

حفظان صحت

اولین مذہب جس نے جسم و روح کو باہم لازم و ملزوم قرار دیا ہے اسلام ہے ۔ بروئے اسلام جملہ اخلاقی و روحانی ارتقا کا انحصار حفظان صحت پر ہے ۔ ایک مسلم کی نگاہ میں للّٰہیت کے بعد صفائی جزو ایمان

کا درجہ رکھتی ہے۔ عبادت الٰہی کے لئے صفائی شرط اولی ہے۔ کیونکہ خداوند تعالٰی نے کے حضور جسمانی و روحانی ہر دو حیثیت سے پاک صاف ہو کر جانا چاہئے حسب ضرورت غسل کے علاوہ قبل از نماز پنجوقتہ وضو بدیں وجہ لازم قرار دیا گیا ہے تاکہ اس صورت سے جسم کے وہ حصے صاف رہیں جو روزانہ تگ و دو میں غبار آلود ہو جاتے ہیں۔ پیغمبر اسلام صلعم صفائی کے معاملات میں نہایت سخت تھے۔ اگر کوئی شخص آپ کی مجلس میں پریشان مو یا بے غسل داخل ہوتا تھا تو آپ خشمگیں ہو جاتے تھے۔ آپ نے صفائی دنداں کے متعلق بھی زور دیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر مجھے اپنی امت کی دشواری کا خیال نہ ہوتا تو میں ہر نماز سے قبل اسے فرض قرار دیدیتا۔ ارشاد نبوی کی حقیقت کا راز آج سیزدہ صد سالہ مدت کے بعد آشکارا ہوتا ہے۔ امریکن جو عنقریب مخروم الدندان ہو جائیں گے اور نیز دیگر مہذب اقوام نے انجام کار اس حقیقت نفس الامری کو تسلیم کر لیا ہے کہ صحت صحیحہ جدت او فر صفائی دندان پر منحصر ہے۔ اور یہ کہ متعدد بیماریوں کی اصل دانتوں کی غلاظت کے سوا اور کچھ نہیں۔ ماسخورہ۔ تعفن الاسنان اور دیگر امراض دندان محض غلاظت سے پیدا ہوتے ہیں صحت انسانی کے لئے ان امراض سے زیادہ مضرا کوئی عارضہ نہیں۔ ایک افسر اعلیٰ سے جو ایک کافی مدت سے بیمار تھے خیال کیا کہ میں [illegible] بیماری میں مبتلا ہوں۔ لیکن [illegible] آپ نے [illegible] کے لئے درخواست دی اور طبی معائنہ [illegible] پیش ہوئے تو ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ تھی۔ کیونکہ ان سے کہا گیا کہ آپ بیمار نہیں ہیں آپ کو محض اس وجہ سے تکلیف ہے کہ آپ نے دانتوں کی احتیاط نہیں کی ایک اور افسر جو میرے دوست تھے ان کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ آج کل صفائی دندان اور دندان سازی کی طرف توجہ مبذول کی جا رہی ہے۔ اس سے اس حکم کی اہمیت واضح ہوتی ہے۔ جو صفائی دندان کے لئے نافذ کیا گیا تھا۔

ازیں قبیل حفظان صحت کے متعلق دیگر احکامات بھی از مصلحت نہیں۔ مثلاً ریش داری۔ بروت تراشی میں بھی حکمت ہے۔ نظام قدرت میں کوئی شے فضول یا لایعنی نہیں۔ ریش سے چہرہ و گلو کی حفاظت مقصود ہے۔ بروت منخرین کی پشت پناہ ہوتی ہے۔ ڈاکٹر آرتھر میکڈانلڈ آف واشنگٹن نے ریش و بروت تراشی کی رسم متداولہ پر بحث کرتے ہوئے ([illegible]) کی طبی دنیا میں تحریر کیا ہے۔ اگر موتراشی مقصود ہے۔ تو گلہری اور گنجشک کے پر و بال کیوں نہیں تراش دیے جاتے بروت قدرتی آئینہ مطرح النفس ہے۔ بال جو فک اسفل۔ فک اعلی اور نیز حلقوم پر پردہ کئے ہوئے ہیں۔ خصوصاً حلقوم اور فتحہ اعضائے لطیف عضلات کے محافظ ہوتے ہیں بروت میں کہ [illegible] رطوبت اور حمیت [illegible] کی قابلیت ہوتی ہے۔ ریش

سینہ سے برآمدہ نفس حارہ سے حرارت حاصل کرتی ہے - اور ما بعد در آمدہ باد سرد میں منتقل کرتی ہے - اگر کوئی شخص وجع الاسنان - سقوط اللہاۃ - سعال - زکام - احتراق - استسقا اور دیگر جملہ عوارض سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ریش بہترین چارۂ کار ہے - تغیر پذیر آب و ہوا میں ریش حرارت و برودت میں تعدیل کرتی ہے - ریش تراشی سے انسان تغیرات موسم سے بہت جلد اثر پذیر ہوتا ہے اور بیمار ہو جاتا ہے - سرد مقامات میں ریش نہایت کارآمد ہے - خصوصاً تحفظا نہ نقطۂ نگاہ سے - وسط گرما میں بھی اس کے فقدان سے بحت الصوت کا عارضہ لاحق ہو جاتا ہے - ہوا جوف انف یعنی ناک میں داخل ہونے سے پیشتر قریباً چہار دہ صد مختلف الاقسام اجزا کی حامل ہوتی ہے - بیرونی کلاں دروازے یعنی ریش و برودت جو ابتدا ہی میں غبار آلود اجزا کو دور کر دیتے - نظر انداز کر دیئے جاتے ہیں ۔"

پیغمبر اسلام صلعم نے نظریۂ جراثیم گویا پیشتر ہی قائم کر دیا تھا - ہیئت طبی کو اولیت کا شرف حاصل نہیں غالباً مسلمانوں کو برودت کا بدیں وجہ حکم دیا گیا تھا تاکہ منخرین کے ذریعہ جراثیم جسم میں نہ داخل ہو سکیں برودت کی مختصر تراش کے لئے اس لئے حکم دیا تاکہ بوقت آب نوشی غرق آب نہ ہو جائے اور جراثیم آسانی سے معدہ میں داخل نہ ہو سکیں -

بے ریش و برودت اصحاب کو ازیں قبیل خطرات لاحق ہیں - تاہم افسوس ہے کہ ریش و برودت کی صفائی کا داعیہ نہ صرف غیر مسلموں میں بلکہ مسلمانوں میں بھی یوماً فیوماً ترقی پذیر ہے - حالانکہ اسلام کی روایات - قدیمہ رسم و رواج اور مذہبی مواعیظ اس کے منافی ہیں - کیا توقع کی جا سکتی ہے کہ ڈاکٹر ہیکڈ انلڈ کی تحریر سے ان کے دماغ میں خیال کی رو پیدا ہو -

رسم ختنہ کے متعلق جو احکامات نبوی ہیں وہ بھی ایک خصوصی اہمیت رکھتے ہیں - اس ضمن میں ختنہ کے عنوان پر ڈاکٹر اکز نرایم ڈی نے اپنی تصنیف (Rational best life for man) میں جو کچھ لکھا ہے اس کا اقتباس قابل تحریر ہے -

" متواتر احتلام کا اصل سبب فم قضیب کا خول ہوتا ہے - کیونکہ اس کے اندر فاسد رقیق مواد جمع ہوتا رہتا ہے - جسمانی حالت اس کے اندفاع سے قاصر ہے - یہ رقیق مادہ نائزہ کے لطیف اجزا میں احتراق پیدا کر دیتا ہے - جس سے صحت انسانی زبوں ہوتی جاتی ہے - دریں حالات ختنہ منفعت رساں ثابت ہوتی ہے - حفظان صحت کی بنا پر دیگر اہم اسباب کی بنا پر عہد طفولیت میں ختنہ انسب ہے ۔"

یورپ میں حفظان صحت کے بانی مبانی مسلمان ہی تھے - سر تھامس اولیور ایک مشہور و معروف پزشک نے یہ تحریر کیا ہے "موسمی حالات کی رعایات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے مہذب ترین اقوام وہ ہیں جو زیادہ غسل کرتی ہیں" نظریہ ہذا مسیحی اساقفہ کے نظاری کے منافی ہے (Order of the ...) کے تحت میں سینٹ برناڈ رقمطراز ہے کہ فوجی افسران کو شاذ و نادر غسل کرنا چاہیئے - بالوں کی ہرگز آرائش نہیں کرنی چاہیئے -

ڈاکٹر ولیم ڈریپر رقمطراز ہے "معتدبہ ذاتی مفاد کے لئے ہم سرسانیوں کے شرمندۂ احسان ہیں مذہبی پاکبازی کے خیال سے باشندگان یورپ کی طرز پوشش ان کے قطعاً پسند خاطر نہ تھی کیونکہ اہل یورپ لباس تبدیل نہیں کرتے تھے - حتٰے کہ از خود کرم خوردگی یا فرسودگی کے باعث ریزہ ریزہ اور ان کے جسم سے علیحدہ ہوجاتا تھا - سراسانیوں نے ہمیں تبدیلی لباس کی تعلیم دی - وہ کتان اور روئی کے زیر جاموں کی اکثر شست و شو کیا کرتے تھے -"

گستاوڈ کرک کا بیان ہے کہ "چونکہ مسلمان گرم آب و ہوا سے آئے تھے ان کو عموماً غسل اور صفائی کی زیادہ ضرورت محسوس ہوئی - مسیحیان یورپ کی عادات اس قدر صفائی کی جانب میلان نہیں رکھتی تھیں - نتیجتاً انہوں نے مسلمانوں کی عادات اختیار کرلیں اور کثرت سے غسل کے عادی ہوگئے" لہٰذا موجودہ اہل مغرب کا میلان پاکبازی مطلقاً ہسپانوی سراسانیوں کا مرہون منت ہے - (حفظان صحت کے بعض اہم اصول تاحال مسیحیوں نے نظر انداز کئے ہوئے ہیں - دولیمز)

منظم خیرات اور سرمایہ داری

اسلامی مذہبی احکامات میں زکوٰۃ یا خیرات بھی شامل ہے - مذاہب دیگر نے بھی خیرات کا حکم صادر کیا ہے لیکن ان میں سے کسی مذہب نے اس کی تشریح نہیں کی - نہ انجیل اور نہ کسی دیگر الہامی کتاب میں اس کا صریح بیان ہے - قرآن کریم میں حکم ہے کہ ہر مسلمان کو سالانہ اپنی مقبوضات کا ڈھائی فیصدی حصہ خواہ نقد ہو خواہ از قسم زیور محتاجوں کو بطور زکوٰۃ ادا کرنا چاہیئے - وہ محتاج جن کی کوئی وجہ معاش نہ ہو وہ مقروض جو ادائیگی قرضہ کے ناقابل ہیں - وہ غلام جو آزاد ہونا چاہتے ہیں - مسافر اور اجنبی جن کے پاس زاد راہ نہیں زکوٰۃ کے مستحق ہیں - زکوٰۃ کے علاوہ ہر ایک بزرگ خاندان کو اختتام رمضان یعنی عید الفطر کے موقع پر فطرہ کی ادائیگی بھی ضروری ہے - جو خود اس کی ذات خاص اور متوسلین کی طرف سے خیرات

تسلیم کی جاتی ہے۔

اسلام سرمایہ داری کا حامی نہیں۔ انفرادی زر اندوزی کو مانع ہے۔ دنیاوی حالات کی تعدیل میں اسلام نے کافی حصہ لیا ہے۔ احکامات زکوٰۃ و فطرہ کے علاوہ تقسیم زر کے نئے دیگر مساویانہ ذرائع اختیار کئے گئے اسلام میں قانون وراثت اولاً بعد اخری نہیں۔ اسلامی قانون وراثت کی رو سے متوفی کی جائداد، اس کی بیوہ فرزندوں اور دختروں میں علے التناسب تقسیم کی جاتی ہے۔ فرزندوں کو دختروں سے دوگنا حصہ دیا جاتا ہے۔ عمر یا اولیت کے لحاظ سے کسی خاص رکن کو ترجیح نہیں دیجاتی۔

اسلام میں ربا یا ممنوع ہے۔ مقروض پر محض اصل زر کی بازدہی واجب ہے۔ کسی کی ذاتی حاجتمندی سے استفادہ سخت ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ جملہ مذاہب میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس نے سرمایہ داری کے عیوب کی تقلیل کے ذرائع تجویز کئے۔

پیغمبر اسلام صلعم نے اپنے متبعین کو ذاتی مثال۔ موعظت۔ توقیر عمل سے متاثر کیا۔ جب مدینہ منورہ میں ایک مسجد کی تعمیر شروع تھی۔ آپ نے ایک جفاکش معمولی مزدور کی طرح کام کیا۔ سر مبارک پر اینٹوں کا بوجھ لادا۔ ایک دفعہ ایک معزز شخص نے جو تلاش روزگار سے عاجز آچکا تھا آپ سے دریافت کیا کہ میں اپنے خاندان کی شکم پروری کے لئے کیا ذریعہ اختیار کروں۔ آپ نے فرمایا کہ تیشہ لو اور قریبی جنگل سے ہیزم سوختنی فراہم کرو اور فروخت کرو۔ چنانچہ مسلمان کو کسی نیک کام سے خواہ وہ جماعت کی نظر میں ذلیل ہی کیوں نہ ہو پرہیز نہیں کرنا چاہئے۔ جب کوئی گدا آپ کے دروازے پر آتا اور آپ کے پاس اس وقت نقدی یا از قسم طعام نہ ہوتا۔ آپ اس سے فرماتے کہ ذرا انتظار کرو۔ اس اثنا میں آپ کسی اور خوشحال ہمسایہ کے پاس جاتے (اکثر یہودی یا نصرانی ہوتے تھے)، اور محنت مزدوری کرتے۔ محنت سے فارغ ہوکر گھر آتے۔ مزدوری کو اپنے اہل و عیال اور دریوزہ گر کے درمیان برابر برابر تقسیم کر دیتے۔

پابندی وقت اور انضباط

بے اعتدال اور مے نوش اہل عرب کو نہ وقت کی قدر و منزلت کا خیال تھا۔ اور نہ منظم جماعت کے لئے انضباط کو ضروری خیال کرتے تھے۔ پیغمبر اسلام صلعم کو ابتدا ہی سے اس امر کا احساس ہوگیا تھا۔ کہ عربوں کی تنظیم اس صورت میں ممکن ہوسکتی ہے جبکہ وہ ایک ضابطہ کے ماتحت ہوں۔ اشاعت اسلام میں آپ نے پابندی اوقات اور انضباط کے متعلق احکامات نہیں شامل کئے تھے۔ آپ نے مذہبی

فرائض کی سرانجام دہی کے لئے اوقات مقرر کئے۔ خصوصاً پنجوقتہ نماز کے لئے۔ اس کا مقصد صرف
مسلمانوں کو پابندی اوقات سے باخبر کرنا تھا۔ یہ نہیں کہ چند لمحات ماقبل یا مابعد اگر نماز ادا کی جائے تو
حق تعالیٰ قبول نہیں فرمائے گا۔ بلکہ خاص اوقات کی قید سے مراد یہ تھی کہ مسلمانوں کو پابندی وقت کا
پنجوقتہ احساس ہو اور وہ ہر کام میں اس کا لحاظ رکھیں۔ نہایت افسوس کا مقام ہے کہ آج مسلمان
حکم الٰہی کی حقیقت کو فراموش کر چکے ہیں۔ آج مسلمانوں کی ناپابندی وقت ایک ضرب المثل بن گئی ہے

پیغمبر اسلام صلعم نے انضباط کی اہمیت پر کافی زور دیا۔ اور دنیا کو صلح اور جنگ میں بلکہ جملہ معاملات
میں یہ نہایت مقدم ہے۔ نماز باجماعت میں اس کا عملی طور پر غیر محسوس مظاہرہ ہوتا ہے۔ نظام و انضباط کا
رنگ ہر صف میں جھلکتا نظر آتا ہے۔ رہنما (امام) کے احکام کی متابعت کس قدر عجلت سے کی جاتی ہے
آپ نے اپنی امت کو حکم دیا کہ وہ اس شخص کی فرمانبرداری کریں جسکو رہنما یا امام کی حیثیت سے منتخب کیا جائے
ایک اعلیٰ نژاد یورپین نے جب ایک ایسی جماعت کا امام کی اقتداء میں قیام و قعود رکوع و سجود کرتے نظارہ
کیا۔ بے ساختہ کہا کہ میں نے ایسا حیرت انگیز منظر کسی ملک میں نہیں دیکھا۔

کتخدائی

رہبانیت جسکی مسیحی کلیسا حامی ہے۔ بنی نوع انسان کے لئے بجائے برکت کے لعنت ثابت ہوئی۔
ازدواجی زندگی کی برکات سے متاثر ہوکر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اس حقیقت کا انکشاف ہوگیا کہ شادی
انسانی بہبود کے لئے مقدمات سے ہے۔ چنانچہ آپؐ نے زناشوئی اور عیالداری کو جماعتی تنظیم کی بنیاد قرار دیا۔ ترک
دنیا کی مزاحمت کی۔ پرورش اہل وعیال اور تربیت اطفال انسانی فرائض میں داخل کئے گئے۔ فرزند کی اطاعت
گزاری شوہر کی فرض شناسی۔ والدین کی شفقت محاسن شمار کئے گئے۔ نیکوکارانہ دنیاوی زندگی اور خدمت خلق
انسان کا اولین فرض قرار دیا گیا۔ یعنی عبادت خداوندی کے بعد۔ چنانچہ اسلام نے اس طرح دنیاوی زندگی کے
ہر پہلو کی تقدیس کی اور یہ امر اس کی امتیازی خصوصیات پر دال ہے۔

یہ امور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وضع کردہ چند عمرانی اصلاحات ہیں۔ ان کے عالمگیر مفاد پر مزید خامہ فرسائی
بے سود ہے۔ اسلام نے انسانی مساوات۔ مرتبہ نسواں۔ آزادی غلامان۔ انسداد مےخواری و حرامکاری۔ حمایت خیرات
مخالفت ربا۔ ناداروں کی محنت سے استفادہ کی مذمت۔ توقیر عمل۔ انضباط و پابندی وقت۔ شادی کی فضیلت
اور تجرد کی تردید ایسے کارنامے پیش کئے۔ اگر یہ اصلاحات جو اسلام کی بدولت عمل میں آئیں نہ ہوتیں۔ انسانی

ترقی کا خواب بھی نظر نہ آتا۔ نسل انسانی کی حالت دگرگوں ہو جاتی۔ اس لئے تمام عالم کے سر پر رسول کریم صلعم کے احسانات کا ایک بار عظیم ہے۔ آپ کو صحیح معنے میں عمرانی مصلح اعظم کے لقب سے یاد کیا جاسکتا ہے۔

قربانی کی سالانہ تقریب

اس کا حقیقی پیغام اور اصل سپرٹ

(جناب سید ایم ایچ زیدی کے قلم سے)

کتب مقدسہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ ہابیل اور قابیل پہلے دو آدمی ہوئے ہیں جنہوں نے قربانی کی اور ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ قربانی ہر مذہب کا ایک باقاعدہ طریق عمل ہے۔ اغلباً یہ طریق عمل مذہب کے ساتھ ہی پیدا ہوا۔ اس لئے قربانی کا آغاز اگر نسل انسانی کی پیدائش کے وقت سے نہیں ہوا تو کم از کم اس زمانہ سے ہے جب سے مذہب دنیا میں آیا۔

تمام قدیم اقوام بد روحوں کی ظالمانہ تدابیر کو غیر موثر کرنے یا اللہ تعالیٰ سے شرف مکالمہ حاصل کرنے کے لئے خونیں اور غیر خونیں قربانیاں دیتی تھیں۔ ویدوں کے زمانہ میں ہندوستان کے لوگ بہت سے دیوی دیوتاؤں بالخصوص اگنی اور سوما کے سامنے قربانی کی روٹیاں - دودھ کے گھڑے - بکرے اور گھوڑے نذر کرتے تھے۔ قدیم ایرانی ارمن اور شیطانوں کے غصہ سے محفوظ رہنے کے لئے دعائیں کرتے اور قربانی کی روٹیاں پیش کرتے تھے۔ قدیم یونانی مٹھائیاں اور شربت، شرابیں اور پھل اور قربانی کی روٹیاں اور شہد کے کیک نذر کرتے تھے۔ رومی لوگ بھیڑیں - سور اور بیل قربان کرتے تھے۔ چین میں ہر سال قربانی ہوتی ہے۔ اور شہنشاہ چین ملک اور مذہب کا سردار ہونے کی وجہ سے شوربا - گوشت اور سبزیاں آسمان کی نذر کرتا ہے۔

مصریوں کے ہاں علیٰ درجہ کا امامت کا سلسلہ اور ویسا ہی وسیع قربانی کا طریق رائج تھا۔ سامیوں کے دیوتاؤں کو بھی خوشبودار تندرو نیاز اور قربانی کے جانوروں سے خوش کیا جاتا تھا۔ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت یعقوبؑ اور حضرت موسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام جیسے پیغمبران الٰہی کے پیروؤں میں ستھری قسم کے جانوروں کی قربانی مذہبی احکام میں خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اور حضرت مسیحؑ ایسے پیغمبر نے صلیب

کے درخت پر خونی قربانی دی - سب کے آخر میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہیں - اور مذہبی مراسم اور عبادات کے اس سلسلہ میں ان کا قیام بھی زیادہ دور نہیں - قربانی کی رسم ہر سال انتہائی جوش اور نظم کے ساتھ ادا کی جاتی ہے -

عیدالاضحیٰ یا بقرعید دسویں ذی الحجہ کو منائی جاتی ہے جو اسلامی کیلنڈر کا آخری مہینہ ہے - یہ اسلام سے پہلے کی رسم ہے - عرب کے بت پرست ہر سال اس موسم میں مکہ کا حج کیا کرتے تھے اور اس سالانہ اجتماع کا آخری کام جانوروں کی قربانی تھا - اس رسم کو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف حاجیوں کے لئے ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کے لئے قربانی کے دن یا ایک عظیم الشان تہوار کے طور پر قایم رکھا -

مسلمانوں کے اس تہوار کا سرچشمہ مسیحیت اور یہودیت دونوں ہیں وہ اس دن کو فرعون کے ہاتھ سے حضرت موسیٰ اور بنی اسرائیل کی آزادی کی یاد منایا کرتے تھے -

حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی

وہ خاص واقعہ جس سے یہ تہوار پیدا ہوا - اس طرح بیان کیا گیا ہے - جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کعبہ کی بنیاد رکھی تو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس کے لئے دعوت تیار کی جائے - ابراہیمؑ نے خدا سے دریافت کیا کہ اس قابل یادگار دن کونسی چیز وہ چاہتا ہے - خدا نے کہا کہ "اپنا بیٹا اسمٰعیل قربان کرو" خدا کی مرضی پر ابراہیمؑ اپنے بیٹے اسمٰعیلؑ کو (نہ کہ اسحٰق کو جیسا کہ بعض کتب مقدسہ میں لکھا ہے) کعبہ میں قربان کرنے کے لئے لے گیا - اور اسے لٹا کر کئی غیر موثر ضربات چھری کے ساتھ اس کے گلے پر ماریں - جس پر اسمٰعیلؑ نے کہا چونکہ آپ کی آنکھیں کھلی ہیں اس لئے یہ افسوسناک اور قابل رحم بات ہے کہ چھری آپ سے نہیں چلتی - یہ بہتر ہوگا کہ آپ اپنی پگڑی کے سرے سے اپنی آنکھوں کو باندھ لیں - اور پھر مجھے قربان کریں" ابراہیم علیہ السلام نے اسی طرح کیا جیسے بیٹے نے کہا تھا اور بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر انہوں نے اپنے بیٹے کی گردن پر چھری چلادی - اسی اثنا میں جبرئیلؑ نے ایک چوڑی دُم والی بھیڑ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی جگہ لٹا دی - اور حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آنکھیں کھولیں تو یہ دیکھ کر انہیں بہت حیرانی ہوئی کہ بھیڑ ذبح ہوگئی اور ان کا بیٹا اسمٰعیلؑ ان کے پیچھے کھڑا ہے -

قربانی کی اسلامی تقریب قرآن کریم کے حکم کی بنا پر قایم کی گئی ہے - جو سورت ابراہیم - آیات ۳۴ و ۳۵ میں ہے - پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقریب کو مذہبی رسوم سے مقدس بنا دیا - اور قواعد کے ذریعہ سے اس کی فرضیت واجب کی ہے - نہ صرف اس غرض سے کہ آپ کے پیرؤوں کو امن کا وقت اور تہوار کا موسم

گزارنے کا موقعہ مل جائے بلکہ تجارتی مفاد بھی انہیں حاصل ہوسکیں۔ یہ مذہبی مقاصد میں سیاسی نقطۂ نظر آپ کے پیش نظر تھا۔ آپ کی خواہش تھی کہ مکہ تمام مسلمانوں کے لئے اتفاق واتحاد کا مرکز بن جائے۔ اور کہ وہ وہاں رہ کر اپنے اپنے ممالک کے سونے اور پیداوار کا تبادلہ عرب کی مقدس اشیا کے ساتھ کرسکیں۔ وہ بڑے بڑے کارواں جو ہر سال ایران۔ دمشق۔ مراکو۔ اور قاہرہ سے سفر کرتے ہیں مکہ میں آتے ہیں اور حج کے ایام میں اس شہر اور جدہ میں جو اس کا بندرگاہ ہے۔ بہت بڑی تجارت ہوتی ہے۔"

قرآن کریم کے ارشادات کے مطابق ہر آزاد مسلمان کے لئے اپنی توفیق اور حالات کے مطابق اس موقعہ پر کم از کم ایک جانور قربان کرنا ضروری ہے۔ اگر وہ اکیلا قربانی کا جانور نہیں خرید سکتا تو اسے اختیار ہے کہ دوسروں کے ساتھ حصہ دار بن جائے۔ بعض لوگ اونٹ کی قربانی دیتے ہیں۔ بعض بھیڑیں۔ بکرے۔ دنبے اور بیلے لیکن قربانی کے لئے جو جانور چنا جائے ضروری ہے کہ وہ پوری عمر کا ہو۔ اور کسی قسم کا نقص اس میں نہ ہو۔ وہ کانا یا لنگڑا یا کسی اور وجہ سے عیب دار نہ ہونا چاہئے۔ جانوروں کو اس جگہ پر لیجایا جاتا ہے جو اس غرض کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ انہیں قبلہ رخ لٹایا جاتا ہے۔ اور اس موقعہ کے لئے جو دعا مقرر ہے وہ پڑھی جاتی ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر درود اور سلام بھیجا جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ سے قربانی کی قبولیت کی التجا کی جاتی ہے۔ اور اس کے بعد کوئی شخص بسم اللہ اللہ اکبر پڑھتے ہوئے جانور کی گردن پر تیز چھری پھیر دیتا ہے۔ جانور کو ذبح کرنے سے پہلے یہ دیکھ لیا جاتا ہے کہ وہ بھوکا یا پیاسا نہیں۔

یہ تہوار عملاً تین دن تک رہتا ہے۔ اور تمام جماعتوں اور سب خیالات وطبقات کے لوگ عید الفطر کی طرح جو ماہ رمضان کے بعد آتی ہے۔ بڑے جوش وخروش سے اسے مناتے ہیں۔ یہ تہوار بھی مسلمانوں میں ایک نہایت خوشی کا دن ہے۔ اور خوشی منانے کا موسم سمجھا جاتا ہے لیکن ایک زاہد و پارسا انسان کے نزدیک یہ صرف اللہ تعالیٰ کے حضور شکرگزاری کے لئے ہے۔

ہر مسلمان امیر ہو یا غریب اپنے ہموم وغموم کو اس دن یکطرف کرکے نہایت اچھی شکل وصورت بناتا اور عمدہ لباس پہنتا ہے۔ یا کم از کم جوتیوں کا ایک نیا جوڑہ ہی پہن لیتا اور اپنے دوستوں اور رشتہ داروں کے ساتھ غریب ہوں یا امیر کھلے دل سے اور باہیں پھیلا کر بغلگیر ہوتا ہے۔

ہر شخص اس دن اپنے بڑے سے کچھ نہ کچھ تحفہ تحائف کا امیدوار ہوتا ہے۔ ایک ساٹھ سالہ عمر کا بیٹا بھی اپنے بوڑھے باپ سے کسی عمدہ تحفہ کی توقع رکھتا ہے۔ نوکر اپنے آقا سے بخشش کا متوقع ہوتا ہے۔ اور ایک گداگر

ہر رہگذر کو بلا بلا کر اسی عید کے نام پر خیرات طلب کرتا ہے۔ اور جب اس کی جمع کردہ [illegible] ایک پیسہ اور ڈالا جاتا ہے۔ تو کبھی اس کا چہرہ اتنا خوش نہیں ہوتا جتنا اس دن ہوتا ہے۔ اور کبھی وہ [illegible] لئے خدا سے برکات کی دعا اس خلوص و محبت سے نہیں کرتا جتنا اس دن کرتا ہے۔ خیرات کرنے والا اور لینے والا دونوں اپنے اپنے افعال پر یکساں طور پر خوش ہوتے ہیں۔ خواتین کے اجتماع جو اس دن ہوتے ہیں ان میں بھی وہ تمام خوشی اور مسرت کی چیزیں موجود ہوتی ہیں جو گھروں کی چار دیواری میں میسر آسکتی ہیں۔ وہ دن کا بڑا حصہ بند گاڑیوں میں سہیلیوں اور رشتہ داروں کے ہاں جانے یا اپنے ہاں ان کا استقبال کرنے میں بسر کرتی ہیں۔ وہ اپنا بہترین زیور اور نہایت اعلیٰ درجہ کا جامہ پہن کر اس دن کو اس طریق سے مناتی ہیں جیسا کہ اس کا حق ہے۔ زنانہ جگہیں خوشی و مسرت کے گیتوں اور بعض اوقات بلند آواز باجوں اور سہیلیوں اور رشتہ داروں کے پرمسرت اجتماعات سے گونج اٹھتی ہیں اور تمام دن بڑی سرگرمی اور خوشی و مسرت میں گزرتا ہے سب سے بڑھ کر اس دن نبی عرب صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ عظیم الشان پیغام جو محبت و اتحاد کی جڑ ہے۔ اور جس میں بتایا گیا ہے کہ مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ عمل میں لا کر دکھایا جاتا ہے۔ مسجد یا میدان میں جہاں مسلمان جمع ہو کر نماز پڑھتے ہیں۔ جس جگہ آپ چاہیں اسلامی اخوت اور برادرانہ محبت کی سپرٹ پورے جذبہ و کشش کے ساتھ آپ کو نظر آئے گی

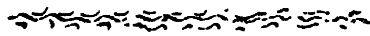
ایک مسلمان خواہ وہ شہزادہ ہو یا دہقان۔ شمالی ہندوستان کا نواب ہو یا بمبئی اور کلکتہ کا تاجر۔ جاوا جیسے دور دراز ملک کا رہنے والا ہو یا چین کا بادشاہ ہو یا بغداد کی گلیوں کا گداگر۔ ایران کا ہوشیار قہوہ فروش ہو یا ترکی کا ٹوپیوں کا تاجر۔ ماورائے سرحد کا ہینگ بیچنے والا ہو یا کابل کا سودی روپیہ دینے والا۔ قاہرہ یا قسطنطنیہ کا کوئی آفندی ہو یا یورپ کا کوئی پھرتیلا نوجوان۔ چین کا کوئی حلیم مزاج افیمی ہو یا جاپان کے دیا سلائی کے کارخانے کا کوئی کلرک۔ ابی سینیا کا سیاہ رنگ حبشی ہو یا مغرب کا وہ سفید رنگ انسان جو شمالی یورپ کے بے رنگ اور خون نہ رکھنے والے انسان کا مثنیٰ ہو۔ عرب کا کوئی سردار ہو یا کوئی ناچنے والا درویش۔ کوئی مسند نشین شیخ ہو یا مظلوم سید۔ سب کے سب اسلام کے جھنڈے کے نیچے مساوات کا ایک نمونہ نظارہ پیش کرتے ہیں نہ تو ان میں سے کوئی دوسرے سے بڑھ کر ہے نہ کمتر۔ اللہ تعالیٰ کی نظر میں سب کے سب برابر ہیں۔ یہ اسلامی تعلیمات کا حقیقی پیغام اور اس کی اصل سپرٹ ہے۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ مسلمان خواتین کو اس زمانہ میں ان اجتماعی فوائد سے محروم کر دیا گیا ہے جو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دیر تک انہیں حاصل رہے۔ ورنہ ملکی اور مذہبی قانون کی رو سے انہیں مردوں

کے ساتھ نمازوں میں شمولیت اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفا کے خطبات سننے کی اجازت تھی۔

ہندوستان میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی غلط تعبیر کی وجہ سے اس تہوار کی حقیقی سپرٹ باقی نہیں رہتی۔ عورتوں کو گھروں کی چار دیواری میں قید رکھنا ان کی عصمت اور عزت و توقیر کا نشان سمجھا جاتا ہے۔ اور اس تہوار کو بقر عید (گائیں ذبح کرنے کا تہوار) کا نام دیا گیا ہے۔ تاکہ ہندوؤں اور مسلمانوں میں فرقہ وارانہ عناد کی آگ کو بھڑکایا جائے۔ کاش حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے پیرو قرآنی احکام کی حقیقی سپرٹ کو سمجھتے اور ان کی ایسی تعبیر کرتے جو تعصب و عناد اور مذہبی دیوانگی کے جذبات سے آزاد ہو۔

قرآن کریم فرماتا ہے لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقوی منکم۔ اللہ تعالےٰ کو نہ اس کا گوشت پہنچتا ہے اور نہ خون بلکہ اللہ کو تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ اگر مسلمان اپنی تقریبات کو اس قرآنی ارشاد کے مطابق کرلیں تو دونوں اقوام کے مابین ہر سال جو مصیبت اور کشیدگی پیدا ہوتی ہے وہ اگر بالکل دور نہ ہو تو بھی بہت حد تک کم ہو جائے۔



تاریخ کا ایک شاندار واقعہ

(از جناب حسن محی الدین صاحب عباسی)

اس ناخوشگوار حقیقت سے دامن چھڑانے کا کوئی رستہ نظر نہیں آتا کہ اس ملک کی دو بڑی قوموں کے باہمی تعلقات زمانہ حال میں اس قدر کشیدہ ہو گئے ہیں کہ ہر سال بقر عید کے عظیم الشان تہوار پر جو عربی کلنڈر کے آخری مہینہ ذی الحجہ کی دسویں تاریخ کو ہوتا ہے۔ اور اس سال یہ تاریخ ۵ مارچ ۱۹۳۸ء[1] کو ہوگی۔ اس وسیع نگہبانی اور پاسبانی کے باوجود جو ملک بھر میں پبلک اور پولیس کی طرف سے ہوتی ہے۔ فرقہ وارانہ فسادات کے ہولناک واقعات سے اس کی بدشگنی کی جاتی ہے۔ اور لازماً کسی نہ کسی جگہ کوئی نہ کوئی ایسا واقعہ اس عید کو ماتم کا دن بنا دیتا ہے۔ یہ خوفناک صورت حالات ملک کی پہلے درجہ کی بدقسمتی کا نشان ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تمام اسلامی دنیا عید قرباں کی تقریب مناتی ہے۔ لیکن اسے صرف مسلمانوں ہی کا تہوار نہ سمجھنا چاہئے۔ اس تقریب کے منانے کی

[1] امسال ۴ مارچ کو ہوئی۔ ایڈیٹر

اصل غرض ایک ایسے واقعہ کی یاد کو تازہ کرنا ہے۔ جو ایک خاص قوم کی نسلی دلچسپی کے علاوہ تاریخ میں ایک ناقابل برداشت اعتقاد سے قلب انسانی کی آزادی کو نمایاں نشان ہے۔ وہ ایک ایسی قابل عزت شخصیت کی زندگی اور اس کے کارناموں سے تعلق رکھتا ہے جن کو تین بڑے بڑے مذاہب یہودیت۔ نصرانیت اور اسلام یکساں عزت و قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں۔

قصہ یوں بیان کیا جاتا ہے کہ قدیم ایام میں گناہ کے کفارہ اور دیوتاؤں کے سخت ترین غصہ کو ٹھنڈا کرنے کے لئے جو لوگ اپنے اوپر ہر قسم کے سخت سے سخت سزا اور تکلیف جو سمجھ میں آسکے وارد کر لیتے تھے۔ یہ تکلیف بڑھتے بڑھتے انسانی قربانی کی حد تک پہنچ گئی۔ جوشیلے پرستار اپنے جوش میں دیوتاؤں کے آگے انسانوں اور بعض وقت اپنے اعزہ و اقرباء کو ذبح کر دیتے تھے۔

یہ قابل نفرت فعل کسی خاص جماعت یا زمانہ کے ساتھ مخصوص نہ تھا۔ قریباً تمام دنیا اس عذاب الیم کے درد و کرب میں مبتلا تھی۔ بطور مثال افریقی لوگ ایک عرصہ در دیوتا پر اپنے ایمان و یقین کا اظہار اس طریق سے کرتے تھے۔ کہ اپنے سب سے زیادہ خوبصورت انسان کو اس کے آگے قربان کر دیتے تھے۔ بابلی لوگ نہایت شاندار تہذیب اور کلچر کے ہوتے ہوئے بوقت ضرورت پیش تیدیوں کو تلوار کے گھاٹ اتارتے تھے۔

مغربی کاسنا میں ایک بادشاہ کی ۔۔۔ وزیر اور بہت ۔۔۔ کرا دیا گیا۔ تاکہ وہ فوت شدہ بادشاہ کے جلوس میں رہ سکیں۔ چینی لوگ اپنے بادشاہ کے جلوس کے بازاروں سے گزرنے کا اعلان کرنے کے لئے کسی غریب کا سر علم پر لئے پھرتے تھے۔

وسطی امریکہ میں انسانی قربانی بہت مرغوب تھی۔ قدیم بطاوی اپنے ۔۔۔ کو خوش کرنے کے لئے مردوں۔ عورتوں اور بچوں کو موت کے گھاٹ اتارا کرتے تھے۔ یہاں اس ملک میں بھی ہندوستانی اس رسم کے بہت دلدادہ تھے۔

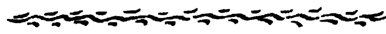
ہندوستان کے وہ مندر جو کالی دیوی کے لئے مخصوص تھے انسانی قربانیوں کے مناظر پیش کرتے تھے۔ قدیم جے پور میں امبر کے محلات میں ابھی مندر دینے کی وہ جگہ محفوظ ہے۔ جو خونریزی کی رسم کے لئے مخصوص تھی اور اب وہاں حیوانی قربانیاں دی جاتی ہیں۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام، جیسا جدالانبیاء غالباً سب سے پہلا انسان تھا۔ جو اس ہولناک طریق عمل کے مفہوم سے پوری طرح واقفیت رکھتا اور نسل انسانی کو اس سے آزاد کرنے کی ضرورت محسوس کرتا تھا

ایک شب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ایک خواب دیکھا کہ اللہ تعالیٰ ان سے اپنے اکلوتے بیٹے کی قربانی چاہتا ہے۔ اس بارہ میں یہودی۔ نصرانی اور اسلامی روایات متفق ہیں۔ ہاں لڑکے کے تعین کے متعلق ان میں اختلاف ہے۔ اول الذکر دونوں مذاہب اس سے حضرت اسحٰق مراد لیتے ہیں اور اسلامی روایات کی رو سے حضرت اسمٰعیل کو اس کا مصداق قرار دیا جاتا ہے۔ تاہم خواب کے دیکھنے میں کوئی شبہ نہیں۔ جس کو باپ نے اپنے پیارے بچے کے سامنے بیان کیا۔ جس نے خدائی احکام کے سامنے فوراً نہایت خوشی کے ساتھ سر تسلیم خم کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انسانی قربانی کو بے معنی ثابت کرنے کے لئے معجزانہ طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھ سے آپ کے بیٹے کے بجائے بکرا ذبح کرا دیا۔ یہ واقعہ اس زمانہ کے ان وحشی انسانوں کے لئے سبق آموز ہے جو انسانوں کو ذبح کرنا پسند کرتی ہیں۔

اگر مسلمان تمام دنیا میں حیوانی قربانیاں کرتے ہیں تو یہ صرف اس بکرے کی قربانی کی یاد تازہ کرنے کے لئے ہے۔ جو حضرت ابراہیمؑ نے اپنے بیٹے کے بجائے کی۔ اور جو اس ظلم سے جو اس زمانہ انسانی قربانی کے رنگ میں عام طور پر کیا جاتا تھا۔ نسل انسانی کی آزادی کا مترادف سمجھا گیا۔ اگر مسلمان دنیا کے تمام گوشوں سے مکہ معظمہ کی مقدس سرزمین جمع ہوتے ہیں تو یہ اس عظیم الشان جدالانبیا کی عزت وعظمت کو قایم کرنے کے لئے ہے۔ جو حضرت موسےٰ حضرت عیسےٰ اور حضرت محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کا مشترک باپ تھا۔ فی الحقیقت کعبہ کی تاریخ کا پتہ اس وقت سے چلتا ہے جب اس ابوالاقوام نے اس کی بنیادوں کو اٹھایا۔ اس لحاظ سے حج کا تعلق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ ہے۔

مسلمان جب کوئی بکرا۔ یا دنبہ۔ یا بیل۔ یا گائے۔ یا اونٹ ذبح کرتے ہیں تو اس سے ہرگز یہ مراد نہیں ہوتی کہ اس سے دوسری اقوام کے جذبات کو کوئی ٹھیس لگائی جائے۔ بلکہ وہ صرف اس اعلےٰ نصب العین کی یاد کو تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جو آج سے ہزارہا سال پہلے دنیا کے سامنے پیش کیا گیا۔



گزارش

جن احباب کا سالانہ چندہ ماہ مئی و جون میں ختم ہوتا ہے وہ براہ کرم آئندہ سال کا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیجکر شکریہ کا موقع دیں۔ اس طرح وہ بھی وی پی کے خرچہ سے محفوظ رہینگے اور دفتر کو بھی سہولت رہے گی۔

(مینجر)

اسلام کیا ہے؟

ذیل میں اسلام کی تعلیمات کا مختصر سا خاکہ پیش کیا جاتا ہے جو **ووکنگ مسلم مشن انگلستان** کے تبلیغی مرکز سے تحریر و تقریر کے ذریعہ انگلستان، مغربی ممالک اور امریکہ میں پھیلائی جاتی ہیں۔ ووکنگ مشن کی تبلیغ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ تک محدود ہے اور یہ وہ مشترکہ اسلامی تعلیم ہے جس پر جمہور اہل اسلام کا اتفاق و ایمان ہے۔

اسلام سلامتی اور امن کا علمبردار ہے اسلام کے لفظی معنے ہیں (۱) سلامتی اور امن (۲) وہ طریق جس کی بدولت سلامتی اور امن حاصل ہو سکتی ہے (۳) اطاعت کیونکہ دوسروں کی اطاعت امن قائم کرنے کا آسان ترین راستہ ہے۔ اصطلاحی معنوں میں [illegible] عبارت ہے اسلام کے معنے اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت ہیں۔

مذہب کا مقصد اسلام اپنے پیروؤں کو ایسا کامل دستور العمل پیش کرتا ہے جس کی بدولت انسان کی مخفی قوتیں بیدار ہو کر نیکیوں کی صورت میں ظاہر ہو سکتی ہیں اور اس طرح وہ پورا انسان بن کر ترقی کر سکتا ہے۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم جنہیں عام طور پر پیغمبر اسلام کہا جاتا ہے ربانی ہدایت کے آخری پیغمبر ہیں۔ یعنی اسلام کے پیرو ان تمام نبیوں [illegible] حضرت آدم [illegible] ہدایت کے لئے [illegible] روحانی بندوں [illegible] سب کا بزرگ تسلیم کرتے ہیں۔

قرآن مجید مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید ہے۔ مسلمان اس مقدس کتاب کو الہامی یقین کرتے ہیں اور پہلی ماسبقہ کتب آسمانی [illegible] اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید [illegible] کتب ماسبقہ کی صداقتیں موجود ہیں۔

عقائد اسلام ایمان کے سات جزو ہیں (۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان (۲) ملائکہ پر ایمان (۳) الہامی کتب پر ایمان (۴) رسولوں پر ایمان (۵) یوم آخرت پر ایمان (۶) تقدیر خیر و شر پر ایمان (۷) حیات بعد الموت پر ایمان۔ اسلامی تعلیمات کی رو سے حیات بعد الموت [illegible] زندگی کا وہ سلسلہ ہے جس میں انسان کی مخفی قوتیں [illegible] یہ زندگی وہ ترقی کی زندگی ہوگی [illegible] ترقی کے لئے اپنے آپ کو تیار کرتے ہیں وہ جنت میں داخل ہوں گے [illegible] تمام نقائص سے پاک کرنے [illegible] حقیقی زندگی [illegible] موت کے بعد کی حالت اس دنیا میں روحانی حالت کا عکس ہوگی۔

یہاں سے یہ سمجھ لینا چاہئے کہ بعض لوگوں نے غلط فہمی کی بناء پر قسمت یا تقدیر کے [illegible] مسلمان قسمت کے قائل ہیں [illegible] تقدیر [illegible] اندازہ [illegible] حالات [illegible] کا غلط استعمال [illegible] بنا دیا گیا ہے۔

ارکان اسلام اسلام کے ارکان پانچ ہیں (۱) خدا کی وحدانیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا اقرار (۲) نماز (۳) روزہ (۴) زکوٰۃ (۵) حج بیت اللہ۔

صفات باری تعالیٰ مسلمان ایک خدا کی عبادت کرتے ہیں جو قادر مطلق، عالم الغیب، عادل، رب العالمین، رفیق، ہادی اور [illegible] ہے۔ [illegible] کوئی اس کی مانند نہیں۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس نے کوئی بیٹا یا بیٹی جنی۔ اس کی ذات قابل تقسیم نہیں۔ وہ زمین و آسمان کا نور ہے، رحمن اور رحیم ہے۔ اعلیٰ اور اکبر ہے۔ جمیل اور قیوم ہے [illegible]

ایمان اور عمل
ایمان بغیر عمل کے مُردہ ہے۔ ایمان بطورِ خود کافی نہیں جب تک اس کے ساتھ عمل شامل نہ ہو۔ مسلمان یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ دنیا اور آخرت میں اپنے اعمال کے جوابدہ ہونگے۔ ہر شخص اپنے افعال کا خود ہی ذمہ وار ہے۔ دوسرا آدمی کسی کے گناہوں کا کفارہ نہیں ہو سکتا۔

اسلامی اخلاق
آنحضرت صلعم کا ارشاد ہے کہ اپنے آپ کو صفات الٰہیہ سے متصف کرو۔ خدا انسان کیلئے بطور نمونہ ہے۔ اور اس کی صفات اسلامی ضابطہ خلق کی بنیاد ہیں۔ اسلام کی رُو سے نیکی یہ ہے کہ انسان کی زندگی خدا کی صفات کے رنگ میں رنگی ہوئی ہو۔ اس کے خلاف عمل کرنا ہی گناہ کہلاتا ہے۔

انسانی استعداد ازروئے اسلام
مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ انسان ذاتی طور پر گناہوں سے پاک ہے۔ اور اس کی تخلیق بہترین ہے۔ [illegible] ترقی کی صلاحیت رکھتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ فرشتوں سے بالاتر [illegible] کائنات۔

اسلام میں عورتوں کا مرتبہ
[illegible] دونوں کی پیدائش ایک ہی جوہر سے ہوئی ہے۔ دونوں میں ایک ہی [illegible] روحانی [illegible] ترقی کے لئے یکساں قوتیں عنایت کی گئی ہیں۔ [illegible] پر یکساں فرائض عاید کرتا ہے۔

مساوات انسانی اور اخوت اسلامی
اسلام خدا کی توحید اور انسانی مساوات کا علمبردار ہے۔ نسل دولت اور خاندانی اعزاز سب [illegible] چیزیں ہیں۔ نیکی اور خدمت انسان ہی اصل خوبی کی باتیں ہیں۔ اسلام میں رنگ اور نسل و [illegible] امتیازات مطلق پیدا نہیں ہوتے۔ تمام بنی نوع آدم ایک خاندان ہے۔ اور اسلام نے [illegible] کورے دونوں کو ایک کر دیا ہے۔

ذاتی غور و فکر
اسلام ذاتی غور و فکر کا حامی ہے۔ اور اسلام میں اختلاف رائے کی عزت کی جاتی ہے جو بقول آنحضرت صلعم امت کے لئے باعث رحمت ہے۔

طلبِ علم
طلب علم اسلام میں ایک فرض ہے اور [illegible] کی بدولت انسان ملائکہ سے افضل ہو جاتا ہے۔

تقدیسِ کسب
اسلام [illegible] کی عزت کرتا ہے جس کی بنا پر انسان اپنی روزی کما سکے۔ [illegible] ہے۔

بذلِ اموال
انسان کو جس قدر قوا [illegible] ہیں [illegible] سب خدا کی امانت ہیں۔ تاکہ انسان ان کو [illegible] کی فائدہ رسانی میں استعمال کرے۔ اس کا فرض ہے کہ [illegible] ان کی خدمت کرے [illegible] سب لوگوں پر بلا امتیاز تخصیص عامہ [illegible] انسان کو [illegible] مہذب بنا دیتی ہے۔ اسی لئے [illegible] زکوٰۃ دونوں اسلام میں ضروری قرار دی گئی ہیں [illegible] کو حکم دیا گیا ہے کہ اگر اس کے مقررہ نصاب سے زیادہ دولت جمع ہو تو وہ زکوٰۃ ادا کرے۔ اور یہ وہ ٹیکس ہے جو مالداروں پر غربا کے فائدہ کے لئے لگایا گیا ہے

ضروری نوٹ

اسلام کے متعلق مزید معلومات اور ووکنگ مسلم مشن انگلستان کے تبلیغی کارنامے نمایاں کی مکمل رپورٹ حاصل کرنے کیلئے

سکریٹری ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ عزیز منزل برانڈرتھ روڈ لاہور (پنجاب ہندستان)

کو تحریر فرمائیں

Printed at the Muslim Printing Press, Lahore by Khwaja Abdul Ghani & Published by [illegible]
Aziz Manzil Brandreth Road Lahore.

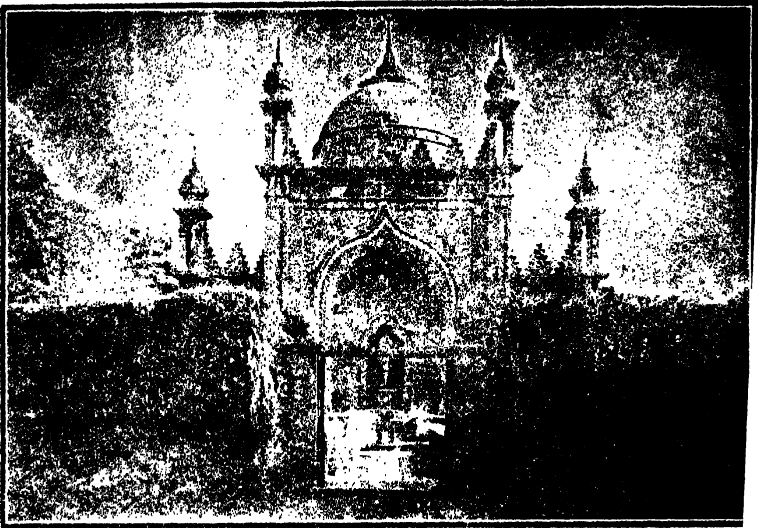
Suppliment Nov. Dec. 1936. Regd. L. No. 908

ولتكن منكم امة يدعون الى الخير ويأمرون بالمعروف وينهون عن المنكر واولئك هم المفلحون

رسالہ اشاعت اسلام

اردو ترجمہ رسالہ اسلامک ریویو انگریزی

مجریہ



شاہجہان مسجد ووکنگ انگلستان

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم مبلغ اسلام و بانیٔ ووکنگ مسلم مشن انگلستان

مدیر اعزازی

خواجہ نذیر احمد بیرسٹر ایٹ لا لاہور

قیمت تین روپے آٹھ آنہ (ہندی) سالانہ — قیمت پانچ روپے ممالک غیر کیلئے

درخواستہائے خریداری بنام منیجر رسالہ اشاعت اسلام - عزیز منزل - برانڈرتھ روڈ - لاہور - پنجاب انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — اللہ اکبر — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ۚ وَأُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ {آل عمران آیت ۱۰۴}

ترجمہ۔ اور چاہیے کہ تم میں ایک گروہ ہو جو بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھے کاموں کا حکم دیں اور بُرے کاموں سے روکیں اور وہی کامیاب ہونے والے ہیں

هُوَ الَّذِيْٓ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ

ترجمہ۔ وہی (ذات پاک) ہے جس نے اپنے رسول (محمدؐ) کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسکو تمام دینوں پر غالب کرے۔ گو مشرکوں کو برا ہی کیوں نہ لگے

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

شاہجہان مسجد ووکنگ انگلستان — مغرب میں تبلیغ اسلام کا واحد مرکز

ووکنگ مسلم مشن انگلستان

کے ذریعہ

یورپ۔ امریکہ و کل انگریزی دان مسیحی ممالک میں اس وقت اسلام کی اشاعت ہو رہی ہے

(۱) **تشکیل مشن۔** ووکنگ مسلم مشن کا جملہ تبلیغی کاروبار ایک باضابطہ رجسٹری شدہ ٹرسٹ کے ماتحت ہے جس کا نام **ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ** ہے۔ اس ٹرسٹ میں (۱) ووکنگ مسلم مشن انگلستان (۲) رسالہ اسلامک ریویو (انگریزی) (۳) رسالہ اشاعت اسلام (اردو) (۴) کتب خانہ بشیر مسلم لائبریری (۵) مسلم لٹریری فنڈ (۶) ووکنگ مسلم مشن کا سرمایہ محفوظ۔ شامل ہیں۔

(۲) **اغراض و مقاصد۔** (۱) ووکنگ مسلم مشن اور اس کی متعلقہ تحریکات کو انگلستان و دیگر ممالک میں غیر فرقہ وارانہ اصول پر زندہ رکھنا۔ (۲) مغربی ممالک میں تحریر و تقریر کے ذریعہ اسلام کی اشاعت کرنا۔ (۳) انگریزی میں اسلامی کتب و رسائل کو کثرت سے مسیحی حلقوں میں مفت تقسیم کرنا (۴) انگلستان و دیگر مسیحی ممالک میں تمام امور سرانجام دینا جن کی اسلام کی تبلیغ کے لئے ضرورت ہے۔

(۳) **تبلیغی مسلک۔** (۱) مشن کی تبلیغ فقط لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تک محدود ہے (۲) اس کو کسی فرقہ اسلام یا جماعت یا انجمن سے قطعاً کوئی تعلق نہیں (۳) یہ مشن ایک غیر فرقہ وارانہ ٹرسٹ کے ماتحت ہے جس کے ٹرسٹیز مختلف فرقہائے اسلام سے تعلق رکھتے ہیں۔ (۴) ووکنگ مشن کی نماز ہر فرقہ بندی سے بالاتر ہے۔ یہ مشن امامت نماز میں کسی فرقی تمیز کو ملحوظ نہیں رکھتا۔ (۵) مسجد ووکنگ کے امام مختلف فرقہائے اسلام کے رہ چکے ہیں جن میں نومسلمین بھی شامل ہیں۔

(۴) **مغربی ممالک میں اسلام کی اشاعت کے ذرائع** (۱) رسالہ اسلامک ریویو انگریزی۔ ہزاروں کی تعداد میں۔ یورپ۔ امریکہ و دیگر انگریزی دان مسیحی ممالک میں غیر مسلمین نومسلمین اخوان و خواتین کو ہر ماہ تبلیغ کے لئے مفت بھیجا جاتا ہے (۲) دنیا بھر کی مشہور و معروف غیر مسلم مسیحی لائبریریوں کو رسالہ اسلامک ریویو ہر ماہ مفت بھیجا جاتا ہے۔ (۳) انگریزی اسلامی ادبیات کی مفت اشاعت کی جاتی ہے (۴) مشن کے مبلغین ہفتہ میں دو بار لندن میں اور دو دفعہ مسجد ووکنگ میں اسلام پر لیکچر دیتے ہیں۔ لیکچر کے بعد سامعین کی چاء سے تواضع کی جاتی ہے (۵) جمعہ کی نماز لندن میں ادا کی جاتی ہے جس میں نومسلمین مسلمین و مسلم طلباء کثیر تعداد میں شامل ہوتے ہیں۔ (۶) عیدین کے سالانہ اجتماعوں میں ہزاروں نفوس شامل ہوتے ہیں مبلغین و نومسلمین کے علاوہ غیر مسلمین زائرین بھی اسلامی اخوت کے اس دلفریب منظر کو دیکھنے کیلئے

ووکنگ مسلم مشن کے کاموں پر اجمالی تبصرہ

ووکنگ مسلم مشن کو قایم ہوئے آج کم وبیش ۲۵ سال کا عرصہ ہوگیا۔ اس عرصہ میں اسلام کی جو عظیم الشان خدمات اس نے مغرب میں سرانجام دیں وہ قائین کرام کے سامنے ہیں۔ ایک وہ وقت تھا کہ تمام یورپ میں اسلام کو ایک وحشیانہ مذہب سمجھا جاتا، اور طرح طرح کے ناپاک خیالات اس کے متعلق دلوں میں جاگزیں تھے لیکن آج یہ حالت ہے کہ خداتعالےٰ کے فضل وکرم سے اسلام کو عزت ومحبت کی نظروں سے دیکھا جاتا اور دنیا کی نجات کا اسے واحد ذریعہ خیال کیا جاتا ہے۔

حضرت خواجہ کمال الدین رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی میں مشن کو آپ کی ذات سے جو فوائد حاصل تھے ان کی نظیر تو ملنی مشکل ہے لیکن آپ کے مرنے کے بعد بھی آپ کی روح برابر اس میں کام کر رہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم سے آپ کا یہ لگایا ہوا پودا دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کرتا چلا جا رہا ہے۔ قبل ازیں آپ کی وفات کے بعد کے چند سالوں کی رپورٹیں وقتاً فوقتاً پیش کی جا چکی ہیں۔ ذیل میں گزشتہ دو سالوں کی رپورٹ پیش خدمت ہے:-

ووکنگ میں لیکچروں کا سلسلہ

(۱) تبلیغ کے وہ بڑے بڑے ذرائع جو آج تک اختیار کئے گئے ہیں ان میں سے ایک سب سے بڑا اور سب سے پہلا ذریعہ خود ووکنگ کے اندر جو مشن کا مرکزی مقام ہے لیکچروں کا سلسلہ ہے۔ یہ لیکچر ہر اتوار کی سہ پہر کو ووکنگ میں ہوتے ہیں جن میں ووکنگ اور گرد ونواح کے انگریز مرد اور عورتیں بکثرت شامل ہوتیں اور اسلام کی خوبیوں اور محاسن کو بغور اور دلچسپی کے ساتھ سنتی ہیں۔ لیکچر کے بعد سوال وجواب کا بھی موقعہ دیا جاتا ہے لیکن بہت ہی کم ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ کوئی سوالات پیش آئیں۔ لیکچر کے بعد انگریز مسلمانوں اور ان غیر مسلموں کو جو اسلام سے دلچسپی رکھتے ہوں سہ پہر کی چائے پر بلایا جاتا ہے۔ جس کے دوران میں اہم اسلامی مسائل پر گفتگو کا سلسلہ رہتا ہے۔ اور کئی ایک شکوک وشبہات جو دلوں کے اندر جاگزیں ہوتے ہیں آسانی کے ساتھ حل ہو جاتے ہیں۔ یہ گفتگو بعض وقت اتنی طویل ہوتی ہے کہ متلاشیان حق کو رات کے وقت دیر تک وہیں بیٹھنا پڑتا اور شام کے کھانا میں بھی انہیں شامل کیا جاتا ہے۔

اسلامی مہمان نوازی

اس ذریعہ سے اسلامی تعلیم کی خوبیاں نہ صرف زبانی اور قولی طور پر ہی ان پر واضح ہوتی ہیں بلکہ اسلامی مہمان نوازی کی اس شان کو دیکھکر جس میں امیر اور غریب، ادنیٰ اور اعلیٰ طبقہ کے لوگ ایک ہی دسترخوان پر ہم نوالہ وہم پیالہ نظر آتے ہیں ان کے دل اسلام کی محبت سے بھر جاتے اور اس مساوات کے قائل ہو جاتے ہیں جو اسلام نے دنیا کو سکھائی ہے۔ اور جس کی کوئی نظیر دنیا کے کسی مذہب، کسی قوم اور کسی سوسائٹی میں نظر نہیں آتی۔

عیدین میں مساوات نسل انسانی کا منظر

(۲) اسی مساوات نسل انسانی کا ایک عظیم الشان منظر عیدین کے موقعہ پر نظر آتا ہے۔ جب دنیا کے چاروں گوشوں کے مسلمان اختلاف مراتب اور قومی ونسلی اور جغرافیائی وطنی امتیازات کے باوجود ایک دوسرے کے دوش بدوش کھڑے ہو کر خدائے واحد کی ایک ہی جیسی مخلوق ہونے کا دم بھرتے اور اس کے آگے سربسجود ہوتے ہیں۔ اور پھر اس کے بعد انگریز اور ہندوستانی، جاوی اور ایرانی، عرب اور ترک، مصری اور افریقی گورے اور کالے، گندمی اور سرخ، ہر رنگ، ہر قوم اور ہر نسل کے انسان ایک دسترخوان پر بیٹھکر باہم بھائی بھائی ہونے اور وحدت نسل انسانی کا ثبوت بہم پہنچاتے ہیں۔ یہ نظارہ انگلستان کی سرزمین میں جہاں مختلف طبقات کے انگریز بھی ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھنا اپنی ہتک اور توہین سمجھتے ہیں اور کالے اور گورے، حاکم ومحکوم کا امتیاز تو یہاں تک روا رکھا جاتا ہے کہ دنیا میں اس کی وجہ سے بہت بڑی ابتری اور تباغض وتحاسد پیدا ہو گیا ہے جس کی وجہ سے آئے دن ہنگموں اور کشت وخون کے ہولناک نظارے پیش نظر رہتے ہیں۔ اس قدر دلچسپ و دلنشین ہوتا ہے کہ بڑے بڑے انگریزی جرائد اور قابل ترین دل و دماغ اسلام کی اس نسل انسانی کو متحد کرنے اور دنیا میں امن وامان پیدا کرنے والی تعلیم پر عقیدت ومحبت کے پھول برسائے بغیر نہیں رہ سکتے اور انہیں کھلے طور پر یہ اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو دنیا کے تمام موجودہ مصائب اور سیاسی الجھنوں اور پیچیدگیوں کو حل کر سکتا اور کامل امن وامان پیدا کر سکتا ہے۔

نسل انسانی کا نجات دہندہ صرف اسلام ہے

یہی وہ نظارے ہیں جنھوں نے برناڈ شا جیسے قابل ترین مصنف کو اس اعتراف حقیقت پر مجبور کیا کہ:۔

"میں نے محمد (صلعم) کے مذہب کے متعلق یہ پیشگوئی کی ہے کہ وہی آئندہ قبولیت کے لائق سمجھا جائے گا۔ جیسا کہ آج کے یورپ کے لئے اسے قابل قبول سمجھا جانے لگا ہے۔ ازمنہ متوسطہ کے

کلیسائیوں نے جہالت یا تعصب کی وجہ سے اسلام کا نہایت ہی تاریک نقشہ کھینچا ہے انہیں فی الحقیقت یہ سکھایا گیا تھا کہ محمد (صلعم) کی ذات اور اُن کے مذہب دونوں کو نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ ان کے نزدیک محمد (صلعم) (معاذ اللہ) دجال تھے۔ میں نے اس عجیب و غریب انسان کی زندگی کا مطالعہ کیا ہے اور میرے نزدیک اس کا (نعوذ باللہ) دجال ہونا تو بہت دور کی بات ہے اسے نسل انسانی کا نجات دہندہ کہنا چاہئے۔ میرا یقین ہے کہ اگر اس جیسا کوئی آدمی موجودہ دنیا کا ڈکٹیٹر بن جائے تو وہ اس کے مسائل کو ایسے طریق سے حل کرنے میں کامیاب ہوگا جس سے دنیا میں وہ امن اور خوشحالی پیدا ہو جائے گی جس کی بیحد ضرورت ہے۔ یورپ محمد (صلعم) کے مذہب کا گرویدہ ہونا شروع ہو گیا ہے۔ آئندہ صدی میں وہ اپنے مسائل کو سلجھانے کے لئے اس مذہب کو زیادہ مفید سمجھنے لگ جائے گا۔ اور اسی مفہوم کو ذہن میں رکھ کر تمہیں میری پیشگوئی کو سمجھنا چاہیئے۔ اس وقت موجودہ زمانہ میں بھی میری اپنی قوم اور یورپ کے لوگ محمد (صلعم) کے مذہب میں چلے گئے ہیں۔ اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ یورپ کا مسلمان بننا شروع ہو گیا ہے۔"

یہ الفاظ اس بات کی کھلی شہادت ہیں کہ ووکنگ مسلم مشن کا کام خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے نہ صرف انگلستان بلکہ تمام یورپ میں اسلام کے ساتھ دلچسپی اور کشش و محبت پیدا کرنے کا موجب ہوا ہے اور اسلامی مساوات کے وہ عملی نظارے جو ووکنگ میں نظر آتے ہیں، یورپ کے مفکرین پر یہ ثابت کر رہے ہیں کہ صرف یہی ایک مذہب ہے جو دنیا کے موجودہ مصائب اور بے چینیوں کو دور کر کے کامل امن و امان پیدا کر سکتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آئے دن ہم کسی نہ کسی قابل ترین ہستی کے مسلمان ہونے کی خبر سنتے ہیں۔ چنانچہ سال ہائے زیر رپورٹ میں کئی ایک قابل انگریز انہی مناظر کو دیکھکر مسلمان ہوئے جن کے اسمائے گرامی وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہے ہیں۔

نماز جمعہ اور خطبہ

(۴) تیسرا ذریعہ تبلیغ نماز جمعہ اور خطبہ ہے۔ جو مسجد ووکنگ کے علاوہ لندن میں بھی ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر بھی بعض غیر مسلم انگریز مرد اور عورتیں شامل ہو جاتی ہیں۔ اور خطبہ مسنونہ کے بعد کسی نہ کسی اسلامی موضوع پر انگریزی زبان میں دلائل و براہین کے ساتھ روشنی ڈالی جاتی اور پیش آمدہ اعتراضات اور شکوک و شبہات

کا ازالہ کیا جاتا ہے۔

دوسری مجالس کے زیر اہتمام لیکچروں کا سلسلہ

(۴) چوتھا ذریعہ تبلیغ لیکچروں کا وہ سلسلہ ہے جو لندن یا کسی اور مقام پر دوسری مجالس کے زیر اہتمام وقتاً فوقتاً جاری رہتا ہے۔ لندن اور دوسرے مقامات کی بعض مشہور و معروف سوسائیٹیاں اسلام کے متعلق معلومات حاصل کرنے کے لئے اکثر اوقات امام مسجد ووکنگ کے نام دعوت نامے بھیجتی رہتی ہیں جن کے جواب میں وہاں جا کر لیکچر دیئے جاتے اور حاضرین کے پیش کردہ شکوک و شبہات کو دور کیا جاتا ہے۔ سالہائے زیر رپورٹ میں بے شمار ایسے لیکچر دیئے گئے جن میں سے چند ایک کی فہرست حسب ذیل ہے:-

(۱) لیسٹر میں زیر اہتمام پروگریسو سپریچولسٹ چرچ۔ مضمون:- دی ریلیجس امپارٹنس آف مرال لا

(۲) لیڈز میں زیر اہتمام لیڈز یونیورسٹی مسلم ایسوسی ایشن۔ مضمون:- اسلام اینڈ کرسچینٹی۔

(۳) گروسیٹرین ہال لندن میں۔ مضمون:- دی مسلم آئیڈیاز آف آفٹر لائف۔

(۴) لندن میں زیر اہتمام جیوئش سوسائٹی فار سائیکیکل ریسرچ۔ مضمون:- پریپریشن فار لائف آفٹر ڈیتھ۔

(۵) ایڈنبرا میں زیر اہتمام ایڈنبرا سٹوڈنٹس ریپریزنٹیو کونسل ریلیجن اینڈ لائف ویک کمیٹی مضمون:- میسیج آف اسلام

یہ ان بے شمار لیکچروں میں سے چند ایک کی فہرست ہے جو گزشتہ دو سالوں میں امام مسجد ووکنگ کو لندن اور دیگر مقامات پر دینے پڑے اور ان کا سلسلہ بفضلہ تعالیٰ جاری ہے۔ ان تمام لیکچروں میں بڑے بڑے تعلیم یافتہ اور اعلیٰ طبقہ کے انگریز شامل ہوتے ہیں۔ اور نہایت دلچسپی سے لیکچروں کو سنتے اور بعد میں سوالات بھی کرتے ہیں۔ جن کے شافی جوابات پا کر اسلام کی محبت دلوں میں لے کر جاتے ہیں۔

دی مسلم سوسائٹی آف گریٹ بریٹن

(۵) ان لیکچروں ہی کے سلسلہ میں اس سوسائٹی کا ذکر بھی ضروری ہے جو انگریز نومسلمین نے "دی مسلم سوسائٹی آف گریٹ برٹین" کے نام سے قایم کر رکھی ہے۔ اس سوسائٹی کے صدر پہلے الحاج دی رائٹ آنربیل لارڈ ہیڈلے الفاروق مرحوم تھے۔ ان کے وصال کے بعد سر عمر ہیوبرٹ رینکن کو یہ عہدہ

تفویض کیا گیا۔ لیکن بعض مفسد لوگوں کے پروپیگنڈا سے متاثر ہو کر انہوں نے استعفا دے دیا۔ اور اب اس سوسائٹی کی صدر جنابہ مسز لوکینن ہملٹن ہیں۔ یہ سوسائٹی دراصل ووکنگ مسلم مشن کی ایک شاخ ہے بفضلہ تعالےٰ تبلیغ اسلام کا کام مختلف ذرائع سے نہایت عمدگی سے کر رہی ہے۔ سال بھر میں متعدد لیکچروں کا اہتمام اس کی طرف سے ہوتا ہے۔ اور یوم میلاد النبیؐ کو ہر سال ایک شاندار جلسہ لندن کے کسی بڑے ہوٹل میں اس کے زیر اہتمام منعقد ہوتا ہے۔ جس میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے مختلف محاسن کو تقاریر کے ذریعہ سے واضح کیا جاتا ہے۔ اور اسلام سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب میں لٹریچر تقسیم کیا جاتا ہے۔ اور اس طرح سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت پاکیزہ نمونہ بہت سے قابل انگریزوں کے ہاتھوں میں پہنچ جاتی ہے۔ جو ان کی محبت اور گرویدگی کا موجب ہوتی ہے۔

مفت لٹریچر کی اشاعت اور اس کا اثر

(۶) اشاعت اسلام کا چھٹا ذریعہ مفت لٹریچر کی اشاعت ہے۔ اس میں انگریزی رسالہ "اسلامک ریویو" بھی شامل ہے۔ اور بیسیوں دیگر کتابیں اور پمفلٹ بھی ہیں جو ہزارہا کی تعداد میں انگلستان اور دیگر ممالک میں متلاشیان حق کو بھیجے جاتے ہیں۔ اور خدا کے فضل سے تو ہزار ہشیار دل اسلام کے گرویدہ ہو چکے ہیں اور آئے دن قبول اسلام کے اعلان کرتے چلے جا رہے ہیں۔ آئے دن بیسیوں خطوط امام مسجد ووکنگ کی ڈاک میں ایسے آتے ہیں جن میں اسلامی لٹریچر کے لئے انتہائی دلی تڑپ کا اظہار ہوتا ہے۔ اور لٹریچر کے پہنچنے اور مطالعہ کرنے پر اسلام سے وابستگی میں انہیں تامل نہیں ہوتا۔

خط و کتابت کا سلسلہ

ایسے بے شمار خطوط میں سے جو "کارسپانڈنس" کے عنوان سے اسلامک ریویو کے ہر پرچہ میں شائع ہوتے رہتے ہیں چند ایک بطور نمونہ حسب ذیل ہیں :-

۱۔ از لیونگٹن۔ سینٹ جان پارک۔

عزیز مکرم : قرآن شریف کے ایک انگریزی ترجمہ کا میں نے حال ہی میں مطالعہ کیا ہے۔ مجھے اسلام کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کا بیحد اشتیاق ہے۔ اگر آپ مجھے "اسلام کیا ہے ؟" کے موضوع پر کوئی پمفلٹ یا کتاب ارسال فرمائیں تو عین نوازش ہوگی۔ آپ کا عقیدت کیش۔

(ایم اے میکڈرمتھ)

۲- میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے رسالہ " اسلامک ریویو " کی دو کاپیاں مجھے ارسال فرمائیں اس رسالہ کے مطالعہ سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا مجھے الہام ہو رہا ہے۔ اسلام نے میرے گزشتہ مسیحی عقائد کے پیچیدہ نکات کی تشریح کر دی ہے۔ اب میرے قلب میں روحانی اثر پیدا ہو گیا ہے اللہ تعالےٰ اس کو پیچیدگی کی آلائش سے نجات دے۔ کیونکہ سادگی ہی یقیناً اس کی تقویت کا موجب ہے۔ مسجد کی زیارت کا مجھے نہایت دلی اشتیاق ہے۔ لیکن مناسب وقت اور دن نہیں ملتا۔ . . . . . .

آپ کی عنایت کا شاکر :- ایچ ایچ او -

۳- از چیسٹر -

جناب مکرم - میرے دل میں قبول اسلام کا خیال ہے۔ آپ ازراہ مہربانی مجھے انگریزی میں ضروری لٹریچر ارسال فرمائیں۔ نیز اسلامک ریویو کی کاپی بھی تاکہ عام باتوں کے متعلق سرسری علم ہو جائے۔ اور یہ بھی معلوم ہو جائے کہ مجھے کیا کرنا چاہیئے۔ اس معاملہ میں آپ بھی مجھے اپنے نیک مشورہ سے مطلع فرمائیں۔

(آپ کا عقیدت کیش :- کیپٹن جے ای بیلٹی)

۴- از لانگ ماونیٹن - مارشیش -

مکرمی امام صاحب شاہجہاں مسجد ووکنگ -

مجھے اسلامک ریویو ء کے مطالعہ کا اتفاق ہوا ہے۔ درحقیقت اپنے دلآویز اور ہدایت آموز خصائص کے اعتبار سے مجلہ ہذا نہایت دلچسپ اور سبق آموز ہے۔ اصول اسلام اور اقوال نبی کریم صلعم کا آئینہ دار ہے۔ انگریزی خوان حضرات کے لئے جو حقایق اسلام کو گلدستہ طاق نسیاں بنائے ہوئے ہیں یہ رسالہ نہایت امید افزا ہے۔

(آپ کا عقیدتمند :- موس)

۵- از ہال بارن بیکنز فیلڈ -

بخدمت امام صاحب مسجد ووکنگ

جناب من! میں اس بات پر مطمئن ہو چکا ہوں کہ میرا پہلا مذہب گمراہی پر مبنی تھا اور چونکہ کچھ عرصہ تک میں اسلام سے دلچسپی لیتا رہا ہوں اس لئے مجھے خوشی ہوگی اگر آپ اس موضوع پر کچھ واقفیت بہم پہنچائیں کیونکہ جو واقفیت میں اس بارہ میں رکھتا ہوں وہ بالکل ناکافی ہے۔

(آپ کا مخلص :- جے ٹی آر - واکرز)

۶ - از ایلڈرشاٹ

بخدمت امام صاحب مسجد ووکنگ

جناب من ! آپ کا سائن بورڈ جس پر یہ سوال لکھا ہے کہ " اسلام کیا ہے ؟ " اور جو سدرن ریلوے سے دیکھا جا سکتا ہے اس حد تک میری توجہ کی کشش کا موجب ہوا ہے کہ میں آپ سے اس خط کے ذریعہ یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا آپ ازراہ کرم مجھے کچھ لٹریچر اور واقفیت بہم پہنچا سکتے ہیں تاکہ اس سوال پر میں زیادہ گہرا مطالعہ اور غور و فکر کر سکوں ۔ (آپ کا مخلص :- جے ایف ینگ)

۷ - از ساوتھ برو - کینٹ

پیارے امام ! کیا آپ مہربانی فرما کر اسلام کے متعلق کچھ لٹریچر مجھے بھیجنگے ؟ میں نے ٹرین میں گزرتے ہوئے ایک نوٹس دیکھا ہے ۔ کہ آپ ان لوگوں کو جو ایسا لٹریچر طلب کریں بھیجنے کے خواہشمند ہیں ۔ پیشگی شکریہ قبول کیجئے ۔ (آپ کا مخلص ۔- ٹی - ایچ)

۸ - از ہا ٔربلیکلے مانڈلیس ۔

بخدمت امام صاحب مسجد ووکنگ ۔

جناب من ! میں اس تاخیر کے لئے معافی کا خواستگار ہوں جو آپ کے خط کا جواب دینے میں ہوئی ان تمام کتابوں اور پرچوں کے لئے جو آپ نے مجھے اسلام کے متعلق بھیجے بہت بہت شکریہ ۔ میں نے ان سب کو پڑھ لیا ہے اور پھر ایک دفعہ انہیں مطالعہ کروں گا ۔ جب اس کے لئے کافی فارغ وقت ہوگا ۔ ۔ ۔ ۔

میں عہدنامہ عتیق کے تمام انبیاء پر ایمان رکھتا ہوں اور عہدنامہ جدید کے یسوع مسیح پر بھی علاوہ ازیں میں اس بات پر بھی ایمان رکھتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخری نبی تھے ۔ اور اس اعلیٰ درجہ کے پیغام پر بھی جو ان پر اللہ تعالے کی طرف سے مخلوق الٰہی کو پہنچانے کے لئے نازل ہوا میرا یہ دیانتدارانہ خیال ہے کہ اگر یورپ مذہب اسلام کو اختیار کرلے تو بین الاقوامی امن نہایت سرعت کے ساتھ اس براعظم میں پھیل جائے گا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ " (آپ کا وفادار :- سی اے - نیڈہام)

۹ - از برائن ایون ایکسٹر روڈ ، ایکس موتھ ڈیون ۔

جناب من ! مجھے خوشی ہوگی اگر آپ ازراہ نوازش اسلام کے متعلق کوئی تفصیلات یا معلومات

ہم پہنچائیں۔ پیشگی شکریہ۔ (آپ کا وفادار:۔ این ٹیلر)

یہ بطور مشتے نمونہ از خروارے چند خطوط کا خلاصہ ہے۔ ایسے تمام خطوط کے لئے ایک ضخیم کتاب بھی ناکافی ہوگی۔ ان کے علاوہ وہ خطوط بھی ہیں جن میں امام مسجد ووکنگ سے ایسے سوالات کئے جاتے ہیں جن کے جواب میں طویل خط وکتابت کرنی پڑتی ہے اور اس طرح امام صاحب کے قیمتی اوقات کا بیشتر حصہ ایسے خطوط کی نذر ہو جاتا ہے۔ بہر حال یہ سلسلہ بجائے خود نہایت مفید اور ایک مستقل ذریعہ تبلیغ ہے۔ جو بیشتر اخراجات کا حامل ہے۔ کتابوں اور رسالہ کی تصنیف اور ادارت اور ان کی طباعت کے اخراجات بجائے خود ایک الگ چیز ہیں۔ جس کے بعد ان کی مفت اشاعت اور خط وکتابت ایک اور وسیع فنڈ کو چاہتی ہے۔ اور خدا کا شکر ہے کہ آج تک اہل کرم اور دردمند مسلمانوں کا دست سخاوت ایسے تمام اخراجات کا متحمل رہا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس سلسلہ کو زیادہ وسیع پیمانہ پر جاری رکھا جائے۔ جو صرف احباب کے دست کرم پر منحصر ہے۔

زائرین مسجد ووکنگ

ان تمام ذرائع تبلیغ کے علاوہ مسجد ووکنگ بجائے خود تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ انگلستان کے مختلف مقامات سے تعطیلات کے دنوں میں بکثرت زائرین مسجد کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں بعض دنوں میں تو ایسے زائرین کا تانتا تمام دن لگا رہتا ہے۔ اور جو شخص ان کو مسجد دکھانے جائے اسے مسجد کے متعلق تمام تفصیلات سے انہیں آگاہ کرنا پڑتا ہے۔ اور اس ضمن میں اسلام کا ایک اجمالی نقشہ ان کے سامنے رکھدیا جاتا ہے۔ مسجد کیا ہے؟ کس کام کے لئے بنائی گئی ہے؟ اس کے بانی کون ہیں؟ کہاں سے اس کی ابتدا ہوئی؟ کس مذہب کی نمائندگی اس سے ہوتی ہے۔ اس مذہب کی تعلیم کیا ہے؟ اس کے بانی صلعم کے کیا حالات ہیں؟ غیر مذاہب کے متعلق اس کا رویہ کیا ہے؟ مغرب نے اس کی کس قدر غلط تصویر کھینچی ہے؟ یہ اور اس قسم کے کئی دوسرے سوالات ہیں جن پر دوران گفتگو میں تفصیل سے روشنی ڈالنی پڑتی ہے۔ اور اسی ضمن میں زائرین کے مختلف سوالات کے بھی جواب دینے پڑتے ہیں۔ اور اس طرح مسجد کے دکھلانے میں خاطر خواہ تبلیغ ہو جاتی ہے۔ اور یہ کام بجائے خود ایک مستقل آدمی کی خدمات کا طالب ہے۔ لیکن ظاہر ہے کہ تمام مذکورہ بالا کام جن میں سے ہر ایک مستقل شعبہ کی حیثیت رکھتا اور علیحدہ علیحدہ عملہ کا طالب ہے ایک امام مسجد اور اس کے چند ساتھیوں کے ذریعہ سے سرانجام

پاتے ہیں۔

امراء اور بادشاہوں کی آمد

انہی زائرین میں بعض ایسے لوگ بھی ہوتے ہیں جن کی حیثیت اور شخصیت اس بات کی طالب ہوتی ہے کہ ان کی خاص طور پر آؤ بھگت کی جائے۔ اور ان کی حیثیت اور شان کے مطابق ان سے برتاؤ کیا جائے۔ اس قسم کے لوگ زیادہ تر غیر ممالک کے مسلمان امراء اور اراکین سلطنت ہوتے ہیں۔ اور بعض وقت خود انگریز امراء میں سے بھی بعض ایسے لوگ آجاتے ہیں جن کو حق کی پیاس ہوتی ہے۔ گزشتہ سالوں میں اس قسم کی کئی عظیم الشان شخصیتیں مسجد ووکنگ کی زیارت کر چکی ہیں، ہز رائل ہائنس امیر فیصل شاہ عراق شاہزادگان حیدر آباد دکن مہاجستہ۔ ایرانی منسٹر۔ شیخ صاحب بحرین سر سالار جنگ بہادر وقتاً فوقتاً مسجد ووکنگ میں پہنچکر ووکنگ مسلم مشن کی تبلیغی سرگرمیوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے اور نومسلمین سے ملاقات کر کے اپنی خوشنودی کا اظہار کر چکے ہیں۔

ایک منکر خدا مسجد ووکنگ میں

دو تین ماہ ہوئے مسٹر اور مسز اٹیکنس تیس میل کی مسافت کو بذریعہ موٹر طے کر کے مسجد ووکنگ میں تشریف فرما ہوئے۔ مسز اٹیکنس ایک مسلم منکر خدا ہے۔ موصوفہ نے امام صاحب سے مذہب پر دیر تک بحث کی۔ رخصت سے پیشتر ان کو چند پمفلٹ حضرت خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کی تصانیف اسلام و سویلائزیشن اور آئیڈیل پرافٹ کا ایک ایک نسخہ دیا گیا۔

اخبارات کی غلط بیانیوں کا جواب

(۸) ان تمام کاموں کے لئے ایک اور مستقل کام یہ بھی ہے کہ بعض اخبارات میں جو مخالفانہ مضامین شائع ہوتے ہیں اور ان میں اسلام اور رسول اللہ صلعم کی غلط تصویر کھینچی جاتی ہے۔ ان کا جواب انہی اخبارات میں لکھکر بھیجا جاتا اور مناسب کارروائی کی جاتی ہے۔ گزشتہ سالوں میں "پیرسن ویکلی" لندن میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ایک ناپاک مضمون شائع ہوا۔ جس نے دنیائے اسلام میں اس اخبار کے خلاف نفرت و حقارت کی لہر دوڑا دی۔ اور حد درجہ اشتعال پیدا کر دیا۔ ووکنگ مسلم مشن نے انگلستان میں اسلام کا مرکز ہونے کی حیثیت سے فوراً اس اخبار کے مضمون کا نہ صرف تحریری طور پر جواب دیا بلکہ ایک پبلک جلسہ کر کے اس کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ اور مسلم سوسائٹی آف گریٹ برٹین نے

مشن کے زیر سرکردگی اس اخبار کے مدیر اور ناشر کو ازالہ حیثیت عرفی کا نوٹس دیا۔ جس پر فوراً انہوں نے معافی طلب کی۔ اور امام مسجد ووکنگ کا تردیدی مضمون شائع کیا۔

ایسا ہی ماہ مارچ ۱۹۳۵ء میں مانچسٹر گارڈین" میں پیرس کے ایک نامہ نگار نے فرانسیسی "پیٹ جرنل" سے ایک مضمون "مسلمانان الجیریس" کے عنوان سے نقل کیا۔ جس میں قرآن کریم پر الزام لگایا گیا کہ اس کے نزدیک کسی غیر مسلم سے بدعہدی گناہ نہیں۔ اس کے جواب میں امام صاحب مسجد ووکنگ نے فوراً ایک تردیدی مضمون اخبار مذکور کو بھیجا اور قرآن کریم سے ایسی آیات نقل کیں جن میں عہد کی پابندی کو سب سے زیادہ ضروری ٹھیرایا گیا ہے۔ خواہ وہ مسلمان سے ہو یا غیر مسلم سے۔ اور عہد شکنی کو بہت بڑا گناہ قرار دیا گیا ہے۔ چنانچہ یہ مضمون بھی مانچسٹر گارڈین میں شائع ہو گیا۔

فلموں میں اسلام کی غلط تصویر اور اس کی اصلاح

اسی قسم کا ایک کام فلموں کی ایسی غلط تصاویر کی تردید کا ہے۔ جن سے اسلام یا مسلمانوں کی تضحیک کا پہلو نکلتا ہو۔ اس قسم کا ایک فلم سنہ ۱۹۳۰ء میں "مکہ" کے نام سے بنایا گیا تھا۔ فلم کے اندر تو کچھ نہ تھا۔ بلکہ ایک انگریزی محاورہ (He has reached his mecca) کی مناسبت سے اس فلم کا نام مکہ رکھ دیا گیا تھا۔ تاہم چونکہ "مکہ" مسلمانوں کے نزدیک ایک نہایت متبرک مقام ہے اور اس نام کو کسی فلم پر عائد کرنا ان کے مذہبی احساسات و جذبات کے منافی ہے۔ اس لئے اس وقت کے امام مسجد ووکنگ .... نے لارڈ چیمبرلین ہوم منسٹر کو چٹھی لکھی اور ان سے ملاقات بھی کی۔ اور اس نام کو بدلنے کی ان سے درخواست کی۔ چنانچہ انہوں نے یہ نام بدلوا دیا۔

اسی قسم کی دو ایک مثالیں موجودہ امام صاحب کے عہد کی ہیں۔ گزشتہ ماہ مئی ۱۹۳۵ء میں "دی لائفس آف بنگال لانسرز" نامی فلم پردہ پر آئی۔ جس کے دو سین قابل اعتراض تھے۔ کیونکہ ان میں نماز پر مضحکہ اڑایا گیا تھا۔ امام صاحب نے فوراً ایک چٹھی اس کے خلاف کمشنر آف انڈیا، انڈیا ہاؤس کو بھیجی جس پر ان دونوں مناظر کو فلم سے خارج کر دیا گیا۔

ایک اور ایسا ہی فلم "ابی سینیا" کے نام سے حال ہی میں پردہ پر آیا۔ جس میں تعدد ازدواج کے اسلامی طریق پر بہت بری طرح نکتہ چینی کی گئی۔ امام صاحب نے اس کے خلاف فلم کمپنی کو احتجاجی خط لکھا اور اس میں بتایا کہ اسلام نے اگرچہ تعدد ازدواج کی اجازت دی ہے لیکن یہ محض اجازت ہی ہے جو ناگزیر حالات میں

کئی شرائط سے مشروط ہو کر پیدا ہوتی ہے۔ اور محض اس عیاشی اور بدمعاشی کو روکنے کے لئے دی گئی ہے جو مغرب میں ایک ہی بیوی کے قانون سے پیدا ہو چکی ہے۔ تاہم یہ اسلام کا کوئی ضروری عقیدہ یا قانون نہیں کہ اسے ایسی اہمیت دی جائے نہ ہی مسلمانوں میں اس کا ایسا عام رواج ہے۔ کہ اسے قابل مضحکہ ٹھیرایا جائے"

اس احتجاج نامہ پر روزنامہ خلافت بمبئی (مورخہ ۱۵۔ دسمبر ۱۹۳۵ء) میں مولانا شوکت علی نے بھی ایک زبردست مقالہ لکھا۔ اور ووکنگ مسلم مشن کے اس اقدام کو "قابل تعریف" قرار دیا۔

انگلستان میں اسلام کا واحد مرکز

انہی کاموں کی وجہ سے ووکنگ مسلم مشن کو انگلستان میں اسلام کا مرکز ہونے کی حیثیت حاصل ہو چکی ہے اور جب کبھی حکومت کو اسلام کے متعلق کوئی کام درپیش ہوتا ہے۔ مثلاً کوئی لاوارث مسلمان فوت ہو جائے یا کسی بھولے بھٹکے مسلمان کی رہبری مقصود ہو تو ووکنگ مسلم مشن کی امداد طلب کی جاتی ہے۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ جیل خانہ میں ایک مسلمان لب مرگ تھا۔ انگلستان میں ایسے موقعہ پر پادری کو طلب کیا جاتا ہے۔ کہ مرنے والے کو تسکین دے۔ اسی رواج کے مطابق حکومت نے امام مسجد ووکنگ کو اس مسلمان کی تسکین کے لئے طلب کیا۔ ایسا ہی ایک شاہی دربار میں جہاں تمام اقوام اور سب مذاہب کے نمائندوں کا اجتماع ضروری تھا۔ امام مسجد ووکنگ کو اسلامی نمائندہ کی حیثیت سے دعوت دی گئی۔

ایسا ہی لندن اور اس کے گردونواں میں جب کبھی کوئی مسلمان فوت ہوتا ہے تو اس کی نماز جنازہ اور تدفین کا کام امام صاحب مسجد ووکنگ کو کرنا پڑتا ہے۔

نہ صرف حکومت بلکہ بعض پرائیویٹ ادارے اور عوام الناس بھی ووکنگ کو اسلام کا مرکزی مقام ہی سمجھتے ہیں۔ اور جو بات بھی اسلام کے متعلق دریافت طلب ہو اس کے لئے ووکنگ مسلم مشن ہی سے رجوع کرتے ہیں۔ ایک دفعہ غالباً سنہ ۱۹۲۰ء میں ایک ادارہ کی طرف سے ایک انسائیکلوپیڈیا شائع ہو رہی تھی۔ اس میں قرآن کا مضمون جو درج ہونے کے لئے لکھا گیا اس کا مسودہ امام مسجد ووکنگ کو تصدیق کے لئے بھیجا گیا۔ مضمون غلط بیانیوں سے پر تھا۔ اس لئے امام صاحب نے لکھدیا۔ کہ یہ مضمون از سرتاپا غلط ہے اور ہرگز درج ہونے کے قابل نہیں۔ اس پر امام صاحب سے مضمون لکھنے کی درخواست کی گئی۔ اور انہوں نے حسب ضرورت مضمون لکھکر بھیجا۔ جو اس میں درج ہوا

ایسا ہی حال ہی میں ایک صاحب انگلستان کے سکولوں کے درجہ ششم کی اٹھارہ سالہ لڑکیوں

کے لیئے ایک نصاب" زمانہ حال کے غیر مسیحی مذاہب" کے زیر عنوان ترتیب دے رہے ہیں۔ انہوں نے امام صاحب مسجد ووکنگ کی خدمت میں لکھا ہے:-

" چونکہ محمدیت (اسلام) جملہ مذاہب میں ایک امتیازی خصوصیت کی حامل ہے۔ اس لئے میں اس کے حالات قرار واقعی حیثیت سے قلمبند کرنے کا خواہشمند ہوں۔ آپ شاید اس سلسلہ میں مجھے کچھ امداد دے سکینگے۔ میں نے حتی الوسع اصول محمدیت کے متعلق کافی پر مغز ادبی ذخیرہ مہیا کیا ہے۔ لیکن بدقسمتی سے ان میں سے متعدد کتب مسیحی ارباب قلم کی کاوش طبع کا نتیجہ ہیں۔ ان تصانیف سے مترشح ہے کہ ان میں محمدیت کے اصول وعقائد کی صحیح ترجمانی نہیں کی گئی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ بنا بریں میں اصلی اعتقادات کے متعلق صحیح علم ضروری خیال کرتا ہوں۔ اگر آپ مجھے متعلقہ لٹریچر (اسلامک ریویو کے آخری صفحہ پر جس طرح خلاصۃً بیان کیا گیا ہے) ارسال فرمائیں تو میں نہایت ممنون ہوں گا۔ کیا سیل کا ترجمہ قرآن کریم اہل اسلام کے نزدیک قابل اعتماد ہے؟"

کس قدر خوشی کی بات ہے وہ انگلستان جہاں اسلام کا نام بھی نفرت وحقارت پیدا کرنے کا موجب تھا اور اس کے متعلق طرح طرح کی غلط بیانیاں نہ صرف جائز بلکہ بہت ضروری اور کار ثواب سمجھی جاتی تھیں۔ وہاں آج یہ حالت ہے کہ اس وقت تک کوئی بات اسلام کے متعلق زبان یا قلم سے نکالنی جائز نہیں سمجھی جاتی جب تک ووکنگ مسلم مشن سے اس کی تصدیق نہ کرا لی جائے۔ یا اس سے معلومات نہ فراہم کر لی جائیں۔ کیا یہ کوئی چھوٹا سا کام ہے؟ کیا اس سے ووکنگ مسلم مشن کی اہمیت کافی طور پر ثابت نہیں ہوتی؟ غور کرنے کا مقام ہے صدیوں کا وہ زبردست پروپیگنڈا جو بڑے بڑے پادریوں اور زبردست مصنفین کی کاوش قلم کا نتیجہ ہے ووکنگ مسلم مشن کی چند سالوں کی محنت وکوشش سے کس طرح ھباءً منثوراً ہو گیا۔ اور ایسی کایا پلٹ ہو گئی کہ لوگوں کی ذہنیت ہی اسلام کے متعلق بالکل بدل گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دنیا بھر میں تبلیغ اسلام کا واحد مرکز

صرف انگلستان ہی میں ووکنگ مسلم مشن کو یہ مرکزی حیثیت حاصل نہیں بلکہ غور کر کے دیکھا جائے تو تمام دنیا میں آج اس مشن کو اسلام کا ایک زبردست مرکز سمجھا جاتا ہے۔ انگلستان سے باہر

افریقیہ، امریکہ، جاپان، چین، جاوا، جزائر غرب الہند، و جزائر شرق الہند، برٹش گائنا، فلپائن، کیپ کالونی، آسٹریلیا وغیرہ تمام مقامات میں جہاں کہیں اسلام کے متعلق تشنگی پائی جاتی ہے، ووکنگ مسلم مشن ہی کے ذریعہ سے ان کی پیاس بجھ سکتی ہے۔ ہر ملک سے اسلامی لٹریچر کی مانگ ووکنگ میں آتی ہے خط و کتابت، سوال و جواب کا ایک وسیع سلسلہ تمام دنیا کے ممالک سے قایم ہے اور ہر ملک نئے پڑھے لکھے لوگ مسلمان ہونے کے بعد اپنے اعلانات ووکنگ مسلم مشن ہی کو لکھکر بھیجتے ہیں جس کا ثبوت اس خط و کتابت سے مل سکتا ہے۔ جو اسلامک ریویو میں آئے دن شائع ہوتی ہے۔

جاپان کی اولین مسجد میں امام مسجد ووکنگ کا خطبہ

اسی سلسلہ کی ایک عظیم الشان کڑی یہ ہے کہ حال ہی میں جاپان کے اندر جو سب سے پہلی مسجد تعمیر ہوئی ہے اس کی افتتاحی تقریب پر امام مسجد ووکنگ کا لکھا ہوا خطبہ پڑھا گیا جس میں امام ممدوح نے اسلام کی تعلیمات کو مختصراً بیان کرتے ہوئے اس بات پر مسرت کا اظہار کیا کہ جاپان جیسی سرزمین میں جہاں سے آفتاب طلوع ہوتا ہے آفتاب اسلام طلوع ہونے کے آثار پیدا ہوئے ہیں۔ امید ہے کہ یہ مسجد اس ملک میں اسلام کا بہترین اثر پیدا کرنے کا موجب ہوگی۔

نومسلمین کی تربیت و تعلیم

مشن کے ان عظیم الشان کاموں میں جو نہ صرف انگلستان بلکہ تمام یورپ اور کل دنیا کے اندر اسلام کے متعلق بہترین اور خوشگوار فضا پیدا کرنے اور کئی ایک عالی مرتبہ انگریز مردوں اور عورتوں کے قبول اسلام کا موجب ہوئے ہیں ایک بہت بڑا کام نومسلمین کی تربیت اور تعلیم کا ہے جو امام صاحب مسجد ووکنگ نے تمام مذکورہ بالا کاموں کے ہوتے ہوئے اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ اور نومسلمین کی ایک جماعت بنائی ہوئی ہے جو فرصت کے اوقات میں ایک جگہ جمع ہوکر امام صاحب ممدوح سے عربی کی تحصیل کرتے اور اسلامی مسائل سیکھتے ہیں۔ اسی تربیت اور تعلیم کا یہ نتیجہ ہے کہ نومسلمین کی طرف سے جو مضامین وقتاً فوقتاً شائع ہوتے ہیں وہ اسلامی معلومات سے پُر ہوتے ہیں۔ اور ایسی حالت میں جبکہ ترکی اور دیگر اسلامی ممالک میں تعدد ازدواج کے خلاف قانون بن رہے ہیں یہ نومسلم خواتین ایک ایسے ملک میں جہاں ایک سے زیادہ بیوی کرنا قانوناً ممنوع ہے اس قومی اثر کے ہوتے ہوئے جو تعدد ازدواج کے خلاف انگریزوں میں پایا جاتا ہے۔ اس کی حمایت میں مضامین لکھتیں اور اس پر بہترین تبصرہ کرتی ہیں۔ ان کے نزدیک

اسلام نے عورت کو جو حیثیت دی ہے وہ مغرب کی "آزادی" کے مقابلہ میں ہزار درجہ بہتر ہے۔ ایک اسی قسم کا مضمون مسز لطیفہ الزبتھ ہیڈن کے قلم سے حال ہی میں شائع ہوا ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ اسلامی ممالک میں تعدد ازدواج کا عملاً مفقود ہونا اس بات کا ثبوت ہے کہ مسلمان عورتوں میں ازدواجی زندگی کے فرائض بجا لانے اور بہترین بی بی بننے کی اہلیت پائی جاتی ہے۔ برخلاف اس کے انگلستان میں ایک بیوی کے قانون کے باوجود داشتہ عورتوں کی کثرت اس بات کا ثبوت ہے، کہ انگلستان کی لڑکی عموماً اس خیال سے شادی کرتی ہے کہ یہ ایک "اچھا سودا" ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتی ہے کہ اس کا خاوند محض اس کی زیب و زینت کا باعث ہوگا۔

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ ان نومسلمین پر اسلامی اصولوں کی صداقت و حقانیت پورے طور پر واضح ہو چکی ہے۔ اور وہ نسلی مسلمانوں سے بڑھ کر اسلام کے حامی و مددگار ثابت ہوں گے۔

نومسلمین کو ورغلانے کی کوشش اور ان کا استقلال

اسی سلسلہ میں یہ بھی بتا دینا ضروری ہے کہ بعض نومسلمین کو طرح طرح کی غلط فہمیوں میں مبتلا کر کے اور بعض وقت تکالیف پہنچا کر ورغلانے کی بھی کوشش کی جاتی ہے جو بحمداللہ آج تک ناکام ثابت ہوئی ہے۔ اسی قسم کی ایک کوشش حال ہی میں ایک نومسلم خاتون ایلی عفیفہ میچل کے متعلق کی گئی ہے جیسا کہ ان کے ذیل کے مکتوب سے ظاہر ہے۔

" عزیز امام صاحب - السلام علیکم۔

میں آپ کو ایک کتاب ارسال کر رہی ہوں۔ یہ ان متعدد کتابوں میں سے ایک ہے جو مجھے پہنچی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ اس قسم کا پروپاگنڈہ نہایت ذلیل حرکت ہے۔ اور مسیحیوں کے لئے ذلت کا مقام ہے۔ اس صورت میں جبکہ گزرانندہ شیخ عبداللہ الحسینی ہو۔ دوسری کتابیں بھی ایسی ہی ہیں۔ کس قدر حماقت ہے کہ ایک ایسے شخص کے خیالات میں تغیر پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس نے دین حق سے مضبوط تعلق قایم کر لیا ہے۔"

(میں ہوں :- ایلی عفیفہ میچل)

اس خط سے جہاں مسیحی حلقوں کی اس حرکت مذمومہ کا پتہ چلتا ہے کہ وہ مختلف اسلامی ناموں سے نومسلموں کو مخالف اسلام لٹریچر بھیجکر غلط فہمیاں پیدا کرنے اور ورغلانے سے دریغ نہیں کرتے وہیں اس

نومسلمہ عفیفہ کا استقلال اور اسلام کے ساتھ اس کا گہرا تعلق بھی ثابت ہے۔ اور یہ ایک ہی مثال نہیں۔ ایسی کئی مثالیں موجود ہیں جن میں نومسلم عورتوں نے نہ صرف ایسی کوششوں کو حقارت کے ساتھ ٹھکرا دیا بلکہ پیش آنے والے اعتراضات کے نہایت فاضلہ جوابات دیئے ہیں اور مختلف طریقوں سے اپنی غیرتِ اسلامی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔

ووکنگ مسلم مشن کی عظمت کا اعتراف

یہ اس عظیم الشان کام کا ایک نہایت مجمل سا خاکہ ہے جو ووکنگ مسلم مشن نے آج تک کیا۔ وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے چشم بصیرت اور انصاف پسند قلب عطا کیا ہے اس کام کی اہمیت کو کبھی خفیف نظروں سے نہیں دیکھ سکتے اور یقیناً اسے اس صدی کا بہترین کام اور اسلام کی ایک بلند ترین خدمت قرار دینگے۔ مسلمان تو ایک طرف کئی ایک غیر مسلموں نے ووکنگ مسلم مشن کے ان کاموں کی عظمت کا بڑے شاندار الفاظ میں اعتراف کیا ہے۔ کرنل ڈانلڈ ایس راکوئل جو تمام دنیا کی سیاحت کر چکے ہیں۔ لیکچرار بھی ہیں اور شاعر بھی۔ اس کے علاوہ لٹریری نقاد بھی ہیں اور امریکہ کے اخبار "رڈیو یرنسیلیہ" کے چیف ایڈیٹر ہیں اپنے ایک خط میں قبول اسلام کا اعلان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

> اسلامک ریویو کے پرچے جو امریکہ میں مجھے پہنچے اس قبول کردہ مذہب کے ساتھ میرے تعلق کو استوار کرنے کے لئے مزید تقویت کا موجب ہوئے ہیں اور میرے لئے یہ امر موجب مسرت ہے کہ میں اپنے ادارتی فرائض میں وقتاً فوقتاً اس شاندار کام کی عزت و عظمت کا اعتراف کروں جو ووکنگ میں ہو رہا ہے۔ اور تمام اسلامی دنیا کے مسلمان دوستوں کو یہ یقین دلاؤں کہ میں اس اسلامی بیداری میں امداد و اعانت اور مغربی دنیا میں ہلال کو زیادہ مضبوطی سے قائم کرنے کا پرجوش مقصد اپنے سامنے رکھتا ہوں"

یہ ایک نومسلم کے الفاظ ہیں جو انگلستان میں نہیں امریکہ کے بعید ترین ملک سے ہم تک پہنچے ہیں وہ نومسلم جو ساری دنیا کی سیاحت کر چکا ہے۔ بہترین ادبی نقاد ہے۔ لیکچرار ہے۔ شاعر ہے اور سب سے بڑھ کر ایک اخبار کا چیف ایڈیٹر ہے۔ کیا ایسے شخص کے الفاظ خفیف نظروں سے دیکھنے کے قابل ہیں، کیا وہ دیرینہ مسلمان جو اباً عن جدٍ مسلمان ہونے کا فخر رکھتے ہیں اسلام کے لئے ایسا جوش اپنے دلوں میں پاتے ہیں؟ کیا ان کے قلب میں بھی ووکنگ مسلم مشن کی عظمت کا یہ اعتراف کبھی پیدا

ہوا ہے؟ اور اگر ہوا ہے تو انہوں نے آج تک اس کی امداد و اعانت میں کہاں تک حصہ لیا ہے؟ ہلال کو مغرب میں نہایت مضبوطی سے گاڑنے میں کیا مدد دی ہے؟ اور ایک نومسلم کے اس پرجوش مقصد کی تکمیل میں کہاں تک سعی کی ہے؟ اگر کچھ نہیں کی۔ یا نام نہاد طور پر کی تو کیا ہماری گردنیں شرم و ندامت سے جھک نہیں جانی چاہئیں؟

اہلِ درد مسلمانوں سے اپیل

میرے معزز بھائیو! یہ یاد رکھو کہ اسلام اب اپنا رُخ بدل چکا ہے۔ اسلام کا آفتاب اب مغرب سے طلوع ہو چکا ہے۔ اس کی شعاعیں ربع مسکوں پر اب پھیلنے لگی ہیں۔ اور عنقریب نہ صرف انگلستان کا خطہ بلکہ تمام دنیا اس سے منور ہوا چاہتی ہے۔ افسوس ہے اگر ہمارے دل اس سے تاریکی میں رہیں اور اس نور کو دیکھتے ہوئے اپنے آپ کو اس سے منور نہ ہونے دیں۔ اٹھو کہ یہ وقت بیدار ہونے کا ہے۔ اسلام تم سے اس وقت ایک قربانی چاہتا ہے۔ جان کی قربانی نہیں۔ تمہارے مالوں کی قربانی کی ضرورت ہے جس کے بغیر تم زندہ نہیں رہ سکتے اور اگر زندہ بھی رہو تو عزت و عظمت تمہارے ہمرکاب نہیں ہو سکتی۔ وہ یورپ جس سے تم آج اپنی سیاسی اہمیت منوانا چاہتے ہو۔ غور کرو کہ اگر وہ اسلام کے قدموں میں آ گرے تو کس قدر عظمت و اہمیت تمہیں حاصل ہوگی۔ بس اسلام کے اس پودا کی جو ووکنگ مسلم مشن نے لگایا ہے اور جو اب ایک درخت کی صورت اختیار کرتا جا رہا ہے ایسی آبیاری کرو کہ تمام یورپ اس کے سایہ تلے آ جائے۔

دو عظیم الشان شخصیتوں کا وصال

آخر میں بعض افسوسناک حوادث کا ذکر بھی ہمارے فرائض میں سے ہے۔ اور وہ دو عظیم الشان شخصیتوں کا ہم سے جدا ہو کر دارِ عقبیٰ کو سدھارنا ہے ان میں سے ایک دی رائٹ آنریبل لارڈ ہیڈلے الفاروق ہیں جو ووکنگ مسلم مشن کے سب سے پہلے نومسلمین میں سے تھے۔ اور جن کا وجود انگلستان میں اسلام کی تقویت کے لئے بہت مفید ثابت ہوا۔ لارڈ ممدوح حضرت خواجہ کمال الدین مرحوم و مغفور کے دست راست تھے اور انہوں نے اسلام پر بہت سے قابلانہ مضامین اور کتابیں لکھیں۔ حضرت خواجہ صاحب کے ساتھ انہوں نے جنوبی افریقہ، مصر اور ہندوستان کے سفر کئے اور تمام مسلمانوں پر انگلستان میں تبلیغ اسلام کی ضرورت کو واضح کیا۔ خانہ کعبہ کا

حج بھی کیا اور مسلمان ہونے کے بعد اپنی زندگی کا بیشتر حصہ اسلام کی خدمت واشاعت میں صرف کیا۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلائے۔

دوسری عظیم الشان شخصیت جو ہم سے اس سال جدا ہوئی ہے وہ مسٹر مارماڈیوک پکتھال ہیں۔ مرحوم اپنی علمی قابلیت، اسلامی واقفیت اور تصنیف وتالیف کے اعتبار سے عالمگیر شہرت رکھتے تھے۔ ابتداءً بہترین ناول نویس تھے۔ اسلام لانے کے بعد یہاں تک اسلامی معلومات حاصل کیں کہ مسجد ووکنگ کے امام بن گئے اور دیر تک نماز جمعہ پڑھاتے رہے۔ تحریک خلافت کے ایام میں ہندوستان آگئے۔ اور بمبئی کرانیکل کے چیف ایڈیٹر کے منصب پر فائز رہے۔ اس کے بعد حضور نظام خلد اللہ ملکہم نے اپنی عثمانیہ یونیورسٹی میں بطور پرنسپل انہیں تعینات فرمایا۔ اور مدت تک اس عہدے کے فرائض کامیابی کے ساتھ سرانجام دیتے رہے۔ حیدرآباد ہی سے اسلامک کلچر کے نام سے ایک بہترین اسلامی سہ ماہی رسالہ جاری کیا جو اپنے حجم اور فاضلانہ مضامین کے اعتبار سے نہایت وقیع سمجھا جاتا تھا۔ اپنی زندگی کے آخری ایام میں مرحوم نے مصر میں بیٹھکر قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ "دی گلوریس قرآن" کے نام سے شائع کیا۔ جو عالم اسلامی میں قبولیت کی نظروں سے دیکھا گیا۔ غرض خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنیوالے میں۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو جنت میں بہترین مقام عطا فرمائے۔ اور ان کے پسماندگان کے دلوں میں بھی اسلام کا یہ نور اور یہ علم و روشنی پیدا کرے۔ آمین۔ (خواجہ عبدالغنی سکرٹری مسلم مشن ووکنگ ٹرسٹ لٹریری ٹرسٹ)
(عزیز منزل۔ برانڈرتھ روڈ۔ لاہور۔ پنجاب)

ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ کا کام

ایک نظر میں

جنوری سے جولائی ۱۹۳۶ء کی شش ماہہ رپورٹ

ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ کی گزشتہ چھ ماہ کے کاموں کی رپورٹ تیار کرتے ہوئے جب میں زائرین کی اس کتاب کو دیکھ رہا تھا جو مسجد میں رکھی جاتی ہے، میرے خیالات یکا یک اس شاندار حقیقت کی طرف پھر گئے۔ جو قاضی عبدالحق نے اپنے مضمون میں بیان کی ہے۔ کہ "مسجد ووکنگ مکہ معظمہ کا ایام حج کا ایک چھوٹا سا نقش ہے، وہ لکھتے ہیں:۔" ۱۹۲۶ء میں خواجہ کمال الدین مرحوم بانی ووکنگ مسلم مشن نے مسجد ووکنگ کو پہلی دفعہ دیکھنے کا نہایت عجیب حال بیان کیا۔ انہوں نے یہ داستان اپنے بعض دوستوں کو سنائی۔ جو اس وقت جب آپ لکھنؤ گئے آپ کی تعظیم کے لئے آئے تھے۔ انہوں نے بتایا۔ کہ ۱۹۱۳ء میں جب انہوں نے مقفل خانۂ خدا کو کھولا تو دیکھا کہ تمام فرش کوڑا کرکٹ اور دیگر ردی اشیاء سے جو سالہا سال سے مسجد کے بند رہنے سے جمع ہو گئی تھیں بھرا پڑا ہے۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ قرآن کریم کی ایک پرانی جلد ایک کونہ میں ایک کھدی ہوئی لکڑی کی رحل پر رکھی ہوئی ہے۔ اس کو جب کھولا تو پہلی نظر اس آیت پر پڑی جو صفحہ کی پہلی سطر پر لکھی ہوئی تھی۔ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکاً وھدی للعٰلمین (آل عمران: ۹۵) بے شک سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے فائدے کے لئے بنایا گیا وہ بکہ تھا جو مبارک اور تمام جہانوں کے لئے ہدایت کی جگہ ہے۔ لفظ بکہ سے جو قدیم زمانہ میں مکہ کے بجائے بولا جاتا تھا لغوی طور پر وہ جگہ مراد ہے جہاں لوگ جوق در جوق جمع ہوتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے حضرت خواجہ صاحب مرحوم کو الہامیہ ایک پیشگوئی دکھائی دی اور ایسا ہی ثابت ہوا۔

ان الفاظ سے حضرت خواجہ صاحب مرحوم کے قلب پر نہایت گہرا اثر کیا۔ اور آپ روتے ہوئے مسجد کے ننگے اور ٹھنڈے فرش پر اللہ تعالیٰ کے آگے سجدے میں گر گئے۔ آپ ایک بچہ کی طرح رو رہے تھے

اور اگر میرا حافظہ غلطی نہیں کرتا تو ذیل کی دعا ان کی زبان پر تھی:۔ "اے تمام جہان کے خالق اور قادر مطلق خدا! تو نے مکہ کو مشرق کے لئے متبرک ترین سرزمین بنایا ہے اور قوموں کو اس شہر میں ہجوم در ہجوم لے آتا ہے۔ میں دست بدعا ہوں کہ اس مسجد کو بھی اسی طرح مغرب کا مکہ بنا دے" یہ الفاظ ایک سچے دل سے نکلے تھے اللہ تعالے نے ان کو سُن لیا اور ان کا جواب دینے میں ذرا دیر نہیں لگائی۔

ایک اور واقعہ کا ذکر بھی اسی مضمون میں کیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"خواجہ صاحب مرحوم نے انہی ایام کا ایک اور نہایت دلچسپ حال سنایا۔ کہ ۱۹۱۳ء میں وہ کسی وقت مسجد ووکنگ اور سالار جنگ میموریل ہاؤس کا چارج لینے کے لئے ووکنگ گئے۔ ووکنگ میں وہ تیسرے پہر پہنچے اس وقت نماز عصر کا وقت تھا اور وہ اپنے ساتھی شیخ نور احمد مرحوم کے ساتھ جو ایک ولی اللہ تھے۔ اور مسجد میں بطور موذن کام کرنے کے لئے گئے تھے۔ احاطہ مسجد میں پہنچے۔ روایات میں ... دیکھئے ایک عجب ... یہی اذان جو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں دی گئی وہ نماز عصر ہی کے وقت دی گئی تھی ... تو ... اذان دیتے ہوئے جس وقت ان الفاظ پر پہنچے "حی علی الصلوٰۃ۔ حی علی الفلاح" تو ایک نہایت موثر نظارہ دیکھنے میں آیا۔ شیخ صاحب مرحوم کی آواز جوش کی وجہ سے ٹوٹ گئی اور وہ رو پڑے۔ اس موثر نظارہ کو دیکھنے والے ایک خواجہ صاحب ہی تھے اور وہی اس اذان کی تعمیل کرنے والے ایک نمازی تھے۔ بعد ازاں شیخ صاحب مرحوم سے انہوں نے پوچھا کہ ان کا دل کیوں بھر آیا تھا تو ... انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں حضرت بلال کی اذان قوموں کو مکہ میں لے آئی تھی۔ لیکن میں کس قدر ناقابل ہوں کہ اس کی جگہ کام ... یہ خیال آتا تھا کہ میری آنکھوں میں آنسو آ گئے۔"

اس واقعہ کو بیان کرنے کے بعد قاضی عبدالحق صاحب نے شیخ صاحب مرحوم کی روح کو اس طرح خطاب کیا ہے "اے پاک روح تو جنت میں خوش ہو جا کہ تیری آواز سنی گئی اور مسجد ووکنگ ہر عید کے موقعہ پر ہر مسلم قوم کے نمائندوں کو اپنے اندر جمع کر لیتی ہے۔

ہر شخص جو ان دستخطوں اور پتوں کو دیکھے گا جو زائرین کی اس کتاب میں درج ہیں جو مسجد ووکنگ میں رکھی ہوئی ہے قاضی عبدالحق صاحب کے اس ریمارک کی تصدیق کرے گا۔

مسجد ووکنگ مکہ معظمہ کا ایک چھوٹا سا نقشہ ہے۔ ان مہمانوں کی تعداد کو چھوڑ کر جو عید اور دوسرے مواقع پر آتے ہیں۔ یکم جنوری ۱۹۳۶ء سے ۳۱ جولائی تک زائرین کی کتاب میں جو دستخط ہیں ان کی تعداد ۸۰۵ ہے

یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ قریباً نصف زائرین دستخط نہیں کرتے۔ اس کتاب کو زیادہ غور اور احتیاط سے دیکھا جائے تو اس خوشگوار حقیقت کا پتہ لگتا ہے کہ خود برطانیہ عظمیٰ کے دور دور کے شہروں سے آئے ہوئے زائرین کے علاوہ ایک تھوڑی سی تعداد ان لوگوں کی بھی ہے۔ جو نیویارک، ڈیٹرائٹ، پیرس، جرمنی، بیروت، ماریشس، آسٹریلیا کیپ ٹاؤن، کولمبو، عدن، لاگوس، نائیجیریا، قسطنطنیہ، جینوا، اور دوسرے بہت سے بیرونی مقامات سے آئے ہوئے ہیں۔ یہ تمام زائرین صرف مسجد کی عمارت ہی کو دیکھنے کے لئے نہیں آتے۔ ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو اسلام کی صحیح تعلیم حاصل کرنے کے لئے آتے ہیں اور اگر کوئی زائر صرف ایک عجیب چیز سمجھکر دیکھنے کے لئے آتا ہے تو بھی وہ کم ازکم اس عمارت کے تعمیری علم کو حاصل کر کے ہی نہیں چلے جاتے بلکہ اسلام کا کچھ نہ کچھ بہتر علم حاصل کر کے جاتے ہیں۔

ان تمام زائرین کا خواہ وہ کسی رنگ یا عقیدہ یا کسی قوم اور جماعت سے تعلق رکھتے ہوں مشن کا عملہ نہایت اچھی طرح سے خیر مقدم کرتا ہے۔ جب انہیں مسجد دکھائی جاتی ہے تو ان کے تمام سوالات کا نہایت احتیاط کے ساتھ پورا پورا جواب دیا جاتا ہے۔ اور اسلام کے مختلف پہلوؤں پر ان سے بحث کی جاتی ہے۔ اور پورے طور پر انہیں واضح کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں روانگی سے قبل انہیں مفت تبلیغی لٹریچر دیا جاتا ہے۔ جن میں سے "اسلام کیا ہے؟" کا چھوٹا سا پمفلٹ بھی ہے۔

اسلام میں لوگوں کی شمولیت

زیر نظر عرصہ میں انیس اشخاص علی الاعلان اسلام میں داخل ہوئے۔ ان کے علاوہ مردوں اور عورتوں کی تھوڑی سی تعداد وہ بھی ہے جو اپنی شخصیتوں کو نمایاں کرنا نہیں چاہتے۔ اعلان اسلام کرنے والوں میں سے ایک سکاٹلینڈ کے رہنے والے مسٹر آرتھر شریف ڈارمبل اور دوسرے مارک واٹ ہیں جو رائل ایر فورس سے تعلق رکھتے ہیں۔

مشن کا تبلیغی کام جیسا کہ اکثر اوقات ثابت کیا جا چکا ہے۔ صرف انگلستان تک ہی محدود نہیں بلکہ ٹرسٹ کے مفت لٹریچر کی تقسیم کے ذریعہ یہ کام تمام یورپ اور دنیا کے دیگر حصص میں پھیلا ہوا ہے۔ اس بیان کی صداقت کی ایک مثال فرانس کے ایک نواب کونٹ ایڈکس کا قبول اسلام ہے۔ صرف زیر نظر عرصہ ہی کو لیجے۔ ان پانچ اشخاص کے علاوہ جو نائیجیریا میں مسلمان ہوئے ایک اعلان جمیلہ جوزر دفائن گلاسر کا جو فرانس کی لیڈی آرٹسٹ کا ہے۔ جس نے ہمارے لٹریچر کا بغور مطالعہ کرنے کے بذریعہ خط و کتابت اسلام

کا اعلان کیا۔

لٹریچر کی مفت تقسیم

کسی مقصد کے حصول کا بہترین ذریعہ آج کل زبان نہیں بلکہ قلم ہے۔ ہم ہر جگہ مشنری نہیں بھیج سکتے۔ لیکن اپنے لٹریچر کے ذریعہ سے ہم ایک ہی مقام سے تمام دنیا کو ہلا سکتے ہیں۔

اسلامک ریویو

اسلامک ریویو کی مفت تقسیم ہی غیر مسلم دنیا میں ہمارے مذہب کی اشاعت کا ایک سادہ اور آسان ذریعہ ہے۔ ہمارے مسلمان بھائیوں کی فیاضی کی وجہ سے مغرب کی قریباً تمام لائبریریوں میں اسلامک ریویو باقاعدہ مفت جاتا ہے۔ وہ اسے اپنی میزوں پر رکھتے اور آنیوالی نسلوں کے لئے سال کے اختتام پر انہیں مجلد کرا لیتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے ریویو کا چندہ دس شلنگ کی بجائے ۷/۶ شلنگ (یا ۱/۲ ۴ روپے سے ۵ روپے) کر دیا گیا ہے۔ جونہی اس غرض کے لئے کوئی رقم آتی ہے۔ ایک یا زیادہ کاپیاں (جیسی ضرورت ہو) یا تو کسی لائبریری کو بھیجدی جاتی ہیں یا کسی ایسے شخص کو جو اس سے متمتع ہونے کی خواہش کرے معطیوں کو یہ یقین دلانے کے لئے کہ ان کی خواہش کی تعمیل پورے طور پر کر دی گئی ہے ڈاکخانہ کے پوسٹنگ سرٹیفکیٹ مہیا کئے جاتے ہیں۔

رسالہ اشاعت اسلام

ٹرسٹ کا یہ اردو رسالہ اپنا کام حسب معمول سرانجام دے رہا ہے۔ ہماری سرگرمیوں کی رپورٹوں اور اسلامک ریویو کے ترجمہ کے علاوہ ٹرسٹ کے آمد وخرچ کے ماہوار حسابات کی رپورٹیں بھی اس میں باقاعدہ درج ہوتی ہیں۔ اس رسالہ کا سالانہ چندہ ۱/۲ ۳ روپے یا ۵ شلنگ ہے۔

ووکنگ مسلم مشن گزٹ

یہ پندرہ روزہ اخبار صرف ہز ہائینس سر آغا خان کی فیاضانہ کرم فرمائیوں کی بنا پر جاری ہوا ہے۔ جن کی مالی اور اخلاقی سرپرستی سے یہ مشن اپنی ابتدائے آفرینش سے متمتع ہو رہا ہے۔ اپنے نام کی رعایت اور اس مقصد کو پیش نظر رکھتے ہوئے جس کے لئے یہ گزٹ جاری ہوا۔ وہ صرف ان اسلامی سرگرمیوں کی مفصل رپورٹوں تک اپنے آپ کو محدود رکھتا ہے جو مغرب میں وقوع پذیر ہوتی ہیں اور اس آمد کی ایک مفصل رپورٹ اس میں درج ہوتی ہے جو شاہجہان مسجد ووکنگ میں آتی ہے۔ یہ گزٹ روز افزوں

ہرد لعزیزی حاصل کر رہا ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں

اسلامک ریویو کی ۱۵۲۳ کاپیاں

دوکنگ مسلم مشن گزٹ کی ۴۵۰ کاپیاں

اور اشاعت اسلام کی ۴۰۰ کاپیاں

ہر ماہ مفت بھیجی جاتی رہی ہیں۔ اسلامک ریویو کا حلقہ اشاعت دن بدن ترقی پر ہے۔ اور اس کی وسعت اشاعت اب اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ لوگوں کے زبردست مطالبہ کی وجہ سے ہم اس کی تعداد اشاعت کو دوگنا کر دینے کا ارادہ کر رہے ہیں

کتب

وہ مستقل لٹریچر جو ہمارے ٹرسٹ کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اس کی تفصیل و تعارف کی حاجت نہیں ہمارے تبلیغی کام میں جو اہم امداد اس سے پہنچ رہی ہے اس میں کسی قسم کا مبالغہ نہیں کیا جا سکتا۔ یہ لٹریچر ایک طرف غیر مسلموں کو صداقت اسلام کی طرف کھینچتا ہے۔ اور دوسری طرف خود پیدائشی مسلمانوں کو اپنے مذہب پر قائم و مستحکم کرتا ہے۔

ذیل میں ہم ان کتابوں کی تفصیل پیش کرتے ہیں جو گزشتہ چھ ماہ کے عرصہ میں شائع ہوئی ہیں:

۱۔ چارمز آف اسلام۔

۲۔ اسلام ٹو ایسٹ اینڈ ویسٹ۔

۳۔ دی سورسز آف کرسچینیٹی (طبع سوم)۔

۴۔ اسلام اینڈ کرسچینیٹی (طبع دوم)

۵۔ ریلیجن آف جیزز اینڈ ٹریڈیشنل کرسچینیٹی (طبع دوم)

ذیل کی کتب زیر طبع ہیں:۔

۱۔ گاڈ اینڈ اٹس ایٹریبیوٹس۔

۲۔ انٹروڈکشن ٹو دی ہولی قرآن ⎫

۳۔ دی سے انگز آف حضرت علیؓ ⎬ زیر طبع

۴۔ تفسیر سورہ فاتحہ ⎭

دی ووکنگ مشن پمفلٹ سیریز

یہ خیال کرتے ہوئے کہ بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو طویل مضامین یا ضخیم کتابیں پڑھنا گوارا نہیں کرتے گزشتہ سال پمفلٹوں کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا۔ خیال یہ تھا کہ ان پمفلٹوں میں اسلام کے مختلف پہلوؤں کو اس طرح واضح کیا جائے کہ جب پڑھنے والے کو اس مضمون سے دلچسپی ہو جائے تو ایسی مزید واقفیت حاصل کرنے کی خواہش اس کے دل میں پیدا ہو۔ جو صرف مفصل کتب سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ گزشتہ سال ان رسائل کی تعداد ۱۳ تک پہنچ گئی تھی۔ اور اس سال کے چھ ماہ میں ذیل کے پانچ رسائل اور شائع ہوئے ہیں۔ جس سے کل تعداد اٹھارہ ہو گئی ہے:۔

۱۔ دی گریٹسٹ آف دی پرافٹس

۲۔ اے پلی فار دی سٹڈی آف دی ہولی قرآن ۵۔ یونٹی آف اسلام

۳۔ دی قرآن اے مرکل

۴۔ ہنٹس ٹو دی سٹڈی آف دی ہولی قرآن ۵۔ یونٹی آف اسلام

ان میں سے ہر پمفلٹ کی قریباً دو چار ہزار کاپیاں شائع ہوئیں اور مختلف لائبریریوں میں تقسیم کر دی گئیں۔ اسی سیریز میں اسلام کیا ہے۔ دس ہزار کی تعداد میں طبع ہوا۔

ہمیں امید ہے کہ باقی چھ ماہ میں کم از کم چھ اور رسالے شائع کر دیئے جائیں گے۔ بشرطیکہ ہمارے فیاض سرپرستوں میں سے چند ایک ہماری امداد کے لئے دست کرم آگے بڑھائیں۔ اور اس سکیم کو عملی شکل دیں۔

امام مسجد ووکنگ کی تقاریر غیر مسلم پلیٹ فارموں سے

جمعہ اور اتوار کے ان باقاعدہ خطبات کے علاوہ جو ہماری سازگاہ لندن میں دیئے جاتے ہیں امام صاحب مسجد ووکنگ نے ذیل کے غیر مسلم پلیٹ فارموں سے تقاریر کیں:۔

۱۔ شفیلڈ یونیورسٹی۔ ۱۳ر فروری مضمون:۔ پیس پروگرام آف محمدؐ

۲۔ جیوئش سوسائٹی فار سائیکل ریسرچ۔ مورخہ ۲۳۔ فروری۔

مضمون:۔ سائیکیکل ایکسپیری آنسزم ان اسلام

۳۔ ووکنگ سپریچولسٹ چرچ۔ ۲۷ر فروری۔ مضمون:۔ ریلیجن آف پیس

۴۔ سینٹ ایلبنز سپریچوسٹ چرچ مورخہ ۶۔ اپریل۔ مضمون:۔ لائف آفٹر ڈیتھ

۵۔ ووکنگ سپریچولسٹ چرچ۔ ۱۴۔ مئی۔ مضمون:۔ اے میسیج آف برادرہڈ

۶۔ انٹر ریلیجس فیلوشپ ۶۔ جون۔ مضمون:۔ کنسیپشن آف گاڈ

۷۔ ووکنگ ٹری کلب ۱۹۔ جولائی۔ مضمون:۔ دی ریلیجن آف اسلام

۸۔ پاتھ فائنڈرز سپریچولسٹ چرچ لندن ۱۹۔ جولائی۔ مضمون:۔ دی وے آف پیس

لیکن ان مختلف فرائض کو سرانجام دیتے ہوئے مشن نے اسلام اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک نام کی عزت کو برطانوی پریس میں قایم کرنے کے سب سے زیادہ اہم اور خوشگوار فریضہ کو فراموش نہیں کیا۔ نہ ہی اس نے اس ضرورت سے کبھی اغماض کیا ہے کہ اس ملک کے لوگوں کے دلوں سے ان بہت سے ناپاک خیالات اور بغض و تعصب کو دور کیا جائے جو حروب صلیبیہ کے زمانہ سے ان میں جاگزین ہیں۔

عرصہ زیر رپورٹ میں ایسے بعض خیالات کے خلاف احتجاجی آوازیں بلند کی گئیں اور ذیل کے اخبارات میں کئی ایک غلط بیانیوں کے جوابات دیئے گئے:۔

۱۔ جان او لنڈنز ویکلی مضمون:۔ محمد دی مین

۲۔ آلسنز لندن " وہیرو ورشپ سٹین

۳۔ ایوننگ نیوز لندن " ڈائیورسڈ ہزوائف ٹھری ٹائمز

۴۔ ڈیلی مرر لندن " اسلامک فیتھ

۵۔ ووکنگ نیوز اینڈ میل ووکنگ " مائی بیلیف

۶۔ پیری ڈکشن " سپرٹ انفلوانزان اسلام

الحاج خواجہ کمال الدین لارڈ ہیڈلے فری لینڈنگ لائبریری

"ضرورت ایجاد کی ماں ہے" کتابوں کی بہت بڑی اور روز افزوں مانگ نے ان محدود ذرائع کی وجہ سے جو ہمیں میسر ہیں ایک نہایت اہم سوال کی صورت اختیار کر لی تھی۔ لیکن ہمارے سرپرست ہز ہائنس نواب صاحب بہادر مانگرول اور ہمارے بمبئی کے نہایت پرجوش سیٹھ صاحب

کی جو اپنی حمایت اسلام کی وجہ سے تمام دنیا میں مشہور ہیں۔ بروقت فیاضی نے ہمیں اس سوال کو حل کرنے کے قابل بنا دیا۔

ہز ہائینس نواب صاحب مانگرول نے ہماری درخواست پر حسب ذیل کتابوں کے دس سٹ تقسیم کرنے کی اجازت دی:۔

۱۔ دی آئیڈیل پرافٹ

۲۔ دی سورسز آف کرسچینٹی

۳۔ دی میسیج آف اسلام

اور ذیل کی کتابوں کے پانچ سٹ:۔

۱۔ دی آئیڈیل پرافٹ

۲۔ اسلام اینڈ کرسچینٹی

۳۔ ٹو ورڈز اسلام

۴۔ ایفینٹی بی ٹوین اورجنل ریلیجن آف جیسز اینڈ اسلام

۵۔ اسلام اینڈ دی مسلم پریر۔

اور جناب سیٹھ صاحب نے انگریزی ترجمہ قرآن کی ایک سو کاپیاں مستحق اشخاص میں تقسیم کرنے کی ہمیں اجازت دی۔ جس وقت اس عطیہ کا اعلان ہوا تو مانگ اس قدر زبردست تھی کہ ہمیں یہ خیال پیدا ہوگیا کہ اس کو پورا نہ کرسکینگے۔ اس مشکل کو اس طرح حل کیا گیا کہ ۵۴ کاپیاں تقسیم کر دینے کے بعد باقی ۵۵ کاپیاں سرکیولیٹنگ لائبریری کی وساطت سے چکر لگاتی رہیں۔ اس بارہ میں ہماری تجویز مختصراً یہ ہے کہ یہ کتابیں ان درخواست کنندوں کو بھیجی جائیں جو اس طریق سے ان کی کثرت اشاعت کا یقین دلائیں کہ ہر درخواست کنندہ کتاب پڑھنے کے بعد ہمیں کسی ایسے شخص کے نام اور پتہ سے اطلاع دے جس کو وہی کتاب مطالعہ کے لئے بھیجی جاسکے۔ اگر کوئی شخص کسی دوسرے شخص کا نام اور پتہ نہ بتا سکتا ہو تو اس صورت میں یا تو وہ کتاب کو پڑھنے کے بعد ہمیں واپس بھیج دیتا ہے۔ اور یا ان بہت سے درخواست کنندوں میں سے جو انتظار میں رہتے ہیں کسی ایک کو ہمارے کہنے پر بھیج دیتا ہے۔ اس طریق سے ہر کتاب کی اشاعت دوسرے ذرائع کی نسبت زیادہ وسیع ہو جاتی ہے۔ کتابوں کی اصل رسیدات

مذکورہ بالا مطیعوں کو اس کی اطلاع کے لئے بھیجدی جاتی ہیں۔ ہماری یہ نئی سکیم جیسا کہ واقعات سے ظاہر ہے
بہت موثر ثابت ہو رہی ہے۔ اس بارہ میں ہم نہایت مسرت کے ساتھ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہمارے
بھائی مسٹر ولیم واحد ۱۰ اروک آف لندن کا قبول اسلام مذکورہ بالا کتابوں کے سٹ ملا کا نتیجہ ہے۔
اس کامیابی کو پیش نظر رکھتے ہوئے جو ہماری اس سکیم کو حاصل ہو چکی ہے اور اس مانگ کے
ہوتے ہوئے جو اب تک بڑھتی چلی جا رہی ہے ہمیں یقین ہے کہ تمام لوگ جو اس سچے مذہب اسلام
سے محبت رکھتے ہیں اس نیک مثال کی تقلید کریں گے۔ جو ہمارے وسیع النظر مطیعوں نے قائم کی ہیں اور ہمارے
موثر لٹریچر کی مفت اشاعت سے ہمارے ہاتھوں کو مضبوط کریں گے۔ ہمارے قارئین کے لئے یہ
امر دلچسپی کا موجب ہوگا کہ اگرچہ بدقسمتی سے ہمارے ان دو زبردست سپاہیوں (خواجہ کمال الدین
اور لارڈ ہیڈلے) کی کوئی موزوں یادگار اب تک قائم نہیں کی گئی تاہم اس لائبریری کا نام ہمارے
انہی دونوں مشہور و معروف بھائیوں کے اسمائے گرامی پر "الحاج خواجہ کمال الدین لارڈ ہیڈلے
فری لینڈنگ لائبریری" رکھا گیا۔ ہم ذیل میں نہایت مسرت کے ساتھ ان بے شمار مطالبات
میں سے چند ایک کو نقل کرتے ہیں جو اس بارے میں ہمیں موصول ہوئے ہیں:-

پیارے امام صاحب! جب آپ مسز ڈوڈلے کے مکان پر مجھ سے ملے تھے تو آپ نے ازراہ کرم
یہ ارشاد فرمایا تھا کہ آپ اپنے مذہب کے متعلق کچھ کتابیں مجھے عاریتاً دیں گے۔ میں آپ کا بہت ہی
ممنون ہوں گا اگر ایسا کر سکیں۔ آپ کا

جے ایم اے ملز لندن

میں آپ کے مذہب سے دلچسپی رکھتا ہوں۔ کیا آپ ازراہ کرم مجھے قرآن کریم اور کچھ اور کتابیں
یا پمفلٹ علم حاصل کرنے کے لئے بھیجیں گے؟

ایس ہنٹر - ایپسم لائبریری

میں نے حال ہی میں پبلک لائبریری میں آپ کے رسالہ اسلامک ریویو کی ایک کاپی دیکھی ہے۔
اور اس میں "اسلام کیا ہے؟" کا مضمون میرے لئے بہت ہی دلچسپی کا موجب ہوا۔ میں بہت
ہی خوش ہوں گا اگر اس رسالہ کی ایک کاپی مجھے مزید مطالعہ کے لئے بھیجی جائے۔

جے۔ ایل۔ آئیوز۔ شادویل

مینیسوٹا لائبریری کی یونیورسٹی کی خواہش ہے کہ تمام وہ لٹریچر مہیا کیا جائے جو اسلام کے متعلق مفت اشاعت کے لئے آپ کے پاس ہو۔

ٹامس پی فلیمنگ۔ ہیڈ آف آرڈرنس

میں وہ کتابیں آپ کو شکریہ کے ساتھ واپس بھیج رہا ہوں جو آپ نے از راہ کرم مجھے عاریتاً دی تھیں۔ یہ کتابیں میرے لئے بہت سے علم اور روشنی کا موجب ہوئیں۔ اب میرا خیال ہے کہ میں قرآن کریم کو نئے سرے سے خود مطالعہ کروں۔

آئی۔ ایم۔ اے۔ لندن

کیا میں آپ کی اس پیشکش سے فائدہ اٹھا سکتا ہوں جو اگلے دن ایک ریل کے کمرے میں میں نے دیکھی، اور اسلام کے متعلق لٹریچر حاصل کر سکتا ہوں؟

ڈبلیو۔ سی۔ ڈسن۔ گلڈفورڈ

لندن میں اجتماعی تقریبات

دی مسلم سوسائٹی ان گریٹ برٹین

دی مسلم سوسائٹی ان گریٹ برٹین اپنی محترم صدر مسز خالدہ بوخان کی قیادت میں نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے پروگرام پر عمل پیرا ہے۔

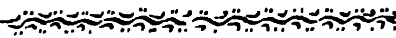
پندرہ روزہ اجتماعات اور بہت سے لیکچروں کے علاوہ سوسائٹی خاص اٹ ہوم دینے کا بھی انتظام کرتی ہے۔ اور اس طرح اس ملک کے مسلمانوں میں رشتہ محبت و اتحاد کو مضبوط کرتی ہے

اس کے علاوہ ہم نہایت مسرت کے ساتھ اس فیاضانہ امداد کا اعلان کرتے ہیں جو مسٹر ایم۔ اے ایچ ترمذی صاحب کی طرف سے مسلم سوسائٹی ان گریٹ برٹین اور ووکنگ مسلم مشن دونوں کو پہنچ رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنی کوٹھی واقع ۱۸ ایکلیسٹن سکوئر کا عظیم الشان اور نہایت خوبصورت ہال امام صاحب کے سپرد کر رکھا ہے۔ کہ وہ وہاں نماز جمعہ پڑھائیں۔ اور مسلم سوسائٹی ان گریٹ برٹین کے ہیڈ کوارٹر کے طور پر بھی استعمال فرما سکتے ہیں۔

مسلمانوں کی تجہیز و تکفین

ہم یہ بھی بتا دینا چاہتے ہیں کہ مشن نے ایک بڑے اہم معاملہ میں اخوت اسلامی کی عظیم الشان خدمت سرانجام دی ہے۔ یہ امر موجب حیرت نظر آئے گا۔ کہ اس مشن کے قایم ہونے سے پیشتر ہمارے یہاں کے مسلمان بھائیوں کے لئے سوائے اس کے چارہ نہ تھا کہ اس ملک کے قوانین کے مطابق ان کی تجہیز و تکفین عمل میں آئے۔ لیکن اب مشن نے اس فرض کو اپنے ذمہ لیا ہے۔ اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کی تجہیز و تکفین اب اسلامی طریق پر سرانجام پاتی ہے۔ عرصہ زیر رپورٹ میں چھ آدمیوں کے جنازہ اور تدفین کی مراسم مشن نے سرانجام دیں۔ جن میں مولانا محمد مارمڈیوک پکتھال بھی شامل ہیں۔

(کے۔ ایس محمود۔ سکرٹری مسجد ووکنگ)



اسلامک ریویو انگریزی مجریہ مسجد ووکنگ انگلستان

مغرب میں اسلام کا واحد علمبردار ماہوار انگریزی رسالہ جس میں زبردست اہل قلم حضرات کے مذہب، اخلاق تمدن و معاشرت۔ اسلام میں تصوف اور حالات حاضرہ پر مسلمین و نو مسلمین کے مضامین ہوتے ہیں۔ ہر رسالہ کو نو مسلم کے فوٹو سے زینت دیجاتی ہے۔ سالانہ چندہ ۱۲/- مفت تقسیم وطلبا سے ۵/- مع محصول ڈاک۔ نمونہ مفت۔

رسالہ اشاعت اسلام اردو ترجمہ اسلامک ریویو انگریزی

اس رسالہ میں اسلامک ریویو کے اردو تراجم کے علاوہ مشہور اہل قلم حضرات کے مضامین بھی ہوتے ہیں جن میں حالات حاضرہ پر مذہبی نقطہ نگاہ سے بحث کی جاتی ہے۔ مسجد ووکنگ کے جملہ تبلیغی جد وجہد کے کوائف درج ہوتے ہیں قیمت ۲/-

نمونہ مفت

تمام خط وکتابت بنام سکرٹری مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ عزیز منزل برانڈرتھ روڈ لاہور پنجاب

مغرب کی تمدنی زندگی کی دوبارہ تعمیر کا ذریعہ

(جناب مولوی آفتاب الدین احمد صاحب امام مسجد ووکنگ)

زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ہے۔ دُنیا میں کوئی شخص صرف اپنے نفس ہی کے لئے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسے کسی اصول اور نصب العین کو پیش نظر رکھ کر زندگی بسر کرنی چاہئے۔ اور ایک مسلم کا سب سے بڑا نصب العین اللہ تعالےٰ کی عبودیت اور اس کی رضا کو دنیا میں قایم کرنا ہے۔

کوئی شخص دُنیا میں صرف اپنے آپ ہی زندگی بسر نہیں کرسکتا بلکہ ایک سوسائٹی کا ممبر ہونے کی حیثیت سے صدیوں کی بنی ہوئی تہذیب و شائستگی کا مسالہ اسے مل گیا ہے۔ اور وہ اس حفاظت سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ جو قوم کی متحدہ زندگی اور رضا سے اسے حاصل ہوئی ہے۔ انسانی تاریخ کا ایک نہایت شاندار باب وہ ہے جو اسلام نے تیار کیا ہے۔ اور یہ وہ چیز ہے جو بہترین اور دیرپا ثابت ہو رہی ہے۔ آج مسلمان قوم ایک عارضی وقفہ کے بعد پھر اپنی زندگی کا ثبوت دے رہی ہے۔

اس نصب العین کے حصول کے لئے جس کی تائید کے لئے اسلام کھڑا ہے کم از کم حصہ جو ایک مسلمان لے سکتا ہے وہ زکوٰۃ کی ادائیگی ہے۔ اور یہی وہ کم از کم قیمت ہے جو تہذیب و حفاظت کی ان برکات کے لیے اسے ادا کرنی پڑتی ہے جو اسلامی سوسائٹی سے اسے عطا ہوئی ہیں۔

یہ امر کہ قرآن کریم نے خود زکوٰۃ مقرر کی ہے۔ اس سے اس کا حکمت الٰہیہ کے مطابق ہونا ظاہر ہے۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کی شکر گزاری کا موجب ہونا چاہیئے۔ آج ہم نااتفاقی اور بگڑے ہوئے حالات میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ کچھ عرصہ تک تو اسلامی اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا جوش خطرناک طور پر سرد ہوچکا تھا۔ اور اسلامی ثقافت کے پہلو میں تنزل کے آثار پیدا ہوچکے تھے۔

بالفاظ مختصر یہ کہا جاسکتا ہے کہ اسلامی ثقافت اور مذہب خطرے کی حالت میں تھا۔

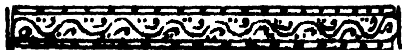
لیکن وہ ادارہ جسکو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس عام تنزل اور بداخلاقی کا مقابلہ کرنے کی توفیق عطا کی وہ ووکنگ مسلم مشن ہے۔ اس نے نہ صرف مسلمان قوم میں اسلام کے فراموش شدہ نصب العین کے لیئے روح پیدا کی ہے۔ بلکہ ان میں متحدہ طور پر عمل کرنے کی خواہش پیدا کی ہے جس کے بغیر کوئی قومی زندگی ممکن نہیں۔

ووکنگ مسلم مشن کی سرگرمیوں نے تمام دنیا بھر کی مسلمان قوم کے خیالات میں جوش و ہیجان پیدا کردیا ہے۔ اور ان کے دلوں میں از سرِ نو یہ امید بھردی ہے کہ اسلام کی ثقافت اور روحانی طاقت پھر عود کرے گی۔ کیونکہ اس مشن کا یہ اعلان شدہ مقصد ہے کہ مغرب کی، جس کی ثقافتی، سیاسی، اور اقتصادی خنگیں ہی زیادہ تر مسلمانوں کی نااتفاقی کا موجب ہوئی ہیں تمدنی زندگی کی تعمیر دوبارہ اسلامی اصولوں کے مطابق کرے گا۔

اس لئے یہ کوئی ناواجب مطالبہ نہیں کہ ہم قوم سے یہ درخواست کریں کہ وہ زکوٰۃ کی ادائیگی کا پورے طور پر بندوبست کریں۔ اور کم از کم اس کا نصف حصہ مشن کے فنڈ کی تقویت کے لئے دیں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ مشن کا فنڈ قوم کی عام لاپرواہی کی وجہ سے کچھ زیادہ مضبوط نہیں۔

ہم پبلک کو جہاں تک ممکن ہے اپنی سرگرمیوں سے مطلع کرتے رہتے ہیں۔ اسی غرض سے ہم گذشتہ چھ ماہ کی رپورٹ شائع کر رہے ہیں۔ جس سے امید ہے کہ آپ کو دوبارہ یہ یقین حاصل ہوجائیگا کہ ہمارے خیالات نری خوابیں ہی نہیں ہیں اور امید ہے کہ اس کو پڑھ کر آپ نہ صرف اپنی ہی زکوٰۃ کا ایک حصہ بھیجینگے بلکہ اپنے دوستوں اور واقفوں کو بھی اپنی شاندار مثال کی تقلید کی ترغیب دیں گے۔

خدا کرے کہ ہم سب میں وہ قوت ارادی پیدا ہوجائے جس کا ایک ایسے زمانہ میں اس مقصد کی تائید کے لئے پیدا ہونا نہایت ضروری ہے جو ہماری موجودہ نسل کی تاریخ میں نہایت نازک لیکن نہایت دلچسپ زمانہ ہے۔



برادران اسلام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بیدار مغز برادران اسلام کی دریادلانہ اخلاقی و مالی امداد شرمندۂ بیان نہیں۔ ووکنگ مسلم مشن کی روز افزوں ترقی حقیقۃً آپ کی متواتر کرمفرمائیوں کا نتیجہ ہے۔ سابقہ اعانت کی بنا پر ہم آپ کی خدمت عالی میں ایک اور عاجزانہ درخواست کرتے ہیں۔ ع

گر قبول افتد زہے عز و شرف

مغربی حلقہ میں استقلال کی قدر و منزلت ہے۔ گزشتہ پچیس (۲۵) سال میں ووکنگ مسلم مشن کے ارکین کی پیہم اسلامی مساعی سے اہل برطانیہ کو اس امر کا کامل یقین ہو گیا ہے کہ انجام کار **سرزمین مغرب میں اسلام کا بول بالا ہوگا**۔ مغرب میں اسلام کے متعلق مختلف صحیفہ نگاروں کی آرا اس امر کا بین ثبوت ہیں۔ یورپ کی سیاسی حالت سے مغربی احباب کا یہ عقیدہ اور بھی مستحکم ہو گیا ہے۔

ضروری نہیں کہ ہمارے برادران اسلام اس مسئلہ پر اپنی توجہات مرکوز کریں۔ ضرورت ہے کہ ووکنگ مسلم مشن کو ہر ممکن طریق سے تقویت دی جائے۔ اس کی تبلیغی سرگرمیاں نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں۔ کم از کم دس ہزار اسلامک ریویو کا یہاں مغربی کتب خانوں میں منقسم جائیں۔ ہماری اسلامی مطبوعات اگر کثرت سے مغربی حلقہ میں تقسیم ہوں تو کافی نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔ اہل مغرب کی رغبت سے فائدہ اٹھانا یا ہے

ہم مسلمان اپنی پنجوقتہ نمازوں میں **اھدنا الصراط المستقیم** کا ورد کرتے ہیں۔ یعنے اے خدا تو ہمیں سیدھے رستہ پر لا۔ یہ ایک کھلی ہوئی حقیقت ہے۔ موجودہ مغربی حالات متقاضی ہے کہ ہم تبلیغ اسلام کا بیڑا اٹھائیں۔ سرزمین انگلستان میں تبلیغ اسلام کا عمدہ وقت ہے۔ اندریں حالات اگر مسلم بھائی ہمیں مالی تقویت پہنچائیں تو اس سے اہم قربانی اور سیدھا راستہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

ووکنگ مسلم مشن آپ کی خیرات، صدقات۔ زکوٰۃ کا زیادہ مستحق ہے۔ میں عاجزانہ

درخواست کرتا ہوں کہ آپ ان مدات کا مصرف ووکنگ مسلم مشن کو ٹھیرائیں - مسجد ووکنگ کا قیام ووکنگ مسلم مشن کی امداد کا محتاج ہے - مندرجہ بالا رپورٹوں کو آپ بغور مطالعہ فرمائیں - اپنے حلقہ اثر میں بھی اس تحریک کو پہنچائیں - یورپ کی موجودہ مذہبی فضا اس امر کی متقاضی ہے - کہ ان کی اسلامی تشنگی کی تسکین کا کچھ سامان کیا جائے . مسلم مشن ووکنگ اپنے قلیل ذرائع کے اندر مغرب کے روحانی مطالبات کو پورا کرنے سے قاصر ہے مغرب و امریکہ میں اس وقت اسلامک ریویو اور اسلامی لٹریچر کی اشد ضرورت ہے - جو آئے دن مسجد ووکنگ سے شائع ہوتا رہتا ہے - اگر ریویو کی دس ہزار کاپیاں سال بھر یورپ اور امریکہ کی لائبریریوں میں مسلسل جاتی رہیں تو ایک انقلاب عظیم پیدا ہو سکتا ہے -

خادم

خواجہ عبد الغنی - سکرٹری ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ

عزیز منزل ، برانڈرتھ روڈ ، لاہور

[illegible]

ضروری نوٹ

(۱) تمام ترسیل زر بنام فنانس سکرٹری ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ عزیز منزل - برانڈرتھ روڈ لاہور (پنجاب)

(۲) ماہوار اسلامک ریویو انگریزی کا سالانہ چندہ ۶ روپے طلباء سے ۵ روپے مفت تقسیم لائبریری میں ۵ روپے

(۳) ماہوار رسالہ اشاعت اسلام اردو سالانہ چندہ ۲ روپے

(۴) پندرہ روزہ ووکنگ مسلم مشن گزٹ انگریزی کا سالانہ چندہ ۲ روپے

(۵) آپ کے تمام صدقات ، خیرات ، زکوٰۃ ، فطرانہ ، قربانی کی کھالوں کی قیمت ، بنک کے سود نذر ، نیاز ، کا بہترین مصرف ، مغرب میں اسلام کی اشاعت ہے - جو ووکنگ مسلم مشن کے ذریعہ گزشتہ چوتھائی صدی سے ہو رہی ہے -

مسجد ووکنگ میں آجاتے ہیں۔ نماز و خطبہ عیدین کے بعد تمام احباب کو مشن کی طرف سے [illegible] دعوت دی جاتی ہے [illegible]
حضرت نبی کریم صلعم کے یوم ولادت کو بڑے تزک و احتشام سے منایا جاتا ہے جس میں حضرت نبی کریم صلعم کی زندگی کے حالات [illegible]
(۹) دور دراز ممالک کے غیر مسلمین کو خط و کتابت کے ذریعہ تبلیغ کی جاتی ہے [illegible]
میں جو غیر مسلم و نو مسلم زائرین آتے ہیں ان کو اسلام کے متعلق صحیح معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔ (۱۰) [illegible]
جماعت لنڈن [illegible]۔ برطانیہ عظمیٰ کی مسلم سوسائٹی کے نام سے اشاعت اسلام کی [illegible]

(۵) مشن کے آرگن ۔ اس مشن کے فقط دو ہی ماہوار [illegible] ہیں (۱) رسالہ اسلامک ریویو [illegible] (۲) اس کا [illegible]
[illegible] ان دو رسالوں کی کل آمد مشن ووکنگ انگلستان پر صرف ہوتی ہے جس قدر [illegible] ان رسالوں [illegible]
مشن کی مالی تقویت ہوگی۔ ان دو رسالوں کے سوا مشن ووکنگ کا کسی اور رسالہ یا اخبار سے قطعاً کوئی تعلق نہیں

(۶) مشن کے تاثرات ۔ (۱) مشن کی اکیس سالہ تبلیغی تگ و دو سے اس وقت تک ہزاروں کی تعداد [illegible]
خواتین اسلام قبول کر چکے ہیں۔ جن میں بڑے بڑے لارڈز رؤساء فضلاء علماء فلاسفر پروفیسر [illegible]
تاجر مغربی مستشرقین و فوجی شہرت کے نو مسلمین ہیں۔ یہ نو مسلمان نمازیں پڑھتے۔ روزے رکھتے اور [illegible]
[illegible] قرآن کریم کا بامعنی روزانہ مطالعہ کرتے ہیں [illegible]
تبلیغ اسلام کی جد و جہد میں عملاً حصہ لے رہے ہیں۔ (۲) ان اکیس سالوں میں لاکھوں کی تعداد میں اسلامی کتب [illegible]
مسیحی ممالک میں مفت تقسیم کی جا چکے ہیں [illegible]
[illegible] عیسائیت سے بالکل بیزار ہو چکے ہیں۔ ان کا [illegible] اسلام کی طرف [illegible]
اس وقت اسلامی تعلیم کی کشش روز بروز [illegible] اس وقت مغربی دنیا [illegible]
[illegible] اسلام پر حملہ کرنے کی جرات نہیں [illegible]
[illegible]
وہ [illegible] ان غیر مسلمین [illegible]
[illegible] استفسار کرتے ہیں۔ [illegible]
[illegible] کے روانہ کر دیتے ہیں ان کا اعلان اسلام [illegible] مشن کے آرگن میں شائع کر دیا جاتا ہے۔

(۷) انگلستان میں اشاعت اسلام مسلمانوں کی سیاسی الجھنوں کا بہترین سلجھاؤ ہے قرآن کریم نے فلاں [illegible]
[illegible]
بنانا ہو تو [illegible] سیاسی قوت [illegible]
ہے۔ تو اس کے اصول [illegible]
نے اس راز کو سمجھا انہوں نے اسلام کی اتباع میں فوراً مشن قائم کر کے [illegible]
[illegible] کو اپنے میں ملانے کے لئے تیار [illegible]
نہیں۔ ہم اشاعت اسلام میں کوشاں ہوں اور جب کہ گذشتہ پچیس سالوں میں [illegible]
جو ہم نے اپنے سلجھاؤ کے لئے [illegible] بالکل ناکام [illegible]
[illegible]۔ اگر بالفرض ہم آئندہ دس سال میں انگلستان میں [illegible] اس قوم کے دس ہزار نفوس کو [illegible]
قوت بڑھ سکتی ہے [illegible] کا اندازہ صرف تصور ہی کر سکتا ہے آج اگر انگلستان کے [illegible]
ہوس آف لارڈز و ہوس آف کامنز کے ممبر بھی ہوں۔ تو مسلمانوں کو اپنے حقوق کے لئے [illegible]
نہیں۔ اس صورت میں ہم کو ضرورت نہیں کہ ہم مسلم مدبران سیاست کے وفود [illegible]
کی طرف توجہ دلائیں۔ وہ اسلام سے مشرف ہو کر مسلمانوں کے لئے [illegible]
ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ہماری موجودہ سیاسی الجھنوں کا بہترین سلجھاؤ انگلستان [illegible] اشاعت [illegible]
یوں تو غرب کے اور ممالک بھی محض سیاسی ہم آہنگی پیدا کرنے کیلئے اشاعت اسلام کے [illegible]
اشاعت اسلام ہمارا اولین نصب العین ہونا چاہیئے۔

(۸) ووکنگ مسلم مشن ایک عالمگیر اسلامی تحریک ہے دنیا بھر میں فقط ایک ہی اسلامی تحریک ہے [illegible]
ہمدردی ہے کیونکہ یہ تحریک قیاسی و وہمی حالات سے [illegible] حقیقت
ہو چکی ہے یہ مشن اس وقت تک ٹھوس اسلامی خدمات سرانجام دے چکا ہے۔ اس تحریک کے ذریعہ [illegible]
اسلامی تحریکوں میں [illegible] تحریک گذشتہ تیس سالوں میں سرسبز و کامیاب [illegible]۔ تو وہ یہی ووکنگ [illegible] کی اسلامی تحریک ہے [illegible]
تحریک کے جاذب عالم اسلام ہونے کی وجہ صرف فرقی امتیازات سے اس کی بالاتری و آزادی ہے یہ مشن [illegible] مسلمانان عالم [illegible]
[illegible] فرقہ [illegible] سلام یا جماعت یا انجمن سے قطعاً کوئی تعلق نہیں اس کے ذریعہ یورپ و امریکہ میں فقط [illegible] کی تبلیغ ہوتی ہے۔
[illegible] غیر فرقہ وارانہ تبلیغی مسلک کی وجہ سے دنیا بھر کے مختلف مقامات کے مسلمان [illegible]
[illegible] اسلامی مشن کو عالمگیر مقبولیت حاصل ہے۔ ہندوستان کے علاوہ جاپان۔ چین۔ فلپائن۔ آسٹریلیا [illegible]
[illegible] شمالی و مغربی امریکہ کے مسلم بھائی اس تحریک کی امداد کرتے رہتے ہیں۔

(۹) ووکنگ مسلم مشن انگلستان کی ذیل کے طریقوں سے امداد ہو سکتی ہے:

(۱) حیثیت عطیہ کی صورت میں یکمشت امداد دیں (۲) اپنی ماہوار آمدنی سے کچھ حصہ مقرر کر دیں جو ماہ بماہ مشن کو پہنچتا رہے۔ (۳) ششماہی یا سالانہ رقم اس کار خیر کے لئے ارسال کریں (۴) رسالہ اسلامک ریویو کی خود بھی خریداری کریں اور انگریزی دان احباب کو بھی تحریک خریداری فرمائیں۔ سالانہ چندہ [illegible] ہے (۵) یورپ امریکہ اور دیگر انگریزی دان غیر ممالک کی پبلک لائبریریوں میں مسلم بھائی اپنی طرف سے بطور صدقہ جاریہ تبلیغ اسلام کی خاطر متعدد کاپیاں رسالہ اسلامک ریویو کی مفت جاری کرائیں۔ اس رسالہ کے ذریعہ ان کی طرف سے اسلام کا پیام غیر مسلموں تک پہنچتا رہے [illegible] صورت میں سالانہ چندہ پانچ روپے ہے (۶) رسالہ اشاعت اسلام جو ترجمہ رسالہ اسلامک ریویو کی خریداری فرمائیں اس کا حلقہ اشاعت وسیع فرمائیں۔ اس کا سالانہ چندہ [illegible] ہے اور ممالک غیر کیلئے [illegible] ہے (۷) ووکنگ مسلم مشن سے جس قدر اسلامی لٹریچر انگریزی میں شائع ہوتا ہے۔ جو کتابوں۔ ٹریکٹوں اور رسائل کی صورت میں ہوتا ہے۔ اسے خود خریدیں۔ یورپ و امریکہ کے غیر مسلمین میں اسے مفت تقسیم کرا کر داخل حسنات ہوں۔ تاکہ اسلام کا دلفریب پیام اس لٹریچر کے ذریعہ ان تک پہنچتا رہے۔ اس مقصد کے لئے دفتر مشن ووکنگ میں سینکڑوں غیر مسلموں اور غیر مسلم سوسائٹیوں اور لائبریریوں کے ہزاروں پتے موجود ہیں جن کو آپ کی طرف سے مفت لٹریچر بھیجا جا سکتا ہے۔ اور اس کی ترسیل کی رسید ڈاکخانہ کے تصدیقی سرٹیفکیٹ کے ذریعہ آپ تک پہنچا دی جاوے گی۔ (۸) شاہجہان مسجد ووکنگ انگلستان میں ہر سال بڑے تزک و احتشام سے عیدین کے تہوار منائے جاتے ہیں جن میں بارہ سو کے لگ بھگ نفوس کا مجمع ہو جاتا ہے نماز و خطبہ کے بعد کل مجمع کو مشن کی طرف سے دعوت دی جاتی ہے جس پر مشن کو ڈیڑھ صد پونڈ یعنی قریباً [illegible] روپیہ کا ہر سال خرچ برداشت کرنا پڑتا ہے مسلم احباب اس مد میں امداد فرمائیں (۹) ہر سال مسجد ووکنگ کے زیر انتظام جلسہ میلاد النبی صلعم ہوتا ہے۔ اس پر بھی زر کثیر صرف ہوتا ہے جس میں کوئی نہ کوئی مسلم [illegible] نبی کریم صلعم کے اخلاق فاضلہ یا سوانح حیات پر بصیرت افروز تقریر کر کے غیر مسلمین یورپین احباب کو [illegible] شخصیت کامل سے روشناس کرتا ہے۔ اس سعید تقریب پر بھی مشن کو خرچ کرنا پڑتا ہے۔ (۱۰) اپنی زکوٰۃ کا ایک حصہ مشن کو دیں قرآن کریم کی رو سے اشاعت اسلام کا کام زکوٰۃ کا بہترین مصرف ہے۔ (۱۱) فطرانہ عید میں اس کار خیر کو نہ بھولیں۔ (۱۲) عید قربان کے روز قربانی کی کھالوں کی قیمت سے اللہ کے اس پاک کام کی امداد فرمائیں۔ (۱۳) آپ کا روپیہ بنک [illegible] تو اس کا سود اشاعت اسلام کے لئے ووکنگ مشن کو دیں۔ علماء کرام نے اس کے متعلق فتویٰ دے دیا ہے کہ اسلام کی اشاعت میں یہ سود صرف ہو سکتا ہے۔ اگر آپ سود ان رقوم کا بنک یا ڈاکخانہ وغیرہ سے نہ لینگے تو اسلام کی اشاعت و حمایت کی بجائے یہ رقم دشمنان اسلام کے ہاتھ چلی جاوے گی جو اسے عیسائیت کی تبلیغ اور اسلام کے خلاف استعمال کریں گے (۱۴) ہر قسم کی نذر نیاز۔ صدقہ خیرات۔ زکوٰۃ کا بہترین مصرف ووکنگ مسلم مشن ہے۔

(۱۰) ووکنگ مسلم مشن کا سرمایہ محفوظ (ریزرو فنڈ)

ایک کار گر نظام کے لئے از بس ضروری ہے کہ اس کے پاس معقول محفوظ سرمایہ ہو۔ یہ کام اکیس سال سے بہ احسن وجوہ یورپ میں اسلام کی اشاعت کر رہا ہے اس مشن کو ہمیشہ کے لئے انگلستان میں زندہ و قائم رکھنے کے لئے مینجنگ کمیٹی ٹرسٹ نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ اس مشن کے لئے دس لاکھ روپیہ کا محفوظ سرمایہ جمع کیا جاوے۔ اس دس لاکھ روپے کو بنک میں بطور فکسڈ ڈیپازٹ رکھ دیا جائیگا۔ اگر مسلم قوم ہمت کرے تو کوئی مشکل بات نہیں۔ اس سرمایہ کے روبراہ ہونے سے مشن آئے دن کی مالی مشکلات اور [illegible] سے نجات حاصل کر سکتا ہے۔ اور آئے دن کی قومی امداد کی زحمت سے ہمیشہ کیلئے بے نیاز ہو کر آئندہ کیلئے کسی کا محتاج نہ رہیگا۔ اب چالیس کروڑ مسلم بھائی دس لاکھ روپیہ بھی اس کار خیر کیلئے فراہم نہ کر سکینگے۔

(۱۱) ووکنگ مسلم مشن کا نظم و نسق

یہ مشن ایک معتبر رجسٹری شدہ ٹرسٹ کے زیر اہتمام چل رہا ہے جس کے ٹرسٹیز اور ممبران مینجنگ کمیٹی کی امانت و دیانت مسلمہ ہے۔ یہ مشن اس وقت چار نگران کمیٹیوں کے ماتحت چل رہا ہے۔ (۱) بورڈ آف ٹرسٹیز۔ (۲) ٹرسٹ کی مجلس منتظمہ۔ (۳) لنڈن میں مسجد ووکنگ انگلستان کے مشن کی نگرانی کرنے والی کمیٹی (۴) لٹریری کمیٹی (جو کتب کی طباعت و اشاعت کی منظوری دیتی ہے)۔ (۵) یہ ایک غیر فرقہ وارانہ ٹرسٹ ہے۔ اس ٹرسٹ کا کسی جماعت کسی انجمن یا کسی فرقہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ مغربی ممالک میں یہ تبلیغ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ تک محدود ہے۔

(۱۲) مشن کا مالی انتظام

(۱) مشن کی جملہ رقوم جو باہر سے آتی ہیں تین کارکنان مشن کی موجودگی میں موصول ہو کر رجسٹرات آمد میں چڑھ کر ان ہر سہ کے تصدیقی دستخطوں کے بعد اسی روز بنک میں چلی جاتی ہیں۔ (۲) جملہ اخراجات متعلقہ دفتر لاہور و دفتر ووکنگ انگلستان امپریسٹ کے ذریعہ ہوتے ہیں جسے فنانشل سیکرٹری صاحب منظور شدہ بجٹ کی حدود کے اندر پاس فرماتے ہیں (۳) آمد و خرچ کا بجٹ باضابطہ ہر سال پاس ہوتا ہے (۴) سال بھر بجٹ کے ماتحت بل پاس ہوتے ہیں (۵) چیکوں پر تین عہدہ داران ٹرسٹ کے دستخط ہوتے ہیں۔ (۶) آمد و خرچ کی پائی پائی کا حساب ماہوار رسالہ اشاعت اسلام لاہور میں شائع کر دی جاتی ہے (۷) ہر ماہ کے حساب کو آڈیٹر صاحب پڑتال کرتے ہیں۔ تمام حساب کا سالانہ بیلنس شیٹ جناب آڈیٹر صاحب کے تصدیقی دستخطوں کے ساتھ رسالہ اسلامک ریویو انگریزی میں شائع کر دیا جاتا ہے۔

(۱۳) ضروری ہدایات ۔ (۱) ٹرسٹ کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام سیکرٹری ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ عزیز منزل۔ برانڈرتھ روڈ لاہور۔ پنجاب ہونی چاہئیے (۲) جملہ ترسیل زر بنام فنانشل سیکرٹری ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ عزیز منزل۔ برانڈرتھ روڈ۔ لاہور۔ پنجاب (ہندوستان) ہو۔ (۳) ہیڈ آفس عزیز منزل برانڈرتھ روڈ لاہور (پنجاب) ہے۔ (۴) انگلستان کا دفتر دی ماسک ووکنگ سرے انگلینڈ ہے۔

Address in England The Imam , The Mosque WoKing, Surrey, England

(۵) بنکرس۔ لائیڈ بنک لمیٹڈ لاہور و لنڈن ہیں۔ (۶) تار کا پتہ "اسلام" لاہور۔ (پنجاب۔ ہندوستان) +

تمام خط و کتابت بنام سیکرٹری ووکنگ مسلم مشن اینڈ لٹریری ٹرسٹ۔ عزیز منزل برانڈرتھ روڈ۔ لاہور (پنجاب۔ ہندوستان) فرمائیں

Printed at the Nooram Press Hospit-l Road Lahore, by Khwaja Abdu
Ghani & Published by him from Azeez Manz-l Brandreth Road Lahore